اَلْأَحْكَامُ الشَّرْعِيَّة

فِي

كَوْنِ الْإِسْلَامِ دِيْنًا لِخِدْمَةِ الْإِنْسَانِيَّة

اِسلام اور خدمتِ اِنسانیت

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

اَلْأَحْكَامُ الشَّرْعِيَّة

فِي

كَوْنِ الْإِسْلَامِ دِيْنًا لِخِدْمَةِ الْإِنْسَانِيَّة

اِسلام اور خدمتِ اِنسانیت

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : محمد حامد الازہری

نظر ثانی : شیخ عبد العزیز دباغ، محمد علی قادری

زیر اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ -Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جون 2015ء (1,200)

قیمت :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فہرس

اَلُبَابُ الثَّانِي

اَلُبَابُ الرَّابِعُ

پیش لفظ

دینِ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اِس کا مزاج تکریمِ اِنسانیت، نفع بخشی اور فیض رسانی ہے۔ قرآن مجید کے مطابق اُمتِ مسلمہ اِنسانوں کی خیر و فلاح کے لیے پیدا کی گئی ہے جو بلا تفریقِ مسلک و مذہب پوری اِنسانیت کے لیے سرتاپا باعثِ خیر ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مذہبی فرائض کے بعد اِنسانیت کی خدمت ایک مقدس فریضہ ہے۔ یہ ملتِ اسلامیہ کی بدقسمتی ہے کہ اس نے صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو ہی عبادت سمجھ رکھا ہے اور دیگر اَخلاقیات، معاملات اور دیگر معاشرت کو عملاً دین کے دائرے سے خارج کر دیا ہے۔

اِس اَمر میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ عبادت صرف صوم وصلوٰۃ اور حج وعمرہ ہی کا نام نہیں بلکہ سارے نظامِ حیات میں اِطاعتِ الٰہی کا نام ہے۔ اِطاعتِ الٰہی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہیں لیکن حقوق اللہ کے مقابلے میں حقوق العباد کی زیادہ اہمیت ہے۔ایک حدیث مبارکہ کے مطابق ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ وہ آدمی ہے جو اس کے کنبے یعنی مخلوق کے لیے نفع بخش ہو۔ اس لیے معاشرہ کی صحت اور حسن کا دار و مدار حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی پر ہے۔

اسلام بے سہارا افراد اور دکھی اِنسانیت کی مدد و اِعانت پر بہت زور دیتا ہے۔ لوگوں کو بنیادی و معیاری تعلیم، صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، یتیموں کی بہترین انداز میں کفالت، معاشرے کے پسے ہوئے محروم طبقات کی داد رسی، ان کے اخلاقی و معاشرتی حقوق کا دفاع، لوگوں کے ساتھ حسنِ معاملات اور اِنفاق و خیرات کے ذریعے اِعانت کرنا خدمتِ اِنسانیت میں سرفہرست ہے۔ قرآن و حدیث نے واضح الفاظ میں صاحبِ ثروت لوگوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ معاشرے کے محروم طبقات کی دیکھ بھال کریں۔ مسلمانوں کو صرف انسانوں کے ساتھ ہی حسنِ سلوک کے لئے نہیں کہا گیا بلکہ جانوروں کے ساتھ رحم کا برتاؤ اور ماحولیات کی حفاظت کی بھی تاکید کی گئی ہے۔

مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا، ان کے مصائب و آلام اور دکھ درد کو بانٹنا اور ان کے ساتھ ہم دردی و غم خواری اور شفقت کرنا شیوہ انبیاء علیہم السلام ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی پوری

زندگی عملِ خیر کی غماز ہے۔ نزولِ وحی کے بعد جب پہلی بار آپ ﷺ گھر واپس تشریف لائے تو اس موقع پر اُم المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز تنہاء نہیں چھوڑے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مساکین کے لیے مال کماتے ہیں، مصیبت زدہ اور پریشان حال انسان کی مدد کرتے ہیں۔ دوسری طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ﴿وَيُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ﴾ ’اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو‘ کی عملی تفسیر تھے۔ لٰہذا وہ لوگ جو انسانیت کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہوئے خدمتِ انسانیت کرتے ہیں، وہ درحقیقت کارِ اَنبیاء علیہم السلام سرانجام دیتے ہیں۔ انہیں نہ صرف اس دنیا میں سرفرازی و سربلندی ملے گی بلکہ وہ آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔

عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی اُمتِ مسلمہ کی نہ صرف علمی وفکری رہنمائی کر رہے ہیں بلکہ معاشرے میں دکھی انسانیت کی خدمت اور مجبور ومحروم طبقے کی ہر ممکن مدد کے لیے تحریک کی فلاحی تنظیم ’منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن‘ کے ذریعے تعلیم، صحت اور فلاحِ عامہ کے میدانوں میں اِنسانیت کو جہالت، بیماری، غربت، بے روزگاری، محرومی اور قدرتی آفات اور بحرانوں سے نجات دلانے کے لیے عملی جد و جہد میں مصروفِ عمل ہیں۔

زیرِ نظر کتاب حضرت شیخ الاسلام کا خدمتِ انسانیت کے حوالے سے ایک اور عظیم علمی کارنامہ ہے جس میں آیات و احادیث اور اَقوال و آثار کا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے واضح ہوگا کہ خدمت دراصل مسلمانوں کا شعار ہے۔ اِنتشار و فرقہ واریت اور دہشت گردی و انتہا پسندانہ سوچ کا خاتمہ بھی اِنسانیت کی خدمت سے ممکن ہے۔ آخرت سنوارنے کا سامان بھی دکھی اِنسانیت کی خدمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دکھی اِنسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی اور اُس کے رسول ﷺ کی خوشنودی اور رضا مندی کا باعث بنے۔ آمین بجاہ سید المرسلین (ﷺ)

(محمد فاروق رانا)
ڈپٹی ڈائریکٹر (رِیسرچ)
فریدِ ملّت رحمہ اللہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

(البقرة، ٢/ ١٤٨)

پس تم نیکیوں کی طرف پیش قدمی کیا کرو، تم جہاں
کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو جمع کر لے گا۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

حُرْمَةُ الْبَشَرِیَّةِ وَخِدْمَتُهَا

(حرمت و خدمتِ انسانیت)

حُرمةُ دَمِ الإِنسَانِ وَمَالِهٖ وَعِرضِهٖ

﴿اِنسان کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حرمت﴾

اَلْقُرآن

(۱) وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo (البقرة، ۲/ ۱۸۸)

اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو اور نہ مال کو (بطورِ رشوت) حاکموں تک پہنچایا کرو کہ یوں لوگوں کے مال کا کچھ حصہ تم (بھی) ناجائز طریقے سے کھا سکو حالانکہ تمہارے علم میں ہو (کہ یہ گناہ ہے)o

(۲) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًاo وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرًاo

(النساء، ٤/ ٢٩-٣٠)

اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہےo اور جو کوئی تعدّی اور ظلم سے ایسا کرے گا تو ہم عنقریب اسے (دوزخ کی) آگ میں ڈال دیں گے، اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہےo

(۳) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ج وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ط فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ط وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ○ (النساء، ٤/٩٢-٩٣)

اور کسی مسلمان کے لیے (جائز) نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کر دے مگر غلطی سے، اور جس نے کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کر دیا تو (اس پر) ایک مسلمان غلام (یا باندی) کا آزاد کرنا اور خون بہا (کا ادا کرنا) جو مقتول کے گھر والوں کے سپرد کیا جائے (لازم ہے) مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، پھر اگر وہ (مقتول) تمہاری دشمن قوم سے ہو اور وہ مومن (بھی) ہو تو (صرف) ایک مسلمان غلام (یا باندی) کا آزاد کرنا (ہی لازم) ہے اور اگر وہ (مقتول) اس قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان (صلح کا) معاہدہ ہے تو خون بہا (بھی) جو اس کے گھر والوں کے سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان غلام (یا باندی) کا آزاد کرنا (بھی لازم) ہے۔ پھر جس شخص کو (غلام یا باندی) میسر نہ ہو تو (اس پر) پے در پے دو مہینے کے روزے (لازم) ہیں۔ اللہ کی طرف سے (یہ اس کی) توبہ ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے ○ اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اسکی سزا دوزخ ہے کہ مدتوں اس میں رہے گا اور اس پر اللہ غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے ○

(٤) مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا. (المائدة، ٥/٣٢)

جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا

(یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)۔

قَالَ الْإِمَامُ الْمَاتُرِيْدِيُّ فِي كِتَابِهِ 'تَأْوِيْلَاتُ أَهْلِ السُّنَّةِ': مَنِ اسْتَحَلَّ قَتْلَ نَفْسٍ حَرَّمَ اللهُ قَتْلَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ، فَكَأَنَّمَا اسْتَحَلَّ قَتْلَ النَّاسِ جَمِيْعًا، لِأَنَّهُ يَكْفُرُ بِاسْتِحْلَالِهِ قَتْلَ نَفْسٍ مُحَرَّمٍ قَتْلُهَا، فَكَانَ كَاسْتِحْلَالِ قَتْلِ النَّاسِ جَمِيْعًا، لِأَنَّ مَنْ كَفَرَ بِآيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ يَصِيْرُ كَافِرًا بِالْكُلِّ.......

وَتَحْتَمِلُ الآيَةُ وَجْهًا آخَرَ، وَهُوَ مَا قِيْلَ: إِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْقَتْلِ مِثْلُ مَا أَنَّهُ لَوْ قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.

وَوَجْهٌ آخَرُ: أَنَّهُ يَلْزَمُ النَّاسَ جَمِيْعًا دَفْعُ ذٰلِكَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَعُوْنَتُهُ لَهُ، فَإِذَا قَتَلَهَا أَوْ سَعٰى عَلَيْهَا بِالْفَسَادِ، فَكَأَنَّمَا سَعٰى بِذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ كَافَّةً. ...... وَهٰذَا يَدُلُّ أَنَّ الْآيَةَ نَزَلَتْ بِالْحُكْمِ فِي أَهْلِ الْكُفْرِ وَأَهْلِ الْإِسْلَامِ جَمِيْعًا، إِذَا سَعَوْا فِي الْأَرْضِ بِالْفَسَادِ.(١)

امام ابو منصور الماتریدی اپنی کتاب تأویلات أهل السنة میں بیان کرتے ہیں: جس نے کسی ایسی جان کا قتل حلال جانا جس کا ناحق قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے تو گویا اس نے تمام لوگوں کے قتل کو حلال جانا، کیونکہ ایسی جان جس کا قتل حرام ہے، وہ شخص اس کے قتل کو حلال سمجھ کر کفر کا مرتکب ہوا ہے، وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے تمام لوگوں کے قتل

(١) أبو منصور الماتُريدي في تأويلات أهل السنة، ٣/١٠٥۔

کو حلال جانا، کیونکہ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت کا انکار کرتا ہے وہ پوری کتاب کا انکار کرنے والا ہے۔......

یہ آیت ایک اور توجیہ کی بھی حامل ہے اور وہ یہ کہ کہا گیا ہے کہ کسی جان کے قتل کو حلال جاننے والے پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ لازم آئے گا (کیونکہ عالم انسانیت کے ایک فرد کو قتل کرکے گویا اس نے پوری انسانیت پر حملہ کیا ہے)۔

ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ تمام لوگوں پر لازم ہے کہ اجتماعی کوشش کے ساتھ اس جان کو قتل سے بچائیں اور اس کی مدد کریں۔ پس جب وہ اس کو قتل کر کے فساد بپا کرنے کی کوشش کرے گا تو گویا وہ پوری انسانیت پر فساد بپا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ...... اور یہ چیز دلالت کرتی ہے کہ یہ آیت اس حکم کے ساتھ تمام اَہلِ کفر اور اَہلِ اسلام کے لیے نازل ہوئی ہے جبکہ وہ فساد فی الارض کے لیے سرگرداں ہوں۔

قَالَ أَبُوْ حَفْصٍ الْحَنْبَلِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ ’اَللُّبَابُ فِي عُلُوْمِ الْكِتَابِ‘:

١. **قَالَ مُجَاهِدٌ:** مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُحَرَّمَةً يَصْلَى النَّارَ بِقَتْلِهَا، كَمَا يَصْلَاهَا لَوْ قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.

٢. **وَقَالَ قَتَادَةُ:** أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَهَا وَعَظَّمَ وِزْرَهَا، مَعْنَاهُ: مَنِ اسْتَحَلَّ قَتْلَ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.

٣. **وَقَالَ الْحَسَنُ:** ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾، يَعْنِي:

أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْقِصَاصِ بِقَتْلِهَا، مِثْلُ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.

قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○﴾.[1]

وَقَوْلُهُ: ﴿يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾، أَي: يُحَارِبُوْنَ أَوْلِيَاءَهٗ كَذَا قَدَّرَهُ الْجُمْهُوْرُ.

وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ: ’يُحَارِبُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمُحَارَبَةُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي حُكْمِ مُحَارَبَتِهٖ‘.

نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (وَهٰذَا قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ).

إِنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا﴾ يَتَنَاوَلُ كُلَّ مَنْ يُوْصَفُ بِهٰذِهٖ سَوَاءٌ كَانَ مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا، وَلَا يُقَالُ: الآيَةُ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ، لِأَنَّ الْعِبْرَةَ

(١) المائدة، ٥/٣٣-٣٤۔

بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا خُصُوْصِ السَّبَبِ، فَإِنْ قِيْلَ: الْمُحَارِبُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يَجْتَمِعُوْنَ وَلَهُمْ مَنَعَةٌ، وَيَقْصِدُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي أَرْوَاحِهِمْ وَدِمَائِهِمْ، وَاتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الصِّفَةَ إِذَا حَصَلَتْ فِي الصَّحْرَاءِ كَانُوْا قُطَّاعَ الطَّرِيْقِ، وَأَمَّا إِنْ حَصَلَتْ فِي الْأَمْصَارِ. فَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيُّ: هُمْ أَيْضًا قُطَّاعُ الطَّرِيْقِ، هٰذَا الْحَدُّ عَلَيْهِمْ، قَالُوْا: وَإِنَّهُمْ فِي الْمُدُنِ يَكُوْنُوْنَ أَعْظَمَ ذَنْبًا.[1]

امام ابو حفص حنبلی اپنی تفسیر 'اللباب في علوم الكتاب' میں بیان کرتے ہیں:

١۔ **حضرت مجاہد نے فرمایا:** جس شخص نے ایک جان کو بھی نا حق قتل کیا تو وہ اس قتل کے سبب دوزخ میں جائے گا، جیسا کہ وہ تب دوزخ میں جاتا اگر وہ ساری انسانیت کو قتل کر دیتا (یعنی اس کا عذابِ دوزخ ایسا ہوگا جیسے اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا ہو)۔

٢۔ **حضرت قتادہ نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ نے اس (انسانی جان کو بچانے) کا اجر عظیم کر دیا ہے اور اس کو قتل کرنے کے جرم و گناہ کو بھی زیادہ بڑا اور سنگین قرار دیا ہے یعنی جو شخص ناحق کسی مسلمان کے قتل کو حلال سمجھتا ہے گویا وہ تمام لوگوں کو قتل کرتا ہے۔

٣۔ **امام حسن بصری** نے ﴿**فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا**﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ (جس نے ناحق ایک جان کو قتل کیا) اس پر اس کے قتل کا

---

(١) ذكره أبو حفص الحنبلي في اللباب في علوم الكتاب، ٣٠١/٧۔

قصاص واجب ہوگا، اس شخص کی مثل جس پر تمام انسانیت کو قتل کرنے کا قصاص واجب ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں (یعنی مسلمانوں میں خونریز رہزنی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں) ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا (وطن کی) زمین (میں چلنے پھرنے) سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیے جائیں۔ یہ (تو) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہےo مگر جن لوگوں نے، قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پا جاؤ، توبہ کرلی سو جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہےo﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ سے مراد ہے: **يُحَارِبُوْنَ أَوْلِيَاءَهُ** (وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے جنگ کرتے ہیں)۔ یہی معنٰی جمہور نے بیان کیے ہیں۔

علامہ زمخشری نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں؛ اور مسلمانوں سے جنگ کرنا دراصل حضور نبی اکرم ﷺ ہی سے جنگ کے حکم میں ہے۔

یہ آیت - ﴿**إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ**﴾ -**مسلمان راہزنوں** کے بارے میں اتری ہے، اور یہ اکثر فقہاء کا قول ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہر وہ شخص شامل ہے جو ان (بری) صفات کا حامل ہو خواہ وہ مسلم ہو یا کافر۔ یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ آیت

کفار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوگا نہ سبب کے خاص ہونے کا۔ اور اگر کہا جائے کہ محاربون وہ ہیں جو مجتمع ہوتے ہیں اور ان کے پاس طاقت وقوت بھی ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی جانوں کا قصد کرتے ہیں تو فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر یہ وصف صحراء (والوں) میں پایا جائے تو ایسے لوگ راہزن کہلائیں گے، لیکن اگر (دہشت گردی وقتل و غارت گری کا) یہ عمل شہر والوں میں پایا جائے تو امام اوزاعی، مالک، لیث بن سعد اور شافعی کا قول ہے کہ وہ بھی (قاتل ہونے کے علاوہ) راہزن اور ڈاکو ہیں، ان پر بھی یہی حد نافذ ہوگی۔ انہوں نے کہا ہے: چونکہ وہ شہروں میں مقیم ہیں اس لئے ان کا گناہ (اہل صحراء کے مقابلے میں) بڑا تصور ہو گا۔

(٥) وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَآ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَالۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ○

(المائدة، ٥/ ٤٥)

اور ہم نے اس (تورات) میں ان پر فرض کردیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے عوض آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے عوض کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں (بھی) بدلہ ہے، تو جو شخص اس (قصاص) کو صدقہ (یعنی معاف) کر دے تو یہ اس (کے گناہوں) کے لیے کفارہ ہوگا، اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ (و حکومت) نہ کرے سو وہی لوگ ظالم ہیں○

(٦) وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ

جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ○

(الإسراء، ۱۷/۳۳)

اور تم کسی جان کو قتل مت کرنا جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے اِس کے کہ (اس کا قتل کرنا شریعت کی رُو سے عدالت کے حکم کے مطابق) حق ہو، اور جو شخص ظلماً قتل کر دیا گیا تو بے شک ہم نے اس کے وارث کے لیے (قانونی ضابطے کے مطابق قصاص کا) حق مقرر کر دیا ہے سو وہ بھی (قصاص کے طور پر بدلہ کے) قتل میں حد سے تجاوز نہ کرے، بے شک وہ (اللہ کی طرف سے) مدد یافتہ ہے (سو اس کی قانونی مدد و حمایت کی ذِمّے داری حکومت پر ہوگی)○

(۷) **وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○** (الفرقان، ۲۵/۶۸)

اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پوجا نہیں کرتے اور نہ (ہی) کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے بغیرِ حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے اور نہ (ہی) بدکاری کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سزائے گناہ پائے گا○

(۸) **اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ○** (البروج، ۸۵/۱۰)

بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لیے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے○

قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ فِي تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الآيَةِ، بِأَنَّ مَعْنٰى ﴿فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ تَحْرِيْقُهُمْ بِالنَّارِ. وَبِهٰذَا

الُمَعُنٰى يَصِيُرُ الَّذِيُنَ يَقُوُمُوُنَ بِتَحُرِيُقِ الُمُوَاطِنِيُنَ الُأَبُرِيَاءِ بِعَمَلِيَاتٍ انُتِحَارِيَّةٍ وَتَفُجِيُرِ الُقَنَابِلِ، وَالُبَارُوُدِ مُسُتَحِقِّيُنَ لِعَذَابِ جَهَنَّمَ.

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے فرمایا: یہاں فتنے میں مبتلا کرنے سے آگ میں جلانا بھی مراد لیا گیا ہے۔ اس معنٰی کی رُو سے خود کش حملوں، بم دھماکوں اور بارود سے عامۃ الناس کو خاکستر کر دینے والے فتنہ پرور لوگ عذابِ جہنم کے مستحق ہیں۔

قَالَ الرَّازِيُّ فِي التَّفُسِيُرِ الُكَبِيُرِ: وَقَالَ ابُنُ عَبَّاسٍ وَمُقَاتِلٌ: ﴿فَتَنُوا الُمُؤُمِنِيُنَ﴾ حَرَّقُوُهُمُ بِالنَّارِ.

أَنَّ كِلَا الُعَذَابَيُنِ يَحُصُلَانِ فِي الآخِرَةِ إِلَّا أَنَّ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَهُوَ الُعَذَابُ الُحَاصِلُ بِسَبَبِ كُفُرِهِمُ، وَعَذَابُ الُحَرِيُقِ هُوَ الُعَذَابُ الزَّائِدُ عَلٰى عَذَابِ الُكُفُرِ بِسَبَبِ أَنَّهُمُ أَحُرَقُوُا الُمُؤُمِنِيُنَ.

كُلُّ مَنُ فَعَلَ ذٰلِکَ وَهٰذَا أَوُلٰى لِأَنَّ اللَّفُظَ عَامٌّ وَالُحُكُمَ عَامٌّ، فَالتَّخُصِيُصُ تَرُکٌ لِلظَّاهِرِ مِنُ غَيُرِ دَلِيُلٍ.(١)

امام رازی 'التفسیر الکبیر' میں لکھتے ہیں: حضرت (عبد اللہ) بن عباس اور مقاتل نے فرمایا: فَتَنُوا الُمُؤُمِنِيُنَ کا مطلب ہے: (ان فتنہ پروروں نے) انہیں (یعنی مومنین کو) آگ سے جلا ڈالا۔

---

(١) الرازي في التفسير الكبير، ٣١/١١١۔

بے شک دونوں عذاب (عذابِ جہنم اور عذاب حریق) آخرت میں واقع ہوں گے، مگر فرق یہ ہے کہ عذابِ جہنم ان کے کفر کے سبب ہوگا، اور عذابِ حریق عذابِ کفر پر وہ زائد عذاب ہے جو انہیں مسلمانوں کو جلانے کے سبب ملے گا۔

جو بھی مسلمانوں کو اذیت ناک تکلیف میں مبتلا کرے (خواہ ایسا کرنے والا اَصلاً مسلمان ہو یا غیر مسلم، اس کے لیے عذابِ جہنم ہے)۔ یہ معنٰی زیادہ مناسب ہیں کیونکہ لفظ عام ہے اور اس کا حکم بھی عام ہے۔ اگر حکم خاص کیا جائے تو یہ بغیر دلیل کے عام کو خاص کرنا ہوگا۔

قَالَ السُّيُوطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ: وَأَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ قَالَ: حَرَّقُوْا.[1]

امام سیوطی 'الدر المنثور' میں لکھتے ہیں: عبد بن حمید اور ابن منذر حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ کے معنٰی 'آگ سے جلا کر ہلاک کر دینا' کے ہیں۔

وَقَالَ أَيْضًا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ بِالْإِحْرَاقِ ﴿ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ﴾ بِكُفْرِهِمْ ﴿وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ﴾ أَىْ عَذَابُ إِحْرَاقِهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الآخِرَةِ.[2]

---

(١) السيوطي في الدر المنثور، ٨/٤٦٦۔

(٢) السيوطي في تفسير الجلالين/٨٠١۔

امام سیوطی ہی 'تفسیر جلالین' میں لکھتے ہیں: یعنی وہ لوگ جنہوں نے مومن مرد و زن کو آگ میں جلا کر اذیت میں مبتلا کیا، پھر توبہ بھی نہ کی تو ان کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے مومنین کو جلانے کی پاداش میں عذابِ حریق (جلائے جانے کا عذاب) ہوگا۔

وَالإِمَامُ الْقُرُطُبِيُّ وَأَبُوُ حَفُصٍ الْحَنُبَلِيُّ أَيُضًا رَوَيَا هٰذَا الْمَعُنٰى فِي تَفُسِيُرِهِمَا. (۱)

امام قرطبی اور ابو حفص الحنبلی نے بھی اپنی تفاسیر میں اس آیت مبارکہ کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔

اَلُحَدِيُث

١/١. عَنُ عَبُدِ اللهِ بُنِ عَمُرٍو ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: اَلُمُسُلِمُ مَنُ سَلِمَ الُمُسُلِمُوُنَ مِنُ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

(١) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩/٢٩٥، وأبو حفص الحنبلي في اللباب في علوم الكتاب، ٢٠/٢٥٣۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المسلم من سَلِمَ المسلمون من لسانه ويده، ١/١٣، الرقم/١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام وأيّ أُموره أفضل، ١/٦٥، الرقم/٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٣، الرقم/٦٥١٥، وأبوداود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت، ٣/٤، الرقم/٢٤٨١، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المسلم، ٨/١٠٥، الرقم/٤٩٩٦۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بہترین اسلام اس شخص کا ہے) جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أي الإسلام أفضل، ١/١٣، الرقم/١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام وأي أموره أفضل، ١/٦٦، الرقم/٤٢، وأحمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ في مسنده، ٣/٣٧٢، الرقم/١٥٠٣٧، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب أي الإسلام أفضل، ٨/١٠٦، الرقم/٤٩٩٩۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب الانتهاء عن ــــ

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ **سے مروی ہے کہ ایک آدمی** نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: مسلمانوں میں سے کون بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ مسلمان بہترین ہے) جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے تمام) مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے کہ جس کے پاس لوگ اپنے خون (یعنی جان) اور مال محفوظ سمجھیں۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

.... المعاصي، ٥/٢٣٧٩، الرقم/٦١١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم/٤٠۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٩، الرقم/٨٩١٨، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ٥/١٧، الرقم/٢٦٢٧، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المؤمن، ٨/١٠٤، الرقم/٤٩٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٠٦، الرقم/١٨٠۔

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٥. وَفِي رِوَايَةِ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

ایک روایت میں حضرت فضالہ بن عبید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کے مومن کون ہے؟ (تو سنو!) مومن وہ ہے جس سے (دوسرے) لوگوں کے جان و مال محفوظ ہوں، مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان محفوظ رہیں، مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس (کی خواہشات) کے خلاف جہاد کرے، اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

اِسے امام احمد، حاکم، ابن حبان اور ابن المبارک نے روایت کیا ہے۔

٦/٦. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَمَنِ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١، الرقم/٢٤٠٠٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤، الرقم/٢٤، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٠٣، ٢٠٤، الرقم/٤٨٦٢، وابن المبارك في المسند، ١/١٦، الرقم/٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٩، الرقم/٧٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٩٩، الرقم/١١١٢٣۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن ـــــ

الْمُؤْمِنُ؟ قَالَ ﷺ: مَنِ ائْتَمَنَهُ النَّاسُ عَلٰی أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَذَكَرَهُ ابْنُ مَنْظُوْرٍ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: مومن کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنے اَموال اور جانوں کا محافظ سمجھیں (یعنی اس کے ہاتھ سے نہ کسی کے مال کو نقصان پہنچے نہ کسی کی جان کو گزند)۔

اِسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ابن منظور افریقی نے بیان کیا ہے۔

٧-٨/٧. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی. قَالَ: أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. فَقَالَ: أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰی. قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ: أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلٰی. قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰی يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ. أَلَا! هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا

.... وماله، ٢/١٢٩٨، الرقم/٣٩٣٤، وذكره ابن منظور في لسان العرب، ١٣/٢٤۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى، ←

بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکرہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول ﷺ۔ آپ ﷺ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذو الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: ضرور۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اُس کا رسول ﷺ۔ آپ ﷺ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: ضرور۔ فرمایا: بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اِسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر میں (مقرر کی گئی) ہے اُس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے۔ سنو! کیا میں نے تم تک (اپنے رب کا) پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اب چاہیے کہ (تم میں سے ہر) موجود شخص اِسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن تک بات پہنچائی جائے تو وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (اور سنو!) میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

.... ٢/ ٦٢٠، الرقم/١٦٥٤، وأيضًا في كتاب العلم، باب قول النبي ﷺ: رب مبلغ أوعى من سامع، ١/ ٣٧، الرقم/٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، ٣/ ١٣٠٥-١٣٠٦، الرقم/١٦٧٩۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنے کے سبب کفر کی طرف نہ لوٹ جانا۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨/٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ. أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ. أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض، ٢٥٩٤/٦، الرقم/٦٦٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٦٩/٤، الرقم/٤١٦٦۔

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى، ـــ

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے منٰی میں فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُس کا رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حُرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ بہتر جانے اور اُس کا رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حُرمت والا مہینہ ہے۔ پھر اِرشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اُسی طرح حرام کی ہیں جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر کے اندر ہے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٠/٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ، أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ، أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا. أَلَا، لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ، وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهِ. أَلَا، إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ. أَلَا، وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي

.... ٢/٦٢٠، الرقم/١٦٥٥، وأيضا في كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ﴾، ٥/٢٢٤٧، الرقم/٥٦٩٦۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٣، الرقم/٣٠٨٧۔

الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ. لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ. أَلَا، وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ دَمٍ وُضِعَ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ.

أَلَا، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ..... أَلَا، إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا؛ فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ، فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ، وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ. أَلَا، وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ، أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

ایک روایت میں حضرت عمرو بن الاحوص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی اور پوچھا: سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کون سا ہے؟ سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کون سا ہے؟ سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کون سا ہے؟ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج اکبر کا دن۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں (مقرر کی گئی) ہے۔ ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے، کوئی باپ بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے۔ آگاہ ہوجاؤ! مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، کسی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ وہ خود نہ حلال قرار دے۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود باطل ہے، تمہارے لیے صرف اَصلِ زَر جائز ہے؛ نہ تم ظلم کرو

اور نہ تم پر ظلم کیا جائے، البتہ عباس بن عبد المطلب کا سارا سود (مع اَصلِ زر) باطل کر دیا گیا ہے۔ آ گاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط ہے اور سب سے پہلے حارث بن عبد المطلب کا خون ساقط کر دیا گیا ہے۔ یہ بنولیث میں دودھ پیتے تھے تو ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

خبردار! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں، وہ تمہاری مددگار ہیں۔ ...... سنو! تمہاری عورتوں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور تمہارے ذمہ اُن کے کچھ حقوق ہیں۔ عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ ان لوگوں کو تمہارے بستر پامال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو، اور تمہارے ناپسندیدہ شخص کو گھر میں نہ آنے دیں۔ اور تمہارے ذمہ ان کا یہ حق ہے کہ انہیں اچھا لباس اور اچھا کھانا (یعنی اچھی بود و باش) مہیا کرو۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاحوص نے اسے شبیب بن غرقدہ سے روایت کیا ہے۔

١٠/١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُوْرِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيْهَا، سَفْکَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلاک کرنے والے ان اُمور میں سے کہ جن میں کسی شخص کے خود کو پھنسا دینے کے بعد نکلنے کی کوئی سبیل نہ ہو، ایک 'بغیر کسی جواز کے حرمت والا خون بہانا' بھی ہے۔

اِسے امام بخاری اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الديات، باب ومن قتل مؤمنا متعمدًا فجزاؤه جهنم، ٦/٢٥١٧، الرقم/٦٤٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢١، رقم/١٥٦٣٧۔

١٢/١١. وَفِي رِوَايَةٍ أَيُضًا عَنُ عَبُدِ اللهِ بُنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: رَأَيُتُ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ يَطُوُفُ بِالْكَعُبَةِ، وَيَقُوُلُ: مَا أَطُيَبَکِ وَأَطُيَبَ رِيُحَکِ، مَا أَعُظَمَکِ وَأَعُظَمَ حُرُمَتَکِ، وَالَّذِي نَفُسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَحُرُمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعُظَمُ عِنُدَ اللهِ حُرُمَةً مِنُکِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ، وَأَنُ نَظُنَّ بِهٖ إِلَّا خَيُرًا.

رَوَاهُ ابُنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: (اے کعبہ!) تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری فضا کتنی خوشگوار ہے! تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت بھی کتنی عظیم ہے! (مگر) قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہیے۔

اِسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ نَافِعٌ: نَظَرَ ابُنُ عُمَرَ ﷺ يَوُمًا إِلَى الْبَيُتِ أَوُ إِلَى الْكَعُبَةِ فَقَالَ: مَا أَعُظَمَکِ وَأَعُظَمَ حُرُمَتَکِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعُظَمُ حُرُمَةً عِنُدَ اللهِ مِنُکِ. (١)

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ١٢٩٧/٢، الرقم/٣٩٣٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٣٩٦/٢، الرقم/١٥٦٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٠١/٣، الرقم/٣٦٧٩۔

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في تعظيم المؤمن، ٣٧٨/٤، الرقم/٢٠٣٢۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن بیت اللہ یا کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا: تو کس قدر باعظمت ہے اور تیری عزت کتنی عظیم ہے، لیکن مومن کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٣-١٤/١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اُس کا مال اور اُس کی عزت و آبرو (کو پامال کرنا) حرام ہے۔

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ٤/١٩٨٦، الرقم/٢٥٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٧٧، الرقم/٧٧١٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٠، الرقم/١٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٩٢، الرقم/١١٢٧٦، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/٢٨٠، الرقم/٦٦٦٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٧٠، الرقم/٤٠٠٢، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٢٦، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٤٨٣۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

(١٤) **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوٰى هَاهُنَا، بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی)، اُس کا مال اور اُس کا خون حرام ہے۔ (آپ ﷺ نے قلبِ اَطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) تقویٰ یہاں ہے، کسی مسلمان کے بُرا ہونے کے لیے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اِسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٣/١٥. **عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ إِنْ**

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٨، الرقم/١٧٥٧٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في شفقة المسلم على المسلم، ٤/٣٢٥، الرقم/١٩٢٧، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٢٦، والنووي في الأذكار/٢٦٨، الرقم/١٠٣٨، وأيضًا في رياض الصالحين/٦٠، الرقم/٢٣٤ـ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة ←

لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَقَاتَلَنِي، فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَفَأَقْتُلُهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقْتُلْهُ. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقْتُلْهُ. فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت مقداد بن اسود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ سے پوچھا: یہ فرمایئے کہ اگر (میدانِ جنگ میں) کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے، بعد ازاں جب وہ میرے حملہ کی زد میں آئے تو ایک درخت کی پناہ میں آ کر کہہ دے: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ (میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا)، تو کیا میں اس شخص کو اس کے (کلمہ پڑھنے کے) بعد قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھا ہے تو کیا میں اس کو قتل نہیں کر سکتا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہیں کر سکتے، اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ اُس درجہ پر ہوگا جس پر تم اُسے قتل کرنے سے پہلے تھے (یعنی حق پر) اور تم اُس درجہ پر ہو گے جس درجہ پر وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا (یعنی کفر پر)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... بدراً، ٤/١٤٧٤، الرقم/٣٧٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا اللّٰه، ١/٩٥، الرقم/٩٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب على ما يقاتل المشركون، ٣/٤٥، الرقم/٢٦٤٤۔

١٦/١٤. وَفِي رِوَايَةِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ، فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ. فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا. قَالَ: فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ الْيَوْمِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت اُسامہ بن زید ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لیے مقام حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور (شدید لڑائی کے بعد) انہیں شکست دے دی۔ میں نے ایک انصاری صحابی سے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے) کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث النّبيّ ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة، ١٥٥٥/٤، الرقم/٤٠٢١، وأيضًا في كتاب الديات، باب قول الله تعالى: ومن أحياها، ٢٥١٩/٦، الرقم/٦٤٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لَا إله إلا الله، ٩٧/١، الرقم/٩٤-٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٥٦/١١، الرقم/٤٧٥١۔

نے جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم نے اُسے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے میں اِسلام نہ لایا ہوتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧/١٥. عَنْ أَبِي مُوْسٰی ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِکْ عَلٰی نِصَالِهَا، أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِکَفِّهِ، أَنْ يُصِيْبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيئٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اُس کے پاس تیر ہو تو اُس کے پھل کو سنبھال لے، یا یہ فرمایا کہ اسے اپنی ہتھیلی سے پکڑ لے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اُس

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: من حمل علينا السلاح فليس منا، ٦/٢٥٩٢، الرقم/٦٦٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرها من المواضع الجامعة للناس أن يمسك بنصالها، ٤/٢٠١٩، الرقم/٢٦١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في النبل يدخل به المسجد، ٣/٣١، الرقم/٢٥٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب من كان معه سهام فليأخذ بنصالها، ٢/١٢٤١، الرقم/٣٧٧٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٨٠، الرقم/١٣١٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٧٦، الرقم/٧٢٩١۔

سے کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/١٦. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنُ أَشَارَ إِلٰى أَخِيُهِ بِحَدِيُدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَدَعَهُ، وَإِنُ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيُهِ وَأُمِّهِ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَالتِّرُمِذِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی (ہی کیوں نہ) ہو۔

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٧. وَفِي رِوَايَةٍ عَنُهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: لَا يُشِيُرُ أَحَدُكُمُ إِلٰى أَخِيُهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدُرِي أَحَدُكُمُ، لَعَلَّ الشَّيُطَانَ يَنُزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن إشارة بالسلاح، ٤/٢٠٢٠، رقم/٢٦١٦، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في إشارة المسلم إلى أخيه بالسلاح، ٤/٤٦٣، الرقم/٢١٦٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/١٧١، الرقم/٢٦٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٧٢، الرقم/٥٩٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٣، الرقم/١٥٦٤٩۔

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي ــــ

حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ (قتلِ ناحق کے نتیجے میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

اسے امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۰/ ۱۸. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار لینے دینے سے بھی منع فرمایا ہے۔

.... عن إشارة بالسلاح، ٤/ ٢٠٢٠، الرقم/ ٢٦١٧، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ٥٨٧، الرقم/ ٦١٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ٢٣، الرقم/ ٢٦١٧۔

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في النهي أن يتعاطى السيف مسلولا، ٣/ ٣١، الرقم/ ٢٥٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف مسلولا، ٤/ ٤٦٤، الرقم/ ٢١٦٣، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/ ٣٢٢، الرقم/ ٧٧٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٣/ ٢٧٥، الرقم/ ٥٩٤٦۔

اسے امام ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٢١-٢٢/١٩ . عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالرَّبِيْعُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ دونوں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تب بھی یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔

اسے امام ترمذی، ربیع اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(٢٢) وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ، لَقِيَ اللهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الديات، باب الحكم في الدماء، ٤/١٧، الرقم/١٣٩٨، والربيع في المسند، ١/٢٩٢، الرقم/٧٥٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٣٦١، الرقم/٥٠٨٩۔

٢٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب التغليظ في قتل مسلم ظلمًا، ٢/٨٧٤، الرقم/٢٦٢٠، والربيع في المسند، ١/٣٦٨، الرقم/٩٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٢، الرقم/١٥٦٤٦۔

ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چند کلمات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں کسی کی مدد کی، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا ہوگا: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس شخص)۔

اسے امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٣-٢٤/٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے۔

اِسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٢٤) وَفِي رِوَايَةِ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء في تشديد قتل المؤمن، ٤/١٦، الرقم/١٣٩٥، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب تعظيم الدم، ٧/٨٢، الرقم/٣٩٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب التغليظ في قتل مسلم ظلما، ٢/٨٧٤، الرقم/٢٦١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٢، الرقم/١٥٦٤٨۔

٢٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب تعظيم الدم، ←

ایک روایت میں حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنیا کے برباد ہونے سے بڑا (گناہ) ہے۔

اِسے امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢٥. عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ہشام بن حکیم ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو اذیت و تکلیف دیتے ہیں۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٦. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ، لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

.... ٧/٨٢-٨٣، الرقم/٣٩٨٨-٣٩٩٠، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٥٥، الرقم/٥٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٢، الرقم/١٥٦٤٧۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حق، ٤/٢٠١٨، الرقم/٢٦١٣۔

٢٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب تعظيم قتل ـــــ

حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی مومن کوظلم سے ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفلی اور فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

اسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (غیر مسلم شہری) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

اِسے امام بخاری، ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْكَاشَمِيْرِيُّ فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: قَوْلُهُ ﷺ: ’مَنْ قَتَل

.... المؤمن، ١٠٣/٤، الرقم/٤٢٧٠، والطبراني في مسند الشاميين، ٢٦٦/٢، الرقم/١٣١١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٠٣/٣، الرقم/٣٦٩١، والعسقلاني في الدراية، ٢٥٩/٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ١٩٧/٧۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من قتل معاهدا بغير جرم، ١١٥٥/٣، الرقم/٢٩٩٥، وأيضاً في كتاب الديات، باب إثم من قتل نفسا بغير جرم، ٢٥٣٣/٦، الرقم/٦٥١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدا، ٨٩٦/٢، الرقم/ ٢٦٨٦، والبزارفي المسند، ٣٦٨/٦، الرقم/٢٣٨٣۔

مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ' وَمُخُّ الْحَدِيْثِ: إِنَّکَ أَيُّهَا الْمُخَاطَبُ، قَدْ عَلِمْتَ مَا فِي قَتْلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْإِثْمِ، فَإِنَّ شَنَاعَتَهُ بَلَغَتْ مَبْلَغَ الْكُفْرِ، حَيْثُ أَوْجَبَ التَّخْلِيْدَ. أَمَّا قَتْلُ مُعَاهِدٍ، فَأَيْضًا لَيْسَ بِهَيِّنٍ، فَإِنَّ قَاتِلَهُ أَيْضًا لَا يَجِدُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.(۱)

علامہ انور شاہ کاشمیری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: آپ ﷺ کا فرمان ہے: 'جس نے کسی غیر مسلم شہری کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔' اے مخاطب! حدیث کا لبِ لباب تجھے قتلِ مسلم کے گناہ کی سنگینی بتا رہا ہے کہ اس کی قباحت کفر تک پہنچا دیتی ہے جو جہنم میں ہمیشگی کا باعث بنتا ہے؛ جب کہ غیر مسلم شہری کو قتل کرنا بھی کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ یقیناً اس کا قاتل بھی جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکے گا (جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جہنم میں ڈالا جائے گا)۔

۲۸-۲۹/۲٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ: وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

---

(۱) أنور شاه الكاشميري في فيض الباري على صحيح البخاري، ٢٨٨/٤۔

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨٦/٢، الرقم/٦٧٤٥، ←

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ذِمی (غیر مسلم شہری) کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔

اِسے امام احمد، نسائی، بزار، ابن الجارود، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

(٢٩) وَفِي رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

.... والنسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٥، الرقم/٤٧٥٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم/٦٩٥٢، والبزار في المسند، ٦/٣٦١، الرقم/٢٣٧٣، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/١٣٧، الرقم/٢٥٨٠، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢١٢، الرقم/٨٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٣٣، الرقم/١٦٢٦٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم/٣٦٩٣۔

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٧، ٥/٣٦٩، الرقم/١٨٠٩٧، ٢٣١٧٧، والنسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٥، الرقم/٤٧٤٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم/٦٩٥١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم/٣٦٩٥۔

قاسم بن مُخَیۡمِرَہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی (غیر مسلم شہری) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے بھی محسوس کی جا سکتی ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے اور نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٥/٣٠. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا، فَحَرَامٌ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ أَنْ يَشُمَّ رِيْحَهَا، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ مِئَةِ عَامٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابوبکرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (غیر مسلم شہری) کو ناجائز طور پر قتل کیا تو اس پر جنت کی خوشبو تک سونگھنا حرام ہو گا حالانکہ اس کی خوشبو سو سال کی مسافت پر بھی موجود ہو گی۔

اِسے امام نسائی، ابن حبان، عبد الرزاق، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٢٥/٨، الرقم/٤٧٤٨، وأيضاً في السنن الكبرىٰ، ٢٢١/٤، الرقم/٦٩٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٣٩١/١٦، الرقم/٨٣٨٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠٢/١٠، الرقم/١٨٥٢١، والبزار في المسند، ١٣٨/٩، الرقم/٣٦٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٧/١، الرقم/٦٦٣۔

٢٦/٣١. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَّشُمَّ رِيْحَهَا، وَرِيْحُهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ابو بکرہ ﷺ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کی خوشبو تک سونگھنا حرام فرما دیا ہے، حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت پر بھی موجود ہوگی۔

اِسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٣٢. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ، **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رَائِحَتَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو بکرہ ﷺ ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکے گا، حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت پر بھی پائی جائے گی۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣١: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/١٠٥، الرقم/١٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٥٧، الرقم/٢٧٩٤٤۔

٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/١٠٥، الرقم/١٣٣۔

٢٨/٣٣. عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ﷺ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ خَيْبَرَ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي حَظَائِرِ يَهُودَ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُنَادِيَ: الصَّلَاةُ. ...... ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ قَدْ أَسْرَعْتُمْ فِي حَظَائِرِ يَهُودَ. أَلَا! لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالشَّيْبَانِيُّ وَابْنُ زَنْجَوَيْهِ.

حضرت خالد بن ولید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں موجود تھے۔ لوگ (مجاہدین) جلدی میں یہود کے (جانوروں کے) باڑوں میں گھس گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے نماز کے لیے اذان دینے کا حکم فرمایا۔ ...... نماز کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم جلدی میں یہود کے (جانوروں کے) باڑوں میں گھس گئے ہو۔ خبردار! سوائے حق کے غیر مسلم شہریوں کے اموال سے لینا حلال نہیں۔

اِسے امام احمد، ابو داود، شیبانی اور ابن زنجویہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤-٣٥/٢٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَا! وَإِنِّي أُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ أَمْوَالَ الْمُعَاهِدِيْنَ بِغَيْرِ حَقِّهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٩، الرقم/١٦٨٦٢، وأبوداود في السنن، كتاب الأطعمة، باب النهي عن أكل السباع، ٣/٣٥٦، الرقم/٣٨٠٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢/٢٩، الرقم/٧٠٣، وابن زنجويه، في كتاب الأموال: ٣٧٩، الرقم/٦١٨۔

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١١١، الرقم/٣٨٢٨، وابن زنجويه في كتاب الأموال/٣٨٠، الرقم/٦١٩۔

حضرت خالد بن ولید ﷜ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی) روایت کی ہے: خبردار! میں تم پر غیر مسلم اقلیتوں کے اَموال پر ناحق قبضہ کرنا حرام کرتا ہوں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(٣٥) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷜: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ أَمْوَالَ الْمُعَاهَدِيْنَ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

اور ان (یعنی حضرت خالد بن ولید ﷜) سے مروی ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر غیر مسلم شہریوں کے اموال پر قبضہ کرنے کو حرام قرار دے دیا۔

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٣٦. عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ، وَأَصَابُوا غَنَمًا، فَانْتَهَبُوهَا، فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي عَلٰى قَوْسِهٖ، فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهٖ، ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٥: أخرجه الدارقطني في السنن، ٤/٢٨٧، الرقم/٦٣۔

٣٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في النهي عن النهبى ←

عاصم بن کُلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری صحابی نے بیان کیا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو لوگوں کو کھانے پینے کی اشیاء کے حوالے سے بڑی ضرورت اور دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں (کچھ) بکریاں ملیں تو انہوں نے (بلا اجازت) حاصل کر لیں (اور ذبح کر کے پکانے لگے)۔ ہماری ہانڈیوں میں ابال آ ہی رہا تھا کہ کمان سے ٹیک لگاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹنا شروع کر دیا اور گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا کہ لوٹ کا مال مردار سے زیادہ حلال نہیں - یا (فرمایا:) - مردار، لوٹ کے مال سے زیادہ حلال نہیں ہے۔

اِسے امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣١/٣٧. وَفِي رِوَايَةِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا، فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا حُمُرَنَا، وَتَأْكُلُوْا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوْا نِسَاءَنَا، فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ، ارْكَبْ فَرَسَكَ. ثُمَّ نَادِ: أَلَا، إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ، وَأَنِ اجْتَمِعُوْا لِلصَّلَاةِ. قَالَ: فَاجْتَمَعُوْا، ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ: أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ؟ أَلَا

.... إذا كان في الطعام قلّة في أرض العدو، ٣/٦٦، الرقم/٢٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٩/٦١، الرقم/١٧٧٨٩۔

٣٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في تعشير أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ٣/١٧٠، الرقم/٣٠٥٠، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٩/٢٠٤، الرقم/١٨٥٠٨، وابن عبد البر في التمهيد، ١/١٤٩۔

وَإِنِّي، وَاللهِ، قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ. وَإِنَّ اللهَ ﷻ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر کے مقام پر اترے اور کتنے ہی صحابہ کرام آپ کے ساتھ تھے۔ خیبر کا سردار ایک مغرور، سرکش اور چالاک آدمی تھا۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہا: اے محمد! کیا آپ کے لیے مناسب ہے کہ آپ ہمارے گدھوں کو ذبح کریں، ہمارے پھلوں کو کھائیں اور ہماری عورتوں کو پیٹیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر یہ منادی کردو کہ جنت حلال نہیں ہے مگر ایمان والے کے لیے اور نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ جمع ہوگئے تو آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مَسند پر ٹیک لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز حرام قرار نہیں دی مگر وہی جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ آگاہ ہوجاؤ، خدا کی قسم! میں نے نصیحت کرتے ہوئے، حکم دیتے ہوئے اور بعض چیزوں سے منع کرتے ہوئے جو کہا ہے وہ بھی (حجیت کے اعتبار سے) قرآن کریم کی طرح ہے، بلکہ (تفصیل وتشریح کے اعتبار سے تعداد میں) وہ قرآن سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ جائز نہیں رکھا کہ اہل کتاب کی اجازت کے بغیر ان کے گھروں میں داخل ہوجاؤ۔ نیز ان کی عورتوں کو پیٹنا اور ان کے پھلوں کو کھانا بھی تمہارے لیے حلال نہیں۔

اِسے امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ جُيُوْشًا إِلَى الشَّامِ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ: إِنِّي أُوْصِيْکَ بِعَشْرٍ: لَا تَقْتُلَنَّ صَبِيًّا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا كَبِيْرًا هَرِمًا، وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا، وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا، لَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلَا بَعِيْرًا إِلَّا لِمَأْكَلَةٍ، وَلَا تُغْرِقَنَّ نَخْلًا، وَلَا تُحْرِقَنَّهُ، وَلَا تَغْلُلْ، وَلَا تَجْبُنْ.(١)

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیے تو آپ یزید بن ابی سفیان کے پیچھے تشریف لے گئے اور فرمایا: میں تجھے دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں: کسی بچے، عورت اور ضعیف العمر شخص کو ہرگز قتل نہ کرنا، کبھی کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا اور نہ ہی کبھی کسی آباد علاقے کو ویران کرنا، کھانے کے علاوہ کبھی بھی کسی بکری اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا، کبھی کسی کھجور کے درخت کو (کاٹ کر) نہ ڈبونا اور نہ ہی جلانا، نہ کبھی خیانت کرنا اور نہ ہی بزدلی دکھانا۔

اسے امام مالک نے اور ابن ابی شیبہ نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه مالك في الموطأ، ٢/٤٤٧، الرقم/٩٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٨٣، الرقم/٣٣١٢١۔

وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ لَمَّا بَعَثَ الْجُنُوْدَ نَحْوَ الشَّامِ، يَزِيْدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ قَالَ......ثُمَّ جَعَلَ يُوْصِيْهِمْ، فَقَالَ: ...... وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ، وَلَا تَعْصَوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ...... وَلَا تُغْرِقُنَّ نَخْلًا وَلَا تُحْرِقُنَّهَا، وَلَا تَعْقِرُوْا بَهِيْمَةً وَلَا شَجَرَةً تُثْمِرُ، وَلَا تَهْدِمُوْا بِيْعَةً، وَلَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ وَلَا الشُّيُوْخَ وَلَا النِّسَاءَ. وَسَتَجِدُوْنَ أَقْوَامًا حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ، فَدَعُوْهُمْ، وَمَا حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ لَهُ. (١)

رَوَاهُ مَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ الْهِنْدِيُّ: وَلَا مَرِيْضًا وَلَا رَاهِبًا. (٢)

ایک روایت میں حضرت سعید بن مسیّب نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ ﷺ کی زیرِنگرانی شام کی طرف افواج بھیجیں تو انہیں خصوصی ہدایات فرمائیں: ’خبردار! زمین میں فساد نہ مچانا اور جو احکامات تمہیں دیے گئے ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ ...... کبھی بھی کسی کھجور کے درخت کو

---

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٨٥/٩، ومالك في الموطأ، ٤٤٨/٢، الرقم/٩٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٩٩/٥، وذكره ابن قدامه في المغني، ٤٥١/٨-٤٥٢، ٤٧٧، والهندي في كنز العمال، ٢٩٦/١۔

(٢) الهندي في كنز العمال، ٤٧٤/٤، الرقم/١١٤٠٩۔

(کاٹ کر) نہ ڈبونا اور نہ ہی جلانا، چوپایوں کو ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی پھلدار درختوں کو کاٹنا، کسی عبادت گاہ کو مت گرانا اور نہ ہی بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرنا۔ تمہیں بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے گرجا گھروں میں اپنے آپ کو محبوس کر رکھا ہوگا، انہیں چھوڑ دینا اور جس (مقصد) کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو محبوس کر رکھا ہے (انہیں اسی حال پر چھوڑ دینا)'۔

اسے امام مالک اور عبد الرزاق نے جب کہ بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حسام الدین الہندی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: نہ کسی مریض کو اور نہ کسی راہب کو (قتل کرنا)۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لِيَزِيْدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: وَلَا تَهْدِمُوْا بِيْعَةً ...... وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا، وَلَا صَبِيًّا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً.[1]

ذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے یزید بن اَبی سفیان سے کہا: عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو منہدم نہ کرنا۔ ...... نہ بوڑھوں کو، نہ بچوں کو، نہ چھوٹوں کو اور نہ ہی عورتوں کو قتل کرنا۔

اسے حسام الدین الہندی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَنَهٰى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ أَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا

(١) الهندى في كنز العمال، ٤/٤٧٥، الرقم/١١٤١١۔

مُثْمِرًا أَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا، وَعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ.(١)
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (دورانِ جنگ) پھل دار درخت کاٹنے یا عمارت کو تباہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ کے بعد بھی مسلمان اسی پر عمل پیرا رہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ إِلٰى أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ، وَقَالَ: وَامْنَعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ ظُلْمِهِمْ وَالْإِضْرَارِ بِهِمْ وَأَكْلِ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا بِحِلِّهَا.(٢)
ذَكَرَهُ أَبُو يُوْسُفَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شام کے گورنر) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جو فرمان لکھا اس میں دیگر احکام کے علاوہ یہ حکم بھی درج تھا: (تم بحیثیت گورنر) مسلمانوں کو غیر مسلم شہریوں پر ظلم کرنے، انہیں ضرر پہنچانے اور ناجائز طریقہ سے ان کے مال کھانے سے سختی کے ساتھ منع کرو۔

اسے امام ابو یوسف نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: إِنَّمَا بَذَلُوا الْجِزْيَةَ لِتَكُوْنَ دِمَاؤُهُمْ كَدِمَائِنَا وَأَمْوَالُهُمْ كَأَمْوَالِنَا.(٣)

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب في التحريق والتخريب، ١٢٢/٤، الرقم/١٥٥٢۔
(٢) أبو يوسف في كتاب الخراج/١٤١۔
(٣) ابن قدامة في المغني، ١٨١/٩، والزيلعي في نصب الراية، ٣٨١/٣۔

ذَكَرَهُ ابُنُ قُدَامَةَ.

ایک روایت میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک یہ غیر مسلم شہری اس لیے سالانہ زرِ حفاظت دیتے ہیں کہ ان کے مال ہمارے مال کی طرح اور ان کے خون ہمارے خون کی طرح محفوظ ہو جائیں۔

اسے امام ابن قدامہ نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ النَّوَوِيُّ الشَّافِعِيُّ فِي شَرُحِهِ: فَإِنَّ مَالَ الذِّمِّيِّ وَالْمُعَاهَدِ وَالْمُرُتَدِّ فِي هٰذَا كَمَالِ الْمُسُلِمِ. [1]

امام نووی الشافعی 'شرح صحیح مسلم' میں فرماتے ہیں: یقیناً غیر مسلم شہری، معاہد اور مرتد کا مال بھی اس اعتبار سے مسلمان کے مال ہی کی طرح (قابلِ حفاظت) ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ ابُنُ قُدَامَةَ الْحَنُبَلِيُّ: فَإِنَّ الْمُسُلِمَ يُقُطَعُ بِسَرِقَةِ مَالِهٖ. [2]

امام ابن قدامہ الحنبلی فرماتے ہیں: بے شک مسلمان پر بھی غیر مسلم کا مال چوری کرنے پر حد جاری کی جائے گی۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوُ مُحَمَّدِ ابُنُ حَزُمٍ الظَّاهِرِيُّ: لَا خِلَافَ فِي أَنَّ الْمُسُلِمَ يُقُطَعُ إِنُ سَرَقَ مِنُ مَّالِ الذِّمِّيِّ وَالْمُسُتَأُمِنِ. [3]

امام ابومحمد بن حزم الظاہری فرماتے ہیں: اس میں کوئی اختلاف نہیں

---

(۱) النووی في شرح الصحيح لمسلم، ۱۲/۷۔

(۲) ابن قدامة في المغني، ۹/۱۱۲۔

(۳) ابن حزم في المحلى، ۱۰/۳۵۱۔

کہ غیر مسلم شہری اور پناہ گزین کا مال چوری کرنے پر بھی مسلمان پر حد جاری کی جائے گی۔

قَالَ الإِمَامُ ابْنُ رُشْدٍ الْمَالِكِيُّ: فَإِنَّهُمُ اعْتَمَدُوْا عَلٰى إِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، أَنَّ يَدَ الْمُسْلِمِ تُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ مِنْ مَالِ الذِّمِّيِّ.(١)

امام ابن رشد المالکی فرماتے ہیں: اس پر اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم شہری کا مال چرائے تو مسلمان کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

وَقَالَ الإِمَامُ الْحَصْكَفِيُّ الْحَنَفِيُّ: وَيَضْمَنُ الْمُسْلِمُ قِيْمَةَ خَمْرِهِ وَخِنْزِيْرِهِ إِذَا أَتْلَفَهُ.(٢)

امام الحصکفی الحنفی فرماتے ہیں: غیر مسلم شہری کی شراب اور اس کے خنزیر کو تلف کرنے کی صورت میں مسلمان اس کی قیمت بطور تاوان ادا کرے گا۔

وَذَكَرَ الْقُرَافِيُّ الْمَالِكِيُّ: وَكَذٰلِكَ حَكَى ابْنُ حَزْمٍ فِي 'مَرَاتِبِ الإِجْمَاعِ' لَهُ: أَنَّ مَنْ كَانَ فِي الذِّمَّةِ وَجَاءَ أَهْلُ الْحَرْبِ إِلٰى بِلَادِنَا يَقْصِدُوْنَهُ، وَجَبَ عَلَيْنَا أَنْ نَخْرُجَ لِقِتَالِهِمْ بِالْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ، وَنَمُوْتُ دُوْنَ ذٰلِكَ.(٣)

امام قرافی المالکی بیان کرتے ہیں: علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب

---

(١) ابن رشد المالكي في بداية المجتهد، ٢/٢٩٩۔

(٢) الحصكفي في الدر المختار، ٢/٢٢٣، وابن عابدين الشامي في رد المحتار، ٣/٢٧٣۔

(٣) القرافي في الفروق، ٣/٢٩۔

'مراتب الاجماع' میں بیان کیا ہے: بے شک جو لوگ ذِمی (یعنی غیر مسلم شہری) ہوں اور جنگجو ہماری ریاستوں میں اُن کا قصد کرکے آئیں تو ہماری اسلامی ریاست پر لازم ہے کہ ہم اسلحہ اور لشکر کے ساتھ غیر مسلم شہریوں کی حفاظت کے لیے جنگ کریں خواہ (حملہ آوروں کے ساتھ لڑتے لڑتے ہمارے کئی سپاہی) جان ہی کیوں نہ دے بیٹھیں۔

وَذَكَرَ الْقُرَافِيُّ الْمَالِكِيُّ أَيْضًا: إِنَّ عَقْدَ الذِّمَّةِ لَمَّا كَانَ عَقْدًا عَظِيْمًا، فَيُوْجِبُ عَلَيْنَا حُقُوْقًا لَهُمْ مِنْهَا مَا حَكَى ابْنُ حَزْمٍ فِي 'مَرَاتِبِ الْإِجْمَاعِ'. وَنَجْعَلُهُمْ فِي جِوَارِنَا وَفِي حَقِّ رَبِّنَا وَفِي ذِمَّةِ اللهِ تَعَالٰى وَذِمَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَذِمَّةِ دِيْنِ الْإِسْلَامِ.

وَالَّذِيْ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلَيْهِ أَنَّ مَنْ كَانَ فِي الذِّمَّةِ وَجَاءَ أَهْلُ الْحَرْبِ إِلٰى بِلَادِنَا يَقْصِدُوْنَهُ، وَجَبَ عَلَيْنَا أَنْ نَّخْرُجَ لِقِتَالِهِمْ بِالْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ، وَنَمُوْتُ دُوْنَ ذٰلِكَ صَوْنًا لِمَنْ هُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ تَعَالٰى وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ. فَإِنَّ تَسْلِيْمَهُ دُوْنَ ذٰلِكَ إِهْمَالٌ لِعَقْدِ الذِّمَّةِ.

وَمِنْهَا أَنَّ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِمْ وَلَو بِكَلِمَةِ سُوْءٍ أَوْ غِيْبَةٍ فِي عِرْضِ أَحَدِهِمْ أَوْ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْأَذِيَّةِ أَوْ أَعَانَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَدْ ضَيَّعَ ذِمَّةَ اللهِ تَعَالٰى وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ ﷺ.[1]

امام قرافی المالکی نے یہ بھی بیان کیا ہے: ذِمیوں یعنی غیر مسلموں

(١) القرافي في الفروق، ٣/٢٩۔

کے ساتھ ہونے والا معاہدۂ شہریت ایک عظیم عقد ہے جو ہم پر کچھ حقوق لاگو کرتا ہے۔ ان میں سے بعض حقوق وہ ہیں جو علامہ ابن حزم نے اپنی 'مراتب الاجماع' میں بیان کیے ہیں۔ اِسی لیے ہم غیر مسلم شہریوں کو اپنے جوار میں اپنے رب کی طرف سے لازم کردہ حقوق، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور دین اسلام کے ذمہ کرم میں پناہ دیتے ہیں۔

اِس پر اُمت کا اِجماع ہے کہ بے شک جو لوگ ذِمی (یعنی غیر مسلم شہری) ہوں اور جنگ جو ہماری ریاستی سرحدوں میں اُن کا قصد کر کے آ ئیں تو ہماری اسلامی ریاست پر لازم ہے کہ ہم لشکر اور اسلحہ کے ساتھ لیس ہوکر غیر مسلم شہریوں کی حفاظت کے لیے جنگ کریں خواہ ان کی حفاظت کرتے ہوئے (حملہ آوروں کے ساتھ لڑتے لڑتے ہمارے کئی سپاہی) اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کے ذمہ کرم میں ہیں اور انہیں دفاعی قتال کیے بغیر حملہ آور جنگجوؤں کے حوالے کردینا اُس معاہدۂ شہریت سے لاپرواہی اور غفلت کا موجب ہوگا۔

غیر مسلم شہریوں کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو شخص ان ذِمیوں پر سرکشی کرے خواہ ایک برے اور ناگوار کلمہ کے ذریعے یا ان میں سے کسی کی عزت کو عیب دار کرتے ہوئے یا کسی بھی طرح کی اذیت دے کر یا اُن کے خلاف کسی کی اِعانت و مدد کرتے ہوئے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے ذمہ کرم کو ضائع کر بیٹھے گا۔

تَكْرِيْمُ الإِنْسَانِ

﴾انسان کی عزت وتکریم﴿

اَلْقُرْآن

(۱) وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰـهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰـهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰـهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاًo (الإسراء، ۱۷/ ۷۰)

اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری (یعنی شہروں اور صحراؤں اور سمندروں اور دریاؤں) میں (مختلف سواریوں پر) سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے فضیلت دے کر برتر بنا دیاo

(۲) مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ج كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًام بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَo (المائدة، ۵/ ۳۲)

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)، اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں

لے کر آئے پھر (بھی) اس کے بعد ان میں سے اکثر لوگ یقیناً زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیںo

(٣) قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَo (الأنعام، ٦/١٥١)

فرما دیجیے: آؤ میں وہ چیزیں پڑھ کر سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی (دیں گے) اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ (خواہ) وہ ظاہر ہوں اور (خواہ) وہ پوشیدہ ہوں اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام کیا ہے بجز حقِ (شرعی) کے (یعنی قانون کے مطابق ذاتی دفاع کی خاطر اور فتنہ وفساد اور دہشت گردی کے خلاف لڑتے ہوئے)، یہی وہ (اُمور) ہیں جن کا اس نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لوo

(٤) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًاo (النساء ٤/٨٦)

اور جب (کسی لفظ) سلام کے ذریعے تمہاری تکریم کی جائے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (لفظ کے ساتھ) سلام پیش کیا کرو یا (کم از کم) وہی (الفاظ جواب میں) لوٹا دیا کرو، بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہےo

(٥) فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِo

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰـهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ○ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ○ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ○ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا○ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا○ (الفجر، ۸۹/۱۵-۲۰)

مگر انسان (ایسا ہے) کہ جب اس کا رب اسے (راحت و آسائش دے کر) آزماتا ہے اور اسے عزت سے نوازتا ہے اور اسے نعمتیں بخشتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھ پر کرم فرمایا○ لیکن جب وہ اسے (تکلیف ومصیبت دے کر) آزماتا ہے اور اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا○ یہ بات نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ عزت اور مال و دولت کے ملنے پر) تم یتیموں کی قدر و اِکرام نہیں کرتے○ اور نہ ہی تم مسکینوں (یعنی غریبوں اورمحتاجوں) کو کھانا کھلانے کی (معاشرے میں) ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو○ اور وراثت کا سارا مال سمیٹ کر (خود ہی) کھا جاتے ہو (اس میں سے افلاس زدہ لوگوں کا حق نہیں نکالتے)○ اور تم مال و دولت سے حد درجہ محبت رکھتے ہو○

(٦) وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ○ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ○ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ○ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ○ (التين، ۹۵/۱-٤)

انجیر کی قَسم اور زیتون کی قَسم○ اور سینا کے (پہاڑ) طور کی قَسم○ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قَسم○ بے شک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے○

اَلْحَدِيْث

۳۲/۳۸. عَنْ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: لَقِيْتُ أَبَا ذَرٍّ ﷺ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ

۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المعاصي من أمر ـــــ

حُلَّةٌ. وَعَلٰى غُـلَامِهٖ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهٖ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهٖ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ. إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ. فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ. فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

معرور بیان کرتے ہیں: *ربذہ کے مقام پر میری حضرت ابو ذر ﷺ سے ملاقات ہوئی جب کہ انہوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اُسے اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تم اُسے اس کی ماں کا طعنہ دیتے ہو، تمہارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہو۔ انہیں ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان پر غالب آ جائے اور اگر کوئی ایسا کام ان کے ذمے لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔*

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... الجاهلية ولا يكفر صاحبها بارتكابها إلا بالشرك لقول النبي ﷺ: إنك امرؤ فيك جاهلية، ١/ ٢٠، الرقم/ ٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه، ٣/ ١٢٨٣، الرقم/ ١٦٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٦١، الرقم/ ٢١٤٦٩۔

٣٣/٣٩. عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبَّادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُمْ يَقُولُونَ: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ بِنَا. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ أَوْسَعُوا لَنَا، فَقَعَدْنَا. فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ، وَدَعَا لَنَا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ؟ فَأَشَرْنَا بِأَجْمَعِنَا إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَهٰذَا الْأَشَجُّ؟ وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ عَلَيْهِ هٰذَا الِاسْمُ بِضَرْبَةٍ لِوَجْهِهٖ بِحَافِرِ حِمَارٍ. قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ. فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ، فَعَقَلَ رَوَاحِلَهُمْ، وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْبَتَهُ، فَأَلْقٰى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِجْلَهُ وَاتَّكَأَ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ الْأَشَجُّ أَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهُ، وَقَالُوا: هَاهُنَا، يَا أَشَجُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتَوٰى قَاعِدًا وَقَبَضَ رِجْلَهُ: هَاهُنَا، يَا أَشَجُّ. فَقَعَدَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَحَّبَ بِهٖ، وَأَلْطَفَهُ وَسَأَلَهُ عَنْ بِلَادِهٖ، وَسَمّٰى لَهُ قَرْيَةً قَرْيَةً الصَّفَا وَالْمُشَقَّرَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قُرٰى هَجَرَ. فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللهِ، لَأَنْتَ أَعْلَمُ بِأَسْمَاءِ قُرَانَا مِنَّا. فَقَالَ: إِنِّي قَدْ وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَفُسِحَ لِي فِيهَا.

قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَكْرِمُوا إِخْوَانَكُمْ، فَإِنَّهُمْ أَشْبَاهُكُمْ فِي الإِسْلَامِ، أَشْبَهُ شَيْئًا بِكُمْ أَشْعَارًا وَأَبْشَارًا. أَسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ وَلَا مَوْتُورِينَ إِذْ أَبٰى قَوْمٌ أَنْ يُسْلِمُوا حَتّٰى قُتِلُوا.

:٣٩ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٢/٣، الرقم: ١٥٥٩٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٣/٣، الرقم: ٣٩١٧۔

قَالَ: فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحُوْا، قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتُمْ كَرَامَةَ إِخْوَانِكُمْ لَكُمْ وَضِيَافَتَهُمْ إِيَّاكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرَ إِخْوَانٍ أَلَانُوْا فِرَاشَنَا وَأَطَابُوْا مَطْعَمَنَا وَبَاتُوْا وَأَصْبَحُوْا يُعَلِّمُوْنَا كِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ، فَأَعْجَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَفَرِحَ بِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت شہاب بن عباد کہتے ہیں کہ انہوں نے عبد القیس کے وفد کے کچھ لوگوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم لوگ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو لوگوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا، جب ہم اُن لوگوں کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لیے جگہ کشادہ کر دی، ہم لوگ وہاں جا کر بیٹھ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا، ہمیں دعائیں دیں اور ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: تمہارا سردار کون ہے؟ ہم سب نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہی اَشَج (زخمی) ہیں؟ اصل میں ان کے چہرے پر گدھے کے کھر کی چوٹ کا نشان تھا، یہ پہلا دن تھا جب ان کا یہ نام پڑا۔ ہم نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! اس کے بعد کچھ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے، انہوں نے اپنی سواریوں کو باندھا، سامان سمیٹا، پراگندگی کو دور کیا، سفر کے کپڑے اتار کر عمدہ کپڑے زیب تن کیے اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مبارک پاؤں بچھا کر پیچھے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب اَشَج قریب پہنچے تو لوگوں نے ان کے لیے جگہ کشادہ کی اور کہا: اے اشج! یہاں تشریف لائیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی متوجہ ہو کر بیٹھ گئے، پاؤں مبارک سمیٹ لیے اور فرمایا: اَشَج! یہاں آؤ۔ چنانچہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دائیں جانب جا کر بیٹھ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آئے اور ان کے شہروں کے متعلق دریافت فرمایا اور ایک ایک بستی جیسے صف، مشقر وغیرہ اور اس کے علاوہ علاقہ ہجر کی بستیوں کے نام لیے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں!

آپ کوتو ہماری بستیوں کے نام ہم سے بھی زیادہ اچھی طرح معلوم ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے علاقے میں گیا ہوں اور وہاں میرے ساتھ حسنِ سلوک کیا گیا۔

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے گروہ انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو کہ یہ اسلام میں تمہارے مشابہ ہیں، (رب سے) ملاقات اور (اس سے) خوش خبریاں پانے میں تمہارے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ اس وقت یہ لوگ اپنی رغبت سے بلا کسی جبر و اکراہ یا ظلم کے اسلام لائے ہیں جبکہ دوسرے لوگوں نے اسلام (کا پیغامِ اَمن و سلامتی) قبول کرنے سے انکار کر دیا اور (اسلام کے خلاف برسر پیکار ہوئے۔ نتیجتاً جنگوں میں) قتل ہوگئے۔

اگلے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائیوں کا اکرام اور میزبانی کا طریقہ کیسا پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں، انہوں نے ہمیں نرم گرم بستر مہیا کیے، بہترین کھانا کھلایا اور صبح و شام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت سکھاتے رہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کی عزت افزائی پسند آئی اور یہ سن کر آپ خوش ہوئے۔

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

٤٠/٣٤. عَنُ عَبُدِ اللهِ بُنِ عَمُرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنُ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمُ يَرَحُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيُحَهَا تُوُجَدُ مِنُ مَسِيُرَةِ أَرُبَعِيُنَ عَامًا.

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب الجزية والموادعة، باب إثم من قتل معاهدا بغير جرم، ٣/١١٥٥، الرقم/٢٩٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدا، ٢/٨٩٦، الرقم/٢٦٨٦، والبزار في المسند، ٦/٣٦٨، الرقم/٢٣٨٣۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (غیر مسلم شہری) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

اِسے امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵/٤١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ.

حضرت ابو بکرہ ﷺ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (غیر مسلم شہری) کو بغیر کسی وجہ کے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام فرما دی ہے۔

اِسے امام احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۳٦/٤٢. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦، ٣٨، الرقم/٢٠٣٩٣، ٢٠٤١٩، وأبوداود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته، ٣/٨٣، الرقم/٢٧٦٠، والنسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٤، الرقم/٤٧٤٧، والدارمي في السنن، كتاب السير، باب في النهي عن قتل المعاهد، ٢/٣٠٨، الرقم/٢٥٠٤، والبزار في المسند، ٩/١٢٩، الرقم/٣٦٧٩۔

٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، ٤/٢٠١٨، الرقم/٢٦١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٤، الرقم/ ـــ

حِمْصَ، يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ. فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ہشام بن حکیم نے دیکھا کہ حمص کے حاکم نے کچھ نبطیوں کو ادائے جزیہ کے لیے دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۴۳. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت سمرہ بن جندب ﷺ نے ایک روایت میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے (یعنی مردہ انسان کے اعضا کاٹنے اور اس کی حرمت کو پامال کرنے) سے منع فرماتے تھے۔

.... ۱۵۳۷۲، وأبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في أخذ الجزية من المجوس، ۱۶۹/۳، الرقم/۳۰۴۵۔

۴۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۴/۴، الرقم/۲۰۰۱۰، وأبوداود في السنن، كتاب الجهاد، باب في النهي عن المثلة، ۵۳/۳، الرقم/۲۶۶۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۴۳۶/۸، الرقم/۱۵۸۱۹۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

٣٨/٤٤. وَفِي رِوَايَةٍ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمُؤْمِنِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ.

حضرت عائشہ صدیقہ کی بیان کردہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی فوت شدہ مؤمن کی ہڈی توڑنا (اپنی حرمت کے اعتبار سے) زندہ مومن کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلٰى اللهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٤٤: أخرجه أحمد في المسند، ٦/٥٨، الرقم/٢٤٣٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان، ٣/٢١٢، الرقم/٣٢٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب في النهي عن كسر عظام الميت، ١/٥١٦، الرقم/١٦١٦، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الاختفاء، ١/٢٣٨، الرقم/٥٦٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٤٤، الرقم/٦٢٥٦-٦٢٥٧۔

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/١٧٤، الرقم/١٥٢۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **نے فرمایا** کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرشتوں کی نسبت بندۂ مومن کی تکریم زیادہ ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ جَعْفَرٌ: لِلْمُقَرَّبِ مِنَ اللهِ ثَـلَاثُ عَلَامَاتٍ: إِذَا أَفَادَهُ اللهُ عِلْمًا رَزَقَهُ الْعَمَلَ بِهِ، وَإِذَا وَفَّقَهُ لِلْعَمَلِ بِهِ أَعْطَاهُ الإِخْلَاصَ فِي عَمَلِهِ، وَإِذَا أَقَامَهُ لِصُحْبَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رَزَقَهُ فِي قَلْبِهِ حُرْمَةً لَهُمْ، وَلْيُعْلَمْ أَنَّ حُرْمَةَ الْمُؤْمِنِ مِنْ حُرْمَةِ اللهِ تَعَالٰى. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ.

امام جعفر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قرب رکھنے والے کی تین علامات ہیں: جب اللہ تعالیٰ اسے علم سے نوازتا ہے تو اسے اس پرعمل کی توفیق بھی دیتا ہے، اور جب اسے اس پرعمل کی توفیق دیتا ہے تو اسے اس کے عمل میں اخلاص سے بھی نوازتا ہے، اور جب اسے مسلمانوں کے ساتھ معاشرت کے لیے کھڑا کرتا ہے تو اس کے دل میں مسلمانوں کی حرمت بھی عطا کرتا ہے اور جاننا چاہیے کہ بے شک مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کی حرمت میں سے ہے۔

اسے امام ابوعبدالرحمٰن سلمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: وَاللهِ، لَقَدْ عَظَّمَ اللهُ حُرْمَةَ الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يُقَالَ: أَنْ لَا تَظُنَّ بِأَخِيْكَ إِلَّا خَيْرًا. (٢)

---

(١) أخرجه أبو عبد الرحمن السلمي في تفسيره، ١/٤٢٩۔

(٢) أخرجه جعفر بن حيان في التوبيخ والتنبيه، ١/٧٤۔

رَوَاهُ ابْنُ حَيَّانَ.

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مومن کی حرمت کو عظیم بنایا ہے۔ اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ اپنے بھائی کے بارے میں اچھا گمان ہی رکھو۔

اسے ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ الْحُرُمَاتِ وَتَعْظِيْمُهٗ أَجَلُّ الطَّاعَاتِ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ.

محمد بن فضل نے فرمایاہے: مومن کی حرمت سب حرمتوں سے افضل ہے اور اس کی تعظیم سب اطاعتوں سے زیادہ رتبہ والی ہے۔

اسے امام عبدالرحمٰن سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِنَّ حُرْمَةَ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ مَوْتِهٖ بَاقِيَةٌ كَمَا كَانَتْ فِي حَيَاتِهٖ.(٢)

حافظ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ مومن کی حرمت اس کی موت کے بعد ایسے ہی باقی رہتی ہے جیسے اس کی زندگی میں تھی۔

---

(١) أخرجه أبو عبد الرحمن السلمي في تفسيره، ١/٢٧١۔

(٢) العسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب كثرة النساء، ٩/١١٣۔

اَلتَّعَاوُنُ عَلَى الْبِرِّ وَالْخَيْرِ

﴿نیکی اور بھلائی کے کاموں میں لوگوں سے تعاون﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (المائدة، ۵/ ۲)

اور تمہیں کسی قوم کی (یہ) دشمنی کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ کی حاضری) سے روکا تھا اس بات پر ہرگز نہ ابھارے کہ تم (ان کے ساتھ) زیادتی کرو اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہے○

(۲) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبة، ۹/ ۷۱)

اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے○

(۳) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ○ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْعَقَبَةُ○ فَکُّ رَقَبَةٍ○ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ○ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ○ اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ○ ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ○ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ○

(البلد، ۹۰/ ۱۱-۱۸)

وہ تو (دینِ حق اور عملِ خیر کی) دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا○ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ (دینِ حق کے مجاہدہ کی) گھاٹی کیا ہے○ وہ (غلامی و محکومی کی زندگی سے) کسی گردن کا آزاد کرانا ہے○ یا بھوک والے دن (یعنی قحط و اَفلاس کے دور میں غریبوں اور محروم المعیشت لوگوں کو) کھانا کھلانا ہے (یعنی ان کے معاشی تعطّل اور ابتلاء کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے)○ قرابت دار یتیم کو○ یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے○ پھر (شرط یہ ہے کہ ایسی جدّ و جہد کرنے والا) وہ شخص ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی نصیحت کرتے ہیں اور باہم رحمت و شفقت کی تاکید کرتے ہیں○ یہی لوگ دائیں طرف والے (یعنی اہلِ سعادت و مغفرت) ہیں○

(٤) اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ○ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ○ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ○ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ○ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ○

(الماعون، ۱۰۷/ ۱-۷)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟○ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)○ اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)○ پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے○ جو اپنی نماز

(کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)o وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)o اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتےo

اَلُحَدِيُث

٣٩/٤٥. عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنُ نَفَّسَ عَنُ مُؤُمِنٍ كُرُبَةً مِنُ كُرَبِ الدُّنُيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنُهُ كُرُبَةً مِنُ كُرَبِ يَوُمِ الُقِيَامَةِ، وَمَنُ يَسَّرَ عَلٰى مُعُسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيُهِ فِي الدُّنُيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنُ سَتَرَ مُسُلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنُيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوُنِ الُعَبُدِ مَا كَانَ الُعَبُدُ فِي عَوُنِ أَخِيُهِ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَأَبُوُ دَاوُدَ وَالتِّرُمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں

٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، ٢٠٧٤/٤، الرقم/٢٦٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٢/٢، الرقم/٧٤٢١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في المعونة للمسلم، ٢٨٧/٤، الرقم/٤٩٤٦، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ما جاء في الستر على المسلم، ٣٤/٤، الرقم/١٤٢٥، ١٩٣٠، ٢٩٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ٨٢/١، الرقم/٢٢٥۔

سے کوئی مشکل حل کرے گا۔ جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا، اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤٦ / ٤٠. عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ، جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنگ میں قبیلہ اشعر کے لوگ بہت تنگ دست ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں اُن کے اہل و عیال کے لیے کھانے پینے کی تنگی ہو جاتی ہے تو اُن کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اُسے ایک چادر میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر وہ ایک برتن کے ذریعے اُس کھانے کو سب میں برابر تقسیم کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ (اس باہمی تعاون کے باعث) مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام والنهد والعروض وكيف قسمة، ٢/٨٨٠، الرقم/٢٣٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل الأشعريين، ٤/١٩٤٤، الرقم/٢٥٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٧، الرقم/٨٧٩٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٣، الرقم/٧٣٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٣٢، والرقم/٢٠٢٢٣۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١/٤٧. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، خود بھی نفع حاصل کرے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رُکا رہے، اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب على كل مسلم صدقة، ٢/٥٢٤، الرقم/١٣٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٩، الرقم/١٠٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، الرقم/١٩٥٤٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد، ٥/٦٤، الرقم/٢٥٣٨، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٩، الرقم/٢٧٤٧۔

٤٨ / ٤٢. وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ، وَاللهُ تَعَالٰى يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت سلیمان اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کام کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی اس نیکی کو سرانجام دینے والے کی طرح ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند فرماتا ہے۔

اِسے امام ابو حنیفہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤٩ / ٤٣. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَغَاثَ مَلْهُوْفًا، كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَـلَاثَةً وَسَبْعِيْنَ حَسَنَةً، وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ يُصْلِحُ اللهُ بِهَا لَهُ أَمْرَ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهٖ، وَاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِنَ الدَّرَجَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

٤٨: أخرجه أبو نعيم في مسند أبي حنيفة/١٥١، وأبو يعلى عن أنس بن مالك في المسند، ٧/٢٧٥، الرقم/٤٢٩٦، وتمام الرازي في الفوائد، ٢/٦٥، الرقم/١١٥٧، والصيداوي في معجم الشيوخ/١٨٤، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ٥/٧٠٩، الرقم/٩٨١، وأيضًا في فتح الباري، ١١/١٢۔

٤٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/٢٥٥، الرقم/٤٢٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٢٠، الرقم/٧٦٧٠، وابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/٤١، الرقم/٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/١٣٨۔

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کی مدد کرے، اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں تہتر (۷۳) نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اُن میں سے ایک کے بدلے اللہ تعالیٰ اُس کی دنیا و آخرت کے تمام اُمور کو سنوار دیتا ہے جب کہ بقیہ بہتر (۷۲) نیکیوں کے بدلے میں اُس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔

اِسے امام ابو یعلی، بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۴۴. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ. قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ.

قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے

۵۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللقطة، باب استحباب المواساة بفضول المال، ۳/۱۳۵۴، الرقم/۱۷۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴، الرقم/۱۱۳۱۱، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في حقوق المال، ۲/۱۲۵، الرقم/۱۶۶۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۲۳۸، الرقم/۵۴۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۲۶، الرقم/۱۰۶۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۸۲، الرقم/۷۵۷۱۔

ساتھ سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں تکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہے، اُس پر لازم ہے کہ وہ اُس شخص کو لوٹا دے جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ جس کے پاس زائد ساز و سامان ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ اُس شخص کو لوٹا دے جس کے پاس سامان نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مختلف اَصناف کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کو بھی ضرورت سے زائد اشیاء اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٥١/٤٥. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب السَّمَرِ مَعَ الضَّيفِ وَالأهلِ، ٢١٦/١، الرقم/٥٧٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٢/٣، الرقم/٣٣٨٨، وأيضًا في كتاب الأدب، باب ما يُكره من الغضب والجزع عند الضيف، ٢٢٧٤/٥، الرقم/٥٧٨٩، وأيضًا في كتاب الأدب، باب قول الضيف لصاحبه: لَا آكُلُ حَتّٰى تَأْكُلَ، ٢٢٧٤/٥، الرقم/٥٧٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، ١٦٢٧/٣، الرقم/٢٠٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ←

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اَصحابِ صفہ درویش آدمی تھے، لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس دو نفوس کا کھانا ہے وہ تیسرے کو ساتھ ملا لے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو ساتھ ملا لے۔ لہٰذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تین حضرات کو اپنے ساتھ لے گئے جب کہ حضور نبی اکرم ﷺ دس افراد کو ساتھ لے کر گئے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٢ / ٤٦. وَفِي رِوَايَةِ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ. فَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا. أَلَا! وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ سبحانه وتعالى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ (جمع کر کے رکھنے اور) کھانے سے منع کیا تھا تا کہ زیادہ سے زیادہ آدمیوں تک پہنچ جائے۔ اب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فراخی عطا فرما دی ہے، لہٰذا اب کھاؤ، جمع کرو اور ثواب کماؤ۔ آگاہ رہو کہ (عید الاضحیٰ اور تشریق کے) یہ دن

.... ١/١٩٧-١٩٨، الرقم/١٧٠٢، ١٧١٢، والبزار في المسند، ٦/٢٢٧، الرقم/٢٢٦٣، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٠٤، الرقم/٨٣٩٨۔

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٥، الرقم/٢٠٧٤٢، وأبوداود في السنن، كتاب الضحايا، باب في حبس لحوم الأضاحي، ٣/١٠٠، الرقم/٢٨١٣، والدارمي في السنن، ٢/١٠٨، الرقم/١٩٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٩٢، الرقم/١٩٠٠١۔

کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے اَیام ہیں۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٤٧/٥٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ بۡنَ الۡخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ عَامَ الرَّمَادَةِ وَكَانَتۡ سَنَةً شَدِيۡدَةً مُلِمَّةً بَعۡدَ مَا اجۡتَهَدَ عُمَرُ فِي إِمۡدَادِ الۡأَعۡرَابِ بِالإِبِلِ وَالۡقَمۡحِ وَالزَّيۡتِ مِنَ الۡأَرۡيَافِ كُلِّهَا، حَتّٰى بَلَّحَتِ الۡأَرۡيَافُ كُلُّهَا مِمَّا جَهَدَهَا ذٰلِکَ. فَقَامَ عُمَرُ يَدۡعُوۡ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجۡعَلۡ رِزۡقَهُمۡ عَلٰى رُؤُوۡسِ الۡجِبَالِ. فَاسۡتَجَابَ اللهُ لَهُ وَلِلۡمُسۡلِمِيۡنَ. فَقَالَ حِيۡنَ نَزَلَ بِهِ الۡغَيۡثُ: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ، فَوَاللهِ، لَوۡ أَنَّ اللهَ لَمۡ يُفَرِّجۡهَا مَا تَرَكۡتُ أَهۡلَ بَيۡتٍ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ لَهُمۡ سَعَةٌ إِلَّا أَدۡخَلۡتُ مَعَهُمۡ أَعۡدَادَهُمۡ مِنَ الۡفُقَرَاءِ. فَلَمۡ يَكُنِ اثۡنَانِ يَهۡلِكَانِ مِنَ الطَّعَامِ عَلٰى مَا يُقِيۡمُ وَاحِدًا.

رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ فِي الۡأَدَبِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قحط والے سال اور یہ سال بہت سخت اور مصیبت والا تھا، بعد اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیہاتیوں سے اونٹ، گندم، تیل لے کر بدوؤں کی مدد کی، یہاں تک کہ تمام دیہاتی اس وجہ سے تھک ہار گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! ان کا رزق پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور مسلمانوں کے حق میں ان کی دعا قبول فرمائی اور جب بارش نازل ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، خدا کی قسم! اگر مالی تنگی کا یہ دور ختم نہ ہوتا تو

٥٣: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/١٩٨، الرقم/٥٦٢، والنميري في أخبار المدينة/٣٩٢، الرقم/١٢٣٨، والتميمي في الجرح والتعديل، ١٩٢/١۔

میں مسلمانوں کا کوئی ایک گھر بھی ایسا نہ چھوڑتا جس میں کھانا موجود ہو مگر یہ کہ اس کے افراد کو گن کر اتنے ہی ضرورت مندوں کو حکماً اس میں داخل کر دیتا (تاکہ وہ ان کے کھانوں میں شریک ہوں) کیونکہ ایک شخص کا کھانا دو کو ہلاک ہونے سے بچا لیتا ہے۔

اِسے امام بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنِ الْإِمَامِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: تَعَاهَدُوْا إِخْوَانَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ. فَإِنْ كَانُوْا مَرْضٰى فَعُوْدُوْهُمْ، وَإِنْ كَانُوْا مَشَاغِيْلَ فَأَعِيْنُوْهُمْ، وَإِنْ كَانُوْا نَسُوْا فَذَكِّرُوْهُمْ.(1)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ اپنے بھائیوں کی تین دن بعد ہمیشہ خبر گیری کیا کرو، اگر وہ بیمار ہوں تو اُن کی عیادت کرو، اگر وہ کسی کام میں مشغول ہوں تو اُن کی مدد کرو، اور اگر وہ (کوئی ضروری کام) بھول گئے ہوں تو اُنہیں یاد دلاؤ۔

اِسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الأولیاء' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الْإِمَامِ أَبِي حَمْزَةَ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْإِخْوَانِ فِي اللهِ ﷻ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْعَامِلُوْنَ بِطَاعَةِ اللهِ ﷻ، اَلْمُتَعَاوِنُوْنَ عَلٰى أَمْرِ اللهِ ﷻ وَإِنْ تَفَرَّقَتْ دُوْرُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ.(2)

---

(1) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٩٨، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/١٧٦۔

(2) ابن أبي الدنيا في الإخوان/٩٩، الرقم/٤٩، وابن قدامة في المتحابين في الله/٧٨، الرقم/١٠٤۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الإِخْوَانِ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُتَحَابِّيْنَ.

امام ابوحمزہ شیبانی سے اللہ کی خاطر اُخوت رکھنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اَحکام پرعمل کرنے میں (اپنے بھائیوں کے) مددگار ہیں، اگرچہ اُن کے گھر اور جسم ایک دوسرے سے دور ہی کیوں نہ ہوں۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'الإخوان' میں روایت کیا ہے اور ابن قدامہ نے 'المتحابين في الله' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْمَاوَرْدِيُّ: قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ: مَنْ جَادَ لَكَ بِمَوَدَّتِهِ، فَقَدْ جَعَلَكَ عَدِيْلَ نَفْسِهِ. فَأَوَّلُ حُقُوْقِهِ اعْتِقَادُ مَوَدَّتِهِ، ثُمَّ إِيْنَاسُهُ بِالْاِنْبِسَاطِ إِلَيْهِ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ، ثُمَّ نُصْحُهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، ثُمَّ تَخْفِيْفُ الْأَثْقَالِ عَنْهُ، ثُمَّ مُعَاوَنَتُهُ فِيْمَا يَنُوْبُهُ مِنْ حَادِثَةٍ، أَوْ يَنَالُهُ مِنْ نَكْبَةٍ. فَإِنَّ مُرَاقَبَتَهُ فِي الظَّاهِرِ نِفَاقٌ، وَتَرْكَهُ فِي الشِّدَّةِ لُؤْمٌ.(١)

امام ماوردی فرماتے ہیں کہ بعض حکماء نے فرمایا: جو آپ کے ساتھ محبت ومودّت سے پیش آیا اُس نے آپ کو اپنا ہم نشین بنا لیا۔ اُس کا پہلا حق اُس کے اخلاص ومحبت پر یقین کرنا ہے، پھر جائز اُمور میں اُسے دل کی وسعت اور کشادگی کے ساتھ اپنا اُنس ومحبت مہیا کرنا ہے، پھر اُسے

(١) الماوردي في أدب الدنيا والدين/٢١٦۔

پوشیدہ اور اعلانیہ ہر حال میں نصیحت کرنا ہے، پھر اُس سے ہر قسم کے بوجھ کو دور کرنا ہے، پھر اُس سے مشکل یا مصیبت کو دور کرنے کے لیے اُس کی ہر ممکن مدد کرنا ہے، بے شک ظاہر میں اُس کی نگرانی کرنا منافقت ہے اور مشکل میں اُسے تنہا چھوڑ دینا (اور اس کی نگہبانی نہ کرنا) کم ظرفی ہے۔

قَضَاءُ حَوَائِجِ النَّاسِ

﴿لوگوں کی حاجت روائی﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ز وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتۃ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ o فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ o (القصص، ۲۸/۲۳-۲۴)

اور جب وہ مَدْیَن کے پانی (کے کنویں) پر پہنچے تو انہوں نے اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ ایک جانب دو عورتیں دیکھیں جو (اپنی بکریوں کو) روکے ہوئے تھیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ دونوں بولیں کہ ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلاسکتیں یہانتک کہ چرواہے (اپنے مویشیوں کو) واپس لے جائیں اور ہمارے والد عمر رسیدہ بزرگ ہیں o سو انہوں نے دونوں (کے ریوڑ) کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پلٹ گئے اور عرض کیا: اے رب! میں ہر اس بھلائی کا جو تو میری طرف اُتارے محتاج ہوں o

(۲) وَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ o (الذاريات، ۵۱/۱۹)

اور اُن کے اموال میں سائل اور محروم (سب حاجت مندوں) کا حق مقرر تھا o

(۳) مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي

الُقُرُبٰى وَالُيَتٰمٰى وَالُمَسٰكِيُنِ وَابُنِ السَّبِيُلِ كَیُ لَا يَكُوُنَ دُوُلَةًۢ بَيُنَ الُاَغُنِيَآءِ مِنكُمُ ط وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوُلُ فَخُذُوُهُ وَمَا نَهٰكُمُ عَنُهُ فَانُتَهُوُا ج وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِيُدُ الُعِقَابِo لِلُفُقَرَآءِ الُمُهٰجِرِيُنَ الَّذِيُنَ اُخُرِجُوُا مِنُ دِيَارِهِمُ وَاَمُوَالِهِمُ يَبُتَغُوُنَ فَضُلًا مِّنَ اللهِ وَرِضُوَانًا وَّيَنُصُرُوُنَ اللهَ وَرَسُوُلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوُنَo وَالَّذِيُنَ تَبَوَّؤُالدَّارَ وَالُاِيُمَانَ مِنُ قَبُلِهِمُ يُحِبُّوُنَ مَنُ هَاجَرَ اِلَيُهِمُ وَلَا يَجِدُوُنَ فِيُ صُدُوُرِهِمُ حَاجَةً مِّمَّآ اُوُتُوُا وَيُؤُثِرُوُنَ عَلٰٓى اَنُفُسِهِمُ وَلَوُ كَانَ بِهِمُ خَصَاصَةٌ ط وَمَنُ يُّوُقَ شُحَّ نَفُسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الُمُفُلِحُوُنَo

(الحشر، ٥٩/٧-٩)

جو (اَموالِ فَے) اللہ نے (قُرَیظہ، نَضِیر، فِدَک، خَیبر، عُرَینہ سمیت دیگر بغیر جنگ کے مفتوحہ) بستیوں والوں سے (نکال کر) اپنے رسول (ﷺ) پر لوٹائے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے ہیں اور (رسول ﷺ کے) قرابت داروں (یعنی بنو ہاشم اور بنو عبدالمطّلب) کے لیے اور (معاشرے کے عام) یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہیں (یہ نظامِ تقسیم اس لیے ہے) تاکہ (سارا مال صرف) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے (بلکہ معاشرے کے تمام طبقات میں گردش کرے) اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی زبانِ طعن نہ کھولو)، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo (مذکورہ بالا مالِ فَے) نادار مہاجرین کے لیے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال (اور جائیدادوں) سے باہر نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضاء و خوشنودی چاہتے ہیں اور (اپنے مال و وطن کی قربانی سے) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہی سچے مؤمن ہیںo (یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے

محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی با مراد و کامیاب ہیں٥

اَلْحَدِيْث

٥٤/٤٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ. مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے (یعنی

٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ٢/٨٦٢، الرقم/٢٣١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ٤/١٩٩٦، الرقم/٢٥٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩١، الرقم/٤٦، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب المؤاخاة، ٤/٢٧٣، الرقم/٤٨٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ما جاء في الستر على المسلم، ٤/٣٤، الرقم/١٤٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٨، الرقم/٧٢٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٩١، الرقم/ ٥٣٣۔

بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا)۔ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٩/٥٥. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ اللهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں حضرت زید بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی میں (مصروف) رہتا ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُن کے رجال ثقہ ہیں۔

٥٠/٥٦. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ

٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١١٨، الرقم/٤٨٠٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٣، والعسقلاني في المطالب العالية، ٥/٧١٥۔

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٥٠، الرقم/٢٧٥٨٣، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الذب عن عرض المسلم، ٤/٣٢٧، الرقم/١٩٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٦٨، الرقم/١٦٤٦١۔

عِرْضِ أَخِيْهِ، رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ ﷺ، وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کو بچائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے چہرے کو آگ سے بچائے گا۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اِس باب میں حضرت اسماء بنت یزید ﷺ سے بھی روایت مذکور ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

٥١/٥٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَشٰى إِلٰى حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً إِلٰى أَنْ يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ فَارَقَهُ، فَإِنْ قُضِيَتْ حَاجَتُهُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَإِنْ هَلَكَ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے لیے جاتا ہے (یعنی اپنی جان کی پروا کیے بغیر دوڑ دھوپ کرتا ہے، مارچ کرتا ہے اور اَن تھک جد و جہد کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ اس کی واپسی تک اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس کے پاس واپس نہ لوٹ آئے۔ اگر اُس کے ہاتھوں

٥٧: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٧٥/٥، الرقم/٢٧٨٩، وذكره ابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ٧٠٣/٥، الرقم/٩٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٠/٨۔

اُس کا کام مکمل ہو جائے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلنے کے دن تھا۔ اور اگر اس (جد و جہد اور march کے) دوران ہی وہ فوت ہو جائے تو بلا حساب جنت میں جائے گا۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۵۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ إِلٰى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيْرِ عَسِيْرٍ، أَجَازَهُ اللهُ عَلٰى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کسی اچھے کام کے لیے حاکم تک پہنچائے یا اُس کی کوئی مشکل آسان کرنے کا وسیلہ بنے (یعنی لوگوں کے دکھ درد اور آلام و مصائب کا مداوا کرنے کے لیے فرماں روا کے سامنے مطالبات رکھے اور عامۃ الناس کے حقوق کی بحالی کے لیے جہد مسلسل کرے)، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قدموں کے پھسلنے کے وقت اسے (پل) صراط سے محفوظ طریقے سے گزرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے گا۔

اِسے امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۲/۲۸۷، الرقم/۵۳۰، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۳۰۷، الرقم/۵۳۷، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۳۱٦، الرقم/۵۳۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱٦۷، الرقم/۱٦٤۵۷، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۵۰۵، الرقم/۲۰٦۹۔

٥٩/٥٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنِ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْماً ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَـلَاثَةَ خَنَادِقَ: كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی (مسلمان) بھائی کے کام کے لیے چل کر گیا (یعنی مخلوقِ خدا کے حقوق کی بحالی کے لیے جلسہ وجلوس نکالا، march کیا، دھرنا دیا اور حد درجہ مصائب و تکالیف برداشت کیں) تو یہ اس کے لیے دس سال تک اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔ اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ اُس بندے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ قائم فرما دیتا ہے، جن میں ہر خندق کا (دوسری سے) فاصلہ مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، جب کہ ہیثمی نے کہا ہے: اس کی سند جید ہے۔

٦٠/٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ. يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ. أُولٰئِکَ الْآمِنُوْنَ

٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٢١، الرقم/٧٣٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٢٤، الرقم/٣٩٦٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٣، الرقم/٣٩٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٢۔

٦٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٥٨، الرقم/١٣٣٣٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١١٧، الرقم/١٠٠٧-١٠٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٢، الرقم/٣٩٦٦، ←

مِنْ عَذَابِ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جسے اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ بندگانِ خدا اپنی حاجات (کی تکمیل کے لیے) حالتِ پریشانی میں اِن کے پاس آتے ہیں اور یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

اِسے امام طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٦١/٥٥. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ أَقْوَامًا اخْتَصَّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ، يُقِرُّهُمْ فِيْهَا مَا بَذَلُوْهَا، فَإِذَا مَنَعُوْهَا نَزَعَهَا عَنْهُمْ، فَحَوَّلَهَا إِلٰى غَيْرِهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے خصوصی نعمتوں سے نواز رکھا ہے کیونکہ وہ اس کے بندوں کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ ان کے کام آتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ انعامات ان پر قائم رکھتا ہے اور جب وہ اس سے رُک جاتے ہیں تو وہ بھی اپنے انعامات ان سے واپس لے لیتا ہے اور انہیں ایسے لوگوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے (جو اُس کی

.... وقال: رواه أبو الشيخ ابن حبان في كتاب الثواب وابن أبي الدنيا في كتاب اصطناع المعروف، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٢/٨۔

٦١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٢٨/٥، الرقم/٥١٦٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١١٧/٦، الرقم/٧٦٦٢۔

مخلوق کے لیے نفع بخش ہوتے ہیں)۔

اِسے امام طبرانی نے اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦٢/٥٦. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ أَقْوَامٍ نِعَمًا، يُقِرُّهَا عِنْدَهُمْ مَا كَانُوا فِي حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا لَمْ يَمَلُّوْهُمْ، فَإِذَا مَلُّوْهُمْ نَقَلَهَا إِلٰى غَيْرِهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں اور وہ اُنہیں اس وقت تک ان پر برقرار رکھتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کے کام آتے رہتے ہیں اور ان سے اُکتاتے نہیں۔ جب وہ اُن سے اُکتا جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے (جو دوسروں کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٥٧. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَاجِبِ الْمَغْفِرَةِ

٦٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٨٦، الرقم/٨٣٥٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٢۔

٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٥٣، الرقم/٨٢٤٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/٨٥، الرقم/٢٧٣٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٧٩، الرقم/١١٣٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٩٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٥، الرقم/٣٩٨١۔

إِدْخَالُكَ السُّرُوْرَ عَلٰى أَخِيْكَ الْمُسْلِمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت حسن بن علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کسی مسلمان بھائی کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا تمہیں مغفرت کا مستحق بنانے والے کاموں میں سے ہے۔

اِسے امام طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٥٨/٦٤. عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَدْخَلَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سُرُوْرًا لَمْ يَرْضَ اللهُ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (رضاے اِلٰہی کے حصول کے لیے) کسی مسلمان گھرانے کو خوش کرتا ہے (یعنی ان کے حقوق کے لیے کوشش کرتا ہے، مصائب و آلام سے گزرتا ہے اور انتہائی جد و جہد کرتا رہتا ہے)، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت سے کم کوئی اَجر پسند نہیں فرماتا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٩/٦٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ

٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٨٩/٧، الرقم/٧٥١٩، وأيضًا في المعجم الصغير، ١٣٢/٢، الرقم/٩١٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٣/٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٥/٣، الرقم/٣٩٨٤۔

٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧١/١١، الرقم/١١٠٧٩، ←

إِلَى اللهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے افضل کام (اُس کی رضا کے لیے) کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے (یعنی اُس کی مصیبتیں دور کرنا اور اُسے آرام وسکون پہنچانا)۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٦/٦٠. وَفِي رِوَايَةِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ، قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ أَدْخَلَ سُرُوْرًا إِلَّا خَلَقَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ السُّرُوْرِ مَلَكًا، يَعْبُدُ اللهَ وَيُمَجِّدُهٗ وَيُوَحِّدُهٗ. فَإِذَا صَارَ الْمُؤْمِنُ فِي لَحْدِهٖ، أَتَاهُ السُّرُوْرُ الَّذِي أَدْخَلَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ: أَمَا تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُوْلُ لَهٗ: مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: أَنَا السُّرُوْرُ الَّذِي أَدْخَلْتَنِي عَلٰى فُلَانٍ. أَنَا الْيَوْمُ أُوْنِسُ وَحْشَتَكَ، وَأُلَقِّنُكَ حُجَّتَكَ، وَأُثَبِّتُكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، وَأَشْهَدُ بِكَ مَشْهَدَ الْقِيَامَةِ، وَأَشْفَعُ لَكَ مِنْ رَبِّكَ وَأُرِيْكَ مَنْزِلَتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

ایک روایت میں حضرت جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے **مرفوعاً** روایت

.... وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/٤٥، الرقم/٧٩١١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٥، الرقم/٣٩٨٣۔

٦٦: أخرجه ابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/٩٧، الرقم/١١٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ٦/١٨٤، الرقم/١٦٤٠٩۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مومن (اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خوش نودی کے لیے) کسی انسان کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس خوشی سے ایک فرشتہ تخلیق فرما دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، اُس کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اُس کی توحید کا اظہار کرتا ہے۔ جب وہ مومن اپنی قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ مسرت (بصورتِ فرشتہ) اُس کے پاس آتی ہے جو اُس نے کسی انسان کو پہنچائی تھی اور اُسے کہتی ہے: کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ اُسے پوچھتا ہے: تم کون ہو؟ وہ فرشتہ کہتا ہے: میں وہ مسرت ہوں جو تم نے فلاں شخص کو پہنچائی تھی۔ آج میں تمہاری وحشت دور کروں گا، تمہیں تمہاری حجت تلقین کروں گا، قولِ ثابت کے ساتھ تمہیں ثابت قدم رکھوں گا، قیامت میں تمہاری گواہی دوں گا، تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کروں گا اور تمہیں جنت میں تمہارا مقام دکھاؤں گا۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

٦٧/٦١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَی اللهِ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَی اللهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَی اللهِ تَعَالٰی أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَی اللهِ تَعَالٰی سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلٰی مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ شَهْرًا، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ مَشٰی مَعَ أَخِيْهِ فِي حَاجَةٍ حَتّٰی يَتَهَيَّأَ لَهُ أَثْبَتَ اللهُ قَدَمَهُ يَوْمَ

٦٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤٥٣/١٢، الرقم/١٣٦٤٦، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١٣٩/٦، الرقم/٦٠٢٦، وذكره←

تَزُوْلُ الْأَقْدَامُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ شخص کون ہے اور اَعمال میں سے سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ نفع بخش ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ترین عمل تمہارا کسی مسلمان کو خوش کرنا، اس کی تکلیف دور کرنا یا اُس کا قرضہ ادا کرنا یا اُس کی بھوک کو مٹانا ہے۔ ایک مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے اُس کے ساتھ جانا مجھے اِس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ جس نے اپنے غصے کو روکا اللہ تعالیٰ اُس کی عزت کی حفاظت فرمائے گا، جو شخص طاقت ہونے کے باوجود غصہ پی جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کا دل (خوشی و مسرت سے) باغ باغ کر دے گا اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کی خاطر اُس کے ساتھ چل کر جائے حتیٰ کہ اُسے پورا کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس دن اُس کے قدم مضبوط رکھے گا جس دن (یعنی روزِ قیامت کو) قدم (پل صراط سے) پھسل رہے ہوں گے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨/٦٢. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَضٰى لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَاجَةً كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ خَدَمَ اللهَ عُمْرَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

.... المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٥، الرقم/٣٩٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩١۔

٦٨: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٣/١٩٦، الرقم/٢٠٦٨،←

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی پوری زندگی صرف کردی (یعنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت و نصرت میں لگا دی)۔

اِسے امام طبرانی نے اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

٦٣/٦٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَلْطَفَ مُؤْمِنًا أَوْ قَامَ لَهُ بِحَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، صَغُرَ ذَاکَ أَوْ كَبُرَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُخْدِمَهُ خَادِمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی پر شفقت کی یا اُس کی کوئی دُنیاوی یا اُخروی حاجت پوری کی - خواہ چھوٹی تھی یا بڑی - اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے روزِ قیامت ایک خادمِ خاص عطا فرمائے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنِ الإِمَامِ مَالِکِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: بَعَثَ الْحَسَنُ مُحَمَّدَ بْنَ

.... والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤٣، الرقم/٢٠٨٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/١١٤، الرقم/١١٢٤۔

٦٩: أخرجه ابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/٥٤، الرقم/٤٦۔

نُوحٍ وَحُمَيْدَ الطَّوِيْلَ فِي حَاجَةٍ لِأَخِيْهِ، فَقَالَ: مُرُوْا ثَابِتَ الْبُنَانِيَّ فَأَشْخَصُوْا بِهِ مَعَكُمْ. فَقَالَ لَهُمْ ثَابِتٌ: إِنِّي مُعْتَكِفٌ. فَرَجَعَ حُمَيْدٌ إِلَى الْحَسَنِ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ ثَابِتٌ. فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: يَا عَمِيْشُ، أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ مَشْيَكَ فِي حَاجَةِ أَخِيْكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حَجَّةٍ بَعْدَ حَجَّةٍ؟(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ فِي الْجَامِعِ.

امام مالک بن دینار سے روایت ہے کہ امام حسن بصری نے محمد بن نُوح اور حُمَید الطّویل کو کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے بھیجا اور اُنہیں فرمایا کہ ثابت بنانی کے پاس جاؤ اور اُسے بھی اپنے ساتھ شامل کر لو۔ حضرت ثابت نے اُنہیں (جواباً) کہا: میں (نفلی) اعتکاف میں ہوں۔ حضرت حُمید، امام حسن بصری کے پاس واپس آئے اور اُنہیں حضرت ثابت کے جواب سے مطلع فرمایا۔ امام حسن بصری نے فرمایا: اُس کے پاس واپس جاؤ اور اُسے کہو: اے عمیش! کیا تم نہیں جانتے کہ کسی بھائی کی حاجت روائی کے لیے تمہارا چل کر جانا (یعنی جد و جہد کرنا، جلسہ و ریلی اور مارچ میں شرکت کرنا)، تمہارے لیے یکے بعد دیگرے مسلسل حج کرنے سے بہتر ہے (اور تم اعتکاف کی بات کر رہے ہو)؟

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'قضاء الحوائج' میں اور ابن رجب حنبلی نے 'جامع العلوم والحکم' میں روایت کیا ہے۔

---

(١) ابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/٨٩، الرقم/١٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤١۔

عَنِ الدَّاوَرْدِيِّ قَالَ: قِيْلَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: مَا بَلَغَ مِنْ كَرَمِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ؟ قَالَ: كَانَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ دُوْنَ النَّاسِ. هُوَ وَالنَّاسُ فِي مَالِهِ شُرَكَاءُ. مَنْ سَأَلَهُ شَيْئًا أَعْطَاهُ، وَمَنِ اسْتَمْنَحَهُ شَيْئًا مَنَحَهُ إِيَّاهُ، لَا يَرٰى أَنَّهُ يَفْتَقِرُ فَيَقْتَصِرُ، وَلَا يَرٰى أَنَّهُ يَحْتَاجُ فَيَدَّخِرُ. [1]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي قَضَاءِ الْحَوَائِجِ.

حضرت داوردی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے پوچھا گیا: عبد اللہ بن جعفر کی سخاوت کا کیا عالم تھا؟ آپ نے فرمایا: اُن کا کوئی مال لوگوں سے پوشیدہ نہ تھا۔ گویا لوگ اُن کے مال میں شریک تھے۔ جو کوئی اُن سے کسی چیز کا سوال کرتا وہ عطا کر دیتے، طلب گار کی ہر طلب پوری کر دیتے، فقر کے ڈر سے کبھی بخل نہیں کرتے تھے اور نہ ہی محتاجی کے ڈر سے ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'قضاء الحوائج' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ أَسْمَاءَ بْنِ خَارِجَةَ (هُوَ التَّابِعِيُّ وَسَمِعَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ وَغَيْرِهِمَا) قَالَ: مَا شَتَمْتُ أَحَدًا قَطُّ وَلَا رَدَدْتُ سَائِلًا قَطُّ. [2]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي قَضَاءِ الْحَوَائِجِ.

حضرت اسماء بن خارجہ (جو کہ جلیل القدر تابعی تھے اور سیدنا علی ﷺ

---

(۱) ابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/ ٦٠، الرقم/ ٥٩۔

(۲) ابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/ ٦١، الرقم/ ٦١۔

اورعبد اللہ بن مسعود ﷛ کے شاگرد تھے) بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی اور نہ ہی کسی حاجت مند کو خالی ہاتھ لوٹایا ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'قضاء الحوائج' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ: مَا رَدَدْتُ أَحَدًا عَنْ حَاجَةٍ أَقْدِرُ عَلٰى قَضَائِهَا وَلَوْ كَانَ فِيْهَا ذَهَابُ مَالِي. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي قَضَاءِ الْحَوَائِجِ.

امام محمد بن واسع بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کی حاجت روائی پر میں قادر ہوں اُسے میں نے کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹایا، چاہے اُس کی حاجت روائی میں میرا سارا مال ہی کیوں نہ خرچ ہو جائے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'قضاء الحوائج' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ صُهْبَانَ: كَانَ يُقَالُ: أَوَّلُ الْمَوَدَّةِ: طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَالثَّانِيَةُ: التَّوَدُّدُ، وَالثَّالِثَةُ: قَضَاءُ حَوَائِجِ النَّاسِ. (۲)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الإِخْوَانِ.

امام ابو جعفر بن صہبان بیان کرتے ہیں: (سلف صالحین کے زمانے میں) یہ کہا جاتا تھا: مودت کی پہلی نشانی خندہ روئی (یعنی مسکراتے چہرے سے ملنا) ہے، دوسری نشانی (اللہ کی مخلوق سے) محبت و الفت ہے اور تیسری نشانی لوگوں کی حاجات کو پورا کرنا ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'الإخوان' میں روایت کیا ہے۔

---

(۱) ابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج/٦٤، الرقم/٦٧۔

(۲) ابن أبي الدنيا في الإخوان/١٩١، الرقم/١٣٨۔

إِطْعَامُ الطَّعَامِ

﴿ کھانا کھلانا ﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ج فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ط فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (المائدة، ۵/ ۸۹)

اللہ تمہاری بے مقصد (اور غیر سنجیدہ) قَسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرماتا لیکن تمہاری ان (سنجیدہ) قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم (ارادی طور پر) مضبوط کر لو، (اگر تم ایسی قَسم کو توڑ ڈالو) تو اس کا کفّارہ دس مسکینوں کو اوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا (اسی طرح) ان (مسکینوں) کو کپڑے دینا ہے یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی کو) آزاد کرنا ہے، پھر جسے (یہ سب کچھ) میسّر نہ ہو تو تین دن روزہ رکھنا ہے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے جب تم کھا لو (اور پھر توڑ بیٹھو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو، اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتیں خوب واضح فرماتا ہے تا کہ تم (اس کے احکام کی اطاعت کر کے) شکر گزار بن جاؤ○

(۲) وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط

كَذٰلِکَ سَخَّرْنٰـهَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَo (الحج، ۲۲/ ۳٦)

اور قربانی کے بڑے جانوروں (یعنی اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنا دیا ہے ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے پس تم (انہیں) قطار میں کھڑا کرکے (نیزہ مار کر نحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤo

(۳) فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاج فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًاط ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖط وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللهِط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌo (المجادلة، ۵۸/ ٤)

پھر جسے (غلام یا باندی) میسّر نہ ہو تو دو ماہ متواتر روزے رکھنا (لازم ہے) قبل اِس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مَس کریں، پھر جو شخص اِس کی (بھی) طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)، یہ اِس لیے کہ تم اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھو۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہےo

(٤) وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًاo اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًاo (الدهر، ۷٦/ ۸-۹)

اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواست گار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیںo

(٥) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَکُّ رَقَبَةٍ ○ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ○ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ اَوْ مِسْکِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○

(البلد، ٩٠/١١-١٦)

وہ تو (دینِ حق اور عملِ خیر کی) دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا○ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ (دینِ حق کے مجاہدہ کی) گھاٹی کیا ہے○ وہ (غلامی و محکومی کی زندگی سے) کسی گردن کا آزاد کرانا ہے○ یا بھوک والے دن (یعنی قحط و اَفلاس کے دور میں غریبوں اور محروم المعیشت لوگوں کو) کھانا کھلانا ہے (یعنی ان کے معاشی تعطّل اور ابتلاء کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے)○ قرابت دار یتیم کو○ یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے○

اَلْحَدِيْث

٧٠/٦٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، ١/١٣، الرقم/١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم/٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم/٥١٩٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب أي الإسلام خير، ٦/١٠٧، الرقم/٥٠٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، ٢/١٠٨٣، الرقم/٣٢٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٥٨، الرقم/٥٠٥.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما **سے روایت ہے** کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٥/٧١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان کوئی پودا اُگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان یا مویشی کھاتے ہیں تو وہ اس کے حق میں صدقہ شمار ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٦/٧٢. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ

٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه، ٢/٨١٧، الرقم/٢١٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، ٣/١١٨٩، الرقم/١٥٥٣۔

٧٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، ٣/١١٨٨، الرقم/١٥٥٢۔

فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا اُگاتا ہے تو اس میں سے جو کچھ کھایا جائے وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے، جو کچھ اس سے چوری ہو وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے، اور اس میں سے جو درندے کھائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے، اور جو کچھ پرندے کھائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ سو اس طرح جس شخص کا مال جتنا بھی کم ہوگا یا کھایا جائے گا وہ اس کا صدقہ شمار ہوگا (کیونکہ اس سے انسانوں، جانوروں اور پرندوں کو فائدہ پہنچا ہے)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قیامت کے دن تک اس کے لیے صدقہ ہوگا۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٧/٧٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربِّ رحمٰن کی

٧٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في فضل إطعام الطعام، ٤/٢٨٧، الرقم/١٨٥٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٩، الرقم/٣٥٥۔

عبادت کرو، (مخلوقِ خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرنے کو رواج دو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کرتے ہوئے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

إِكْسَاءُ الْفَقِيْرِ

﴿فقیر کو لباس پہنانا﴾

اَلْقُرْآن

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ج فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ط فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (المائدة، ٥/٨٩)

اللہ تمہاری بے مقصد (اور غیر سنجیدہ) قَسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرماتا لیکن تمہاری ان (سنجیدہ) قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم (ارادی طور پر) مضبوط کر لو، (اگر تم ایسی قَسم کو توڑ ڈالو) تو اس کا کفّارہ دس مسکینوں کو اوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا (اسی طرح) ان (مسکینوں) کو کپڑے دینا ہے یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی کو) آزاد کرنا ہے، پھر جسے (یہ سب کچھ) میسّر نہ ہو تو تین دن روزہ رکھنا ہے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے جب تم کھا لو (اور پھر توڑ بیٹھو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو، اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتیں خوب واضح فرماتا ہے تا کہ تم (اس کے احکام کی اطاعت کر کے) شکر گزار بن جاؤ○

اَلْحَدِيْث

٦٨/٧٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ، أَطْعَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَأٍ، سَقَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ، كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔ جو مومن کسی دوسرے مومن کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رحیق مختوم (سر بہ مہر شرابِ طہور) پلائے گا، اور جو مومن کسی بے لباس مومن کو لباس پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔

اِسے امام ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٦٩/٧٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٧٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ٢/١٣٠، الرقم/١٦٨٢، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ٨، ٤/٦٣٣، الرقم/٢٤٤٩۔

٧٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب ٤١، ٤/٦٥١، ←

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کو لباس پہنائے گا، وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں رہے گا جب تک پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہا۔

اِسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٠/٧٦. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِدْخَالُکَ السُّرُوْرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ، أَوْ كَسَوْتَ عُرْيَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (سب سے افضل کام) تیرا کسی مومن کو خوشی مہیا کرنا ہے۔ (وہ اِس طرح کہ) تو (کھانا کھلا کر) اُس کی بھوک کو مٹا دے یا اس کے (افلاس کی وجہ سے) ننگے بدن کو لباس پہنا کر ڈھانپ دے یا تو اس کی کوئی (اور) ضرورت پوری کر دے۔

اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم/٢٤٨٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٩٧/١٢، الرقم/١٢٥٩١۔

٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٢/٥، الرقم/٥٠٨١۔

اَلتَّيْسِيْرُ عَلَى الْمُعْسِرِ وَالْوَضْعُ عَنْهُ

﴿تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرنا اور اُس کا قرض معاف کر دینا﴾

اَلْقُرْآن

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ط وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌلَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o (البقرة، ۲/ ۲۸۰)

اور اگر قرضدار تنگدست ہو تو خوشحالی تک مہلت دی جانی چاہیے، اور تمہارا (قرض کو) معاف کر دینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں معلوم ہو (کہ غریب کی دلجوئی اللہ کی نگاہ میں کیا مقام رکھتی ہے)o

اَلْحَدِيْث

۷۷/ ۷۱. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَقَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. قَالُوْا: تَذَكَّرْ. قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي: أَنْ يُنْظِرُوْا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ. قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: تَجَوَّزُوْا عَنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۷۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب من أنظر موسرا، ۲/ ۷۳۱، الرقم/ ۱۹۷۱، ومسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر، ۳/ ۱۱۹٤، الرقم/ ۱۵٦۰۔

حضرت حذیفہ ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں کا واقعہ ہے کہ فرشتوں نے ایک شخص کی روح قبض کی۔ پھر انہوں نے (اس سے) پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کرو۔ اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے خادموں سے کہتا تھا کہ وہ تنگ دست کو مہلت دیں اور مالدار سے درگزر کریں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے (فرشتوں سے) فرمایا: تم (بھی) اس سے درگزر کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۷۲/۷۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی

۷۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ۲۰۷٤/٤، الرقم/۲٦۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۲/۲، الرقم/۷٤۲۱، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في المعونة للمسلم، ۲۸۷/٤، الرقم/٤۹٤٦، والترمذي في السنن، كتاب القراءات، باب ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف، ۱۹۵/۵، الرقم/۲۹٤۵، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ۸۲/۱، الرقم/۲۲۵۔

مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے ایک مشکل دور کر دے گا، اور جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرمائے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۷۳/۷۹. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: مَنۡ أَنۡظَرَ مُعۡسِرًا أَوۡ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ تَحۡتَ ظِلِّ عَرۡشِهٖ يَوۡمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَالتِّرۡمِذِيُّ وَاللَّفۡظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جبکہ اُس دن اُس کی رحمت کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اِسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

۷۴/۸۰. عَنِ ابۡنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: مَنۡ أَرَادَ أَنۡ تُسۡتَجَابَ

۷۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۹/۲، الرقم/۸۶۹۶، والترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في أنظار المعسر والرفق به، ۵۹۹/۳، الرقم/۱۳۰۶، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۸۱/۱، الرقم/۴۵۹۔

۸۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۳/۲، الرقم/۴۷۴۹، وعبد بن حميد في المسند، ۲۶۲/۱، الرقم/۸۲۶۔

دَعْوَتُهُ وَأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور اس کی مشکل دور کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست (یا مقروض) کے لیے آسانی پیدا کرے۔

اِسے امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٧٥/٨١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا - فَأَوْمَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِيَدِهٖ إِلَى الْأَرْضِ - مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، وَقَاهُ اللهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور آپ ﷺ اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ ابو عبد الرحمٰن نے بھی اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کیا۔ جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تیز لُو سے بچائے گا۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧٦/٨٢. عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

٨١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢٧، الرقم/٣٠١٧۔

٨٢: ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقة، باب إنظار المعسر، ٢/٨٠٨، الرقم/٢٤١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٦٧، الرقم/٣٧٦، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٦/٢٧، الرقم/١٠٩١٧۔

أَحَبَّ أَنْ يُظِلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا أَوْ لِيَضَعْ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

صحابیِ رسول حضرت ابو الیَسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اسے اپنے سائے میں لے، تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔

اِسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٧/٨٣. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے دے تو گویا اس کا ایک مرتبہ صدقہ کرنا شمار ہو گیا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧٨/٨٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا: اَلصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ

٨٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقات، باب القرض، ٢/٨١٢، الرقم/٢٤٣٠۔

٨٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقات، باب القرض، ٢/٨١٢، الرقم/٢٤٣١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٦، الرقم/٦٧١٩۔

عَشَرَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا بَالُ الْقَرْضِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لِأَنَّ السَّائِلَ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ، وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ إِلَّا مِنْ حَاجَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (معراج کی) جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! قرض دینا صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ جبرائیل نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ (بعض اوقات) بھیک مانگنے والے کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے پھر بھی وہ بھیک مانگ لیتا ہے (اور یہ کہ اُسے معلوم ہے کہ بھیک واپس نہیں کی جاتی) جبکہ قرض مانگنے والا بغیر حاجت کے قرض نہیں مانگتا (اور اُسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرض واپس بھی کرنا ہے)۔

اِسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِي

خِدْمَةُ الْبَشَرِيَّةِ عَبْرَ حُسْنِ التَّعَامُلِ مَعَ النَّاسِ

﴿لوگوں کے ساتھ حسنِ معاملات کے ذریعے خدمتِ انسانیت﴾

اَلْأُخُوَّةُ وَالْمَوَدَّةُ فِي الْمُجْتَمَعِ

﴿معاشرہ میں باہمی اُخوت ومودّت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

(آل عمران، ۳/ ۱۰۳)

اورتم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہوگئے، اور تم (دوزخ کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر (پہنچ چکے) تھے پھر اس نے تمہیں اس گڑھے سے بچا لیا، یوں ہی اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ○

(۲) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ؕ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ (آل عمران، ۳/ ۱۵۹)

(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان

سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo

(٣) وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌo وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍo (حم السجدة، ٤١/ ٣٤-٣٥)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمہارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گاo اور یہ (خوبی) صرف اُنہی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ (توفیق) صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہوتا ہےo

(٤) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo (الحجرات، ٤٩/ ١٠)

بات یہی ہے کہ (سب) اہلِ ایمان (آپس میں) بھائی ہیں۔ سو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo

اَلْحَدِیْث

١/٨٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ. مَنْ کَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ کَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهٖ. وَمَنْ فَرَّجَ

٨٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ٢/ ٨٦٢، الرقم/ ٢٣١٠، ومسلم في الصحيح، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ٤/ ١٩٩٦، ←

....

عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے (یعنی بے یار و مدد گار نہیں چھوڑتا)۔ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٨٦. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... الرقم/٢٥٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩١، الرقم/٥٦٤٦، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب المؤاخاة، ٤/٢٧٣، الرقم/٤٨٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ما جاء في الستر على المسلم، ٤/٣٤، الرقم/١٤٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٨، الرقم/٧٢٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٩١، الرقم/٥٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٩٤، الرقم/١١٢٩٢۔

٨٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحبّ لأخيه ما يحبّ لنفسه، ١/١٤، الرقم/١٣، ومسلم في ←

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۷/۳. عَنِ النُّعُمَانِ بُنِ بَشِيُرٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤُمِنِيُنَ فِي تَوَادِّهِمُ وَتَرَاحُمِهِمُ وَتَعَاطُفِهِمُ مَثَلُ الْجَسَدِ. إِذَا اشُتَكٰى مِنُهُ عُضُوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ وَاللَّفُظُ لِمُسُلِمٍ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنین کی مثال باہمی محبت، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے۔ چنانچہ جب جسم کے کسی بھی حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں (مبتلا

.... الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ۱/ ٦٧، الرقم/ ٤٥، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (٥٩)، ٤/ ٦٦٧، الرقم/ ٢٥١٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب علامة الإيمان، ٨/ ١١٥، الرقم/ ٥٠١٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/ ٢٦، الرقم/ ٦٦۔

۸۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة النّاس والبهائم، ٥/ ٢٢٣٨، الرقم، ٥٦٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤/ ١٩٩٩، الرقم/ ٢٥٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٧٠، الرقم/ ١٨٣٩٨، والبزار في المسند، ٨/ ٢٣٨، الرقم/ ٣٢٩٩۔

ہو کر) اس کا شریک ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۴/۸۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰی. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهِ مَلَکًا. فَلَمَّا أَتٰی عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ کَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا۔ جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی ادائیگی مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہے۔ تب اس فرشتے نے کہا: میں

۸۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ۱۹۸۸/۴، الرقم/۲۵۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۸/۲، ۴۶۲، الرقم/۹۲۸۰، ۹۹۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۱/۲، ۳۳۷، الرقم/۵۷۲، ۵۷۶، وأبويعلى في المعجم، ۲۱۱/۱، الرقم/۲۵۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۸/۶، الرقم/۹۰۰۴، وابن المبارك في الزهد، ۲۴۷/۱، الرقم/۷۱۰۔

تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥/٨٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ، قَالَ اللهُ ﷻ: طِبْتَ، وَطَابَ مَمْشَاکَ، وَتَبَوَّأْتَ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا (صرف اللہ تعالیٰ کے لیے) اُس کی زیارت کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرماتا ہے: تو پاک ہوا، تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہوا اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنا لی۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٩٠. عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ ﷺ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ. فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى

:٨٩ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٤، الرقم/٨٥١٧، وأيضًا في، ٢/٣٥٤، الرقم/٨٦٣٦، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في زيارة الإخوان، ٤/٣٦٥، الرقم/٢٠٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عاد مريضا، ١/٤٦٤، الرقم/١٤٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٢٨، الرقم/٢٩٦١۔

:٩٠ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٦٣، الرقم/٢٠٦٥٢، ←

بِهٖ. قَالَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي، وَلَوْ أَنْ تُکَلِّمَ أَخَاکَ وَوَجْهُکَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو جُرَی الهُجَيمِي بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم دیہات کے رہنے والے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسا عمل سکھائیں جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ ہمیں کثیر اَجر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کسی کام کو بھی حقیر نہ جانو، چاہے وہ اپنے برتن سے کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈالنے کا عمل ہی کیوں نہ ہو اور چاہے وہ عمل یہ ہی کیوں نہ ہو کہ جب تم اپنے بھائی سے بات کرو تو تمہارے چہرے پر اُس کے لیے مسکراہٹ ہو۔

اِسے امام احمد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷/۹۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ:...... إِنَّ کُلَّ مُسْلِمٍ أَخُ الْمُسْلِمِ. اَلْمُسْلِمُوْنَ إِخْوَةٌ. وَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ مِنْ مَالِ أَخِيْهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ. وَلَا تَظْلِمُوْا، وَلَا تَرْجِعُوْا مِنْ بَعْدِي کُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

.... والنسائي في السنن الکبری، ٥/٤٨٧، الرقم/٩٦٩٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٨١، الرقم/٥٢٢، وابن الجعد في المسند، ١/٤٥٤، الرقم/٣١٠٠، وذکره الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٣٥٠، الرقم/١٤٥٠۔

٩١: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب العلم، ١/١٧١، الرقم/٣١٨، ـــــ

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷟ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: ...... ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کے مال میں تصرف جائز نہیں سوائے اُس کے جو وہ اُسے اپنی خوشی سے عطا کر دے۔ (ایک دوسرے پر) ظلم نہ کرنا اور میرے بعد کفر میں مبتلا نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض دوسروں کی گردنیں کاٹنے لگیں۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

.... والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٢٨، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٢/٧٠٩۔

اَلدُّعَاءُ لِـلْإِخْوَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

﴿بھائیوں کی عدم موجودگی میں اُن کے لیے دعاے خیر کرنا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُo

(إبراهيم، ١٤/ ٤١)

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگاo

(۲) اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِo (غافر، ٤٠/ ٧)

جو (فرشتے) عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گِرد ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (یہ عرض کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لےo

(۳) وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ

رَّحِيْمٌo (الحشر، ۵۹/ ۱۰)

اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

اَلْحَدِيْث

۹۲/ ۸. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَکُ: وَلَکَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی اپنے بھائی کے لیے اُس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اِس کی مثل ہو (جس چیز کی دعا تو نے اپنے بھائی کے لیے کی ہے)۔

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۹۳/ ۹. وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَيِّدِي، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ

۹۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ۴/ ۲۰۹۴، الرقم/ ۲۷۳۲، وابن حبان في الصحيح، ۳/ ۲۶۸، الرقم/ ۹۸۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۵/ ۱۲۶، وذكره النووي في الأذكار، ۱/ ۳۱۹، الرقم/ ۱۲۱۱۔

۹۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة ـــــ

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ دَعَا لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهٖ: آمِيْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے آقا نے بیان کیا کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے بھائی کے لیے اُس کی غیر موجودگی میں دعا کی تو جو فرشتہ اس کے ساتھ مقرر ہے وہ کہتا ہے: آمین! تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔

اِسے امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۹٤. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ: وَلَکَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **کی بیان کردہ روایت میں ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اُس کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں:

.... والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/٢٠٩٤، الرقم/٢٧٣٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ٢/٨٩، الرقم/١٥٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٣، الرقم/٦٢٢٤، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/٩٥، الرقم/٧١٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٨٣، الرقم/٢٩٨۔

٩٤: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٣/٨٨، الرقم/٣٠٧، والطبراني في الدعاء، ١/٣٩٥، الرقم/١٣٢٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢/٤٧، الرقم/٣٣٦٠۔

تمہارے لیے بھی اِسی کی مثل ہے۔

اِسے امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں اور امام طبرانی نے ’الدعاء‘ میں روایت کیا ہے۔

١١/٩٥. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی دعا اِس قدر جلد قبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

١٢/٩٦. وَفِي رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دُعَاءُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ لَا يُرَدُّ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

٩٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ٢/٨٩، الرقم/١٥٣٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في دعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب، ٤/٣٥٢، الرقم/١٩٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم/٢٩١٥٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٦٥، الرقم/١٣٢٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٤، الرقم/٣٣١۔

٩٦: أخرجه البزار في المسند، ٩/٥٢، الرقم/٣٥٧٧، وذكره الهيثمي في ←

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھائی کی اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اُس کے لیے کی گئی دعا ردّ نہیں ہوتی۔

اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

١٣/٩٧. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعْوَتَانِ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللهِ تعالیٰ حِجَابٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمَرْءِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں ایسی ہیں جن کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا: (١) مظلوم کی دعا اور (٢) آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اُس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... مجمع الزوائد، ١٠/١٥٢، والهندي في كنز العمال، ٢/٤٣، الرقم/٣٣١٢، والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ٢/٦۔

٩٧: أخرجه الطبراني في المجعم الكبير، ١١/١١٩، الرقم/١١٢٣٢، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٩٥، الرقم/١٣٣٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٣٠، الرقم/٣٣٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٥٢، والهندي في كنز العمال، ٢/٤٤، الرقم/٣٣١٧۔

حُسْنُ الْعَهْدِ وَالْوَفَاءُ بِهٖ

﴿وعدوں کو بطریقِ اَحسن پورا کرنا﴾

اَلْقُرْآن

(١) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. (المائدة، ٥/١)

اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔

(٢) وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط اِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ○ (النحل، ١٦/٩١)

اورتم اللہ کا عہد پورا کر دیا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو پختہ کر لینے کے بعد انہیں مت توڑا کرو حالاں کہ تم اللہ کو اپنے آپ پر ضامن بنا چکے ہو، بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو○

(٣) وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا○ (الإسراء، ١٧/٣٤)

اور وعدہ پورا کیا کرو، بے شک وعدہ کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی○

اَلْحَدِيْث

٩٨/١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب علامة المنافق، ١/٢١، الرقم/٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان ←

حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷠ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار باتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔ (وہ چار خصلتیں یہ ہیں:) (۱) جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے، (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور (۴) جب جھگڑے تو بیہودہ گوئی کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۵/۹۹. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ ﷠، قَالَ: بَيْنَمَا

.... خصال المنافق، ١/٧٨، الرقم/٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨٩، الرقم/٦٧٦٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ٤/٢٢١، الرقم/٤٦٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في علامة المنافق، ٥/١٩، الرقم/٢٦٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب علامة المنافق، ٨/١١٦، الرقم/٥٠٢٠۔

٩٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩٧، الرقم/١٦١٠٣، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في بر الوالدين، ٤/٣٣٦، الرقم/٥١٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب صل من كان أبوك يصل، ٢/١٢٠٨، الرقم/٣٦٦٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/١٧١، الرقم/٧٢٦٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٦٥، الرقم/٧٩٧٦۔

أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ بَعْدَ مَوْتِهِمَا، أَبَرُّهُمَا بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، خِصَالٌ أَرْبَعَةٌ: اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَکَ إِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا، فَالَّذِي بَقِيَ عَلَيْکَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو اُسید مالک بن ربیعہ ساعدی ﷺ روایت کرتے ہیں: ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انصار کا ایک شخص حاضر ہوا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے والدین کی وفات کے بعد بھی نیکی کی کوئی صورت ہے جو میں اُن کے لیے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! چار صورتیں ہیں: اُن کے لیے دعا کرنا اور ان کے لیے مغفرت طلب کرنا، (اُن کے مرنے کے بعد) اُن کے وعدے پورے کرنا، اُن کے دوستوں کا احترام کرنا اور اُن کے خونی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ یہ وہ نیکیاں ہے جو ان کی وفات کے بعد ان کے لیے تمہارے اوپر لازم ہیں۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠٠/١٦. وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: کَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ ﷺ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَکَانَ يَسِيْرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ.

١٠٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١٣، الرقم/١٧٠٦٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الإمام يكون بينه وبين العدو، ٣/٨٣، الرقم/٢٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغدر، ٤/١٤٣، الرقم/١٥٨٠۔

فَإِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ أَوْ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ. وَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضي الله عنه. فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ. قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه بِالنَّاسِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سُلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں کے قریب جا پہنچے تا کہ جب معاہدہ ختم ہو تو ان پر حملہ کر دیں۔ اچانک انہوں نے ایک آدمی کو چوپائے یا گھوڑے پر سوار دیکھا جو کہہ رہا تھا: اللہ اکبر! عہد پورا کرو اور عہد شکنی نہ کرو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ شخص عمرو بن عَبَسہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس قول کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا: یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ اس معاہدہ کو ہرگز نہ توڑے اور نہ ہی ان کو تنگ کرے، جب تک کہ اس کی مدت ختم نہ ہو جائے یا وہ (دوسری قوم کی عہد شکنی کے جواب میں) برابری کے ساتھ اس معاہدہ کو اعلانیہ طور پر منسوخ کر دے (اور انہیں اس سے باقاعدہ آگاہ کر دے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس لوٹ گئے۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠١/ ١٧. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا نَقَضَ قَوُمٌ الْعَهُدَ قَطُّ إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَلَا ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوُمٍ قَطُّ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوُتُ، وَلَا مَنَعَ قَوُمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت بریدہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس میں قتل عام ہو جاتا ہے، جس قوم میں فحاشی ظاہر ہو جائے اس پر موت مسلط کر دی جاتی ہے اور جو قوم زکوٰۃ (صدقات و خیرات) کی ادائیگی بند کر دے تو اس پر بارش روک دی جاتی ہے۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

١٠٢/ ١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحَمُسَاءِ ﷺ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ، وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ، فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَنَسِيْتُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ. فَقَالَ: يَا فَتًى، لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ. أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت عبد اللہ بن ابی الحمساء ﷺ فرماتے ہیں: بعثت سے پہلے میں نے حضور نبی

١٠١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/١٣٦، الرقم: ٢٥٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٦، الرقم: ٦١٩٠۔

١٠٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في العدة، ٤/٢٩٩، الرقم/٤٩٩٦۔

اکرم ﷺ سے کوئی شے خریدی جس کی کچھ قیمت میری طرف باقی رہ گئی تھی۔ میں نے وعدہ کیا کہ (آپ انتظار کیجیے، میں بقیہ رقم) اسی جگہ لا کر دیتا ہوں۔ پھر میں بھول گیا اور مجھے تین دن بعد یاد آیا۔ میں گیا تو آپ ﷺ اُسی جگہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوان! تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں تین دن سے یہیں کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (آپ ﷺ نے اس جملہ کے علاوہ کسی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا۔)

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

سَتْرُ الْعُيُوْبِ وَحِفْظُ الْأَسْرَارِ

﴿دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی اور رازوں کی حفاظت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا لا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ○ (النور، ۲۴/ ۱۲)

ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اس (بہتان) کو سنا تھا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے بارے میں نیک گمان کر لیتے اور (یہ) کہہ دیتے کہ یہ کھلا (جھوٹ پر مبنی) بہتان ہے○

(۲) وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ○ (النور، ۲۴/ ۱۶)

اور جب تم نے یہ (بہتان) سنا تھا تو تم نے (اسی وقت) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لیے یہ (جائز ہی) نہیں کہ ہم اسے زبان پر لے آئیں (بلکہ تم یہ کہتے کہ اے اللہ!) تو پاک ہے (اس بات سے کہ ایسی عورت کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی محبوب زوجہ بنا دے) یہ بہت بڑا بہتان ہے○

(۳) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ م بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ○ (التحریم، ۶۶/ ۳)

اور جب نبی (مکرّم ﷺ) نے اپنی ایک زوجہ سے ایک رازدارانہ بات ارشاد فرمائی، پھر جب وہ اُس (بات) کا ذکر کر بیٹھیں اور اللہ نے نبی (ﷺ) پر اسے ظاہر فرما دیا تو نبی (ﷺ) نے انہیں اس کا کچھ حصّہ جتا دیا اور کچھ حصّہ (بتانے) سے چشم پوشی فرمائی، پھر جب نبی (ﷺ) نے انہیں اِس کی خبر دے دی (کہ آپ راز افشاء کر بیٹھی ہیں) تو وہ بولیں: آپ کو یہ کِس نے بتا دیا ہے؟ نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے بڑے علم والے بڑی آگاہی والے (رب) نے بتا دیا ہےo

(٤) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا. (الحجرات، ٤٩/١٢)

اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بے شک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے) اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو۔

(٥) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِo (الهمزة، ١٠٤/١)

ہر اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (روبرو) طعنہ زنی کرنے والا ہے (اور پسِ پشت) عیب جوئی کرنے والا ہےo

اَلْحَدِيْثُ

١٠٣/١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ. وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي

١٠٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ٢/٨٦٢، الرقم/٢٣١٠، ومسلم في ــــ

حَاجَتِهِ. وَمَنُ فَرَّجَ عَنُ مُسُلِمٍ كُرُبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنُهُ كُرُبَةً مِنُ كُرُبَاتِ يَوُمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنُ سَتَرَ مُسُلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوُمَ الْقِيَامَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے (یعنی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا)۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اس کی ایک مصیبت دور کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٤/ ٢٠. عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَسُتُرُ عَبُدٌ عَبُدًا فِي الدُّنُيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوُمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَالْحَاكِمُ.

.... الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ١٩٩٦/٤، الرقم/٢٥٨٠، أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب المؤاخاة، ٢٧٣/٤، الرقم/٤٨٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ما جاء في الستر على المسلم، ٣٤/٤، الرقم/١٤٢٦۔

١٠٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب بشارة من ستر الله تعالى عيبه في الدنيا بأن يستره في الآخرة، ٢٠٠٢/٤، الرقم/٢٥٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٤/٢، الرقم/ ٩٢٣٧، والحاكم في المستدرك، ٤٢٥/٤، الرقم/٨١٦٠۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص دنیا میں کسی کے عیب کا پردہ رکھے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب کا پردہ رکھے گا۔

اِسے امام مسلم، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠٥ / ٢١. عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا. فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ: إِنَّ جِيْرَانَنَا هٰؤُلَاءِ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ. فَقَالَ: دَعْهُمْ. ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى عُقْبَةَ ﷺ مَرَّةً أُخْرٰى، فَقُلْتُ: إِنَّ جِيْرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ. قَالَ: وَيْحَكَ دَعْهُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَآى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُوْدَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت کعب بن علقمہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو الہیثم کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر ﷺ کے کاتب حضرت دخین سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: ہمارے ہمسائے شراب پیتے تھے۔ میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے کہا کہ ہمارے یہ ہمسائے شراب پیتے ہیں۔ میں نے انہیں منع کیا ہے لیکن یہ باز نہیں آتے۔ میں ان کے لیے پولیس بلانے والا ہوں۔ حضرت عقبہ ﷺ نے فرمایا: انہیں (ان

١٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٤٧، الرقم/١٧٣٧٠، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في الستر على المسلم، ٤/٢٧٣، الرقم/٤٨٩١-٤٨٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٧، الرقم/٧٢٨١.

کے حال پر) چھوڑ دو۔ پھر میں دوبارہ حضرت عقبہ ﷛ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب نوشی ترک کرنے سے انکار کر دیا ہے، لہٰذا میں ان کے لیے پولیس بلانے والا ہوں۔ فرمایا: تم پر افسوس ہے، ان کا خیال چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے کسی کا کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

۱۰۶/ ۲۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷴ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷴ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔ جو کسی مسلمان بھائی کے عیب کا پردہ فاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب کا پردہ فاش کرے گا حتیٰ کہ اسے اس وجہ سے اس کے گھر میں رسوا کر دے گا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: سِرُّكَ أَسِيْرُكَ، فَإِنْ

۱۰۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الحدود، باب الستر على المؤمن، ۲/ ۸۵۰، الرقم/ ۲۵۴۶۔

تَكَلَّمْتَ بِهٖ صِرْتَ أَسِيْرَهٗ.(١)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تیرا راز تیرا قیدی ہوتا ہے۔ اگر تو نے اسے کو اِفشاء کر دیا تو تُو اس کا قیدی بن گیا۔

قَالَ الْحَسَنُ: إِنَّ مِنَ الْخِيَانَةِ أَنْ تُحَدِّثَ بِسِرِّ أَخِيْکَ.(٢)

حضرت حسن بصری نے فرمایا: یہ بھی خیانت میں داخل ہے کہ تو اپنے کسی بھائی کا راز اِفشاء کرے۔

---

(١) الماوردي في أدب الدنيا والدين/٣٦٧۔

(٢) ابن أبي الدنيا في الصمت وآداب اللسان، ١/٢١٤، الرقم/٤٠٤۔

اَلْعَفْوُ وَالصَّفْحُ وَالتَّسَامُحُ

﴿عفو و درگزر اور چشم پوشی﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ج حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ج فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط اِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ (البقرة، ٢/ ١٠٩)

بہت سے اہلِ کتاب کی یہ خواہش ہے تمہارے ایمان لے آنے کے بعد پھر تمہیں کفر کی طرف لوٹا دیں، اس حسد کے باعث جو ان کے دلوں میں ہے اس کے باوجود کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے، سو تم درگزر کرتے رہو اور نظرانداز کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے، بے شک اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے○

(٢) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ○

(الأعراف، ٧/ ١٩٩)

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں○

(٣) وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ط وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ○ (الحجر، ١٥/ ٨٥)

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے عبث پیدا نہیں

کیا، اور یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے سو (اے اخلاقِ مجسّم!) آپ بڑے حسن وخوبی کے ساتھ درگزر کرتے رہیے○

(٤) وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَاج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ○ (الشورى، ٤٢/ ٤٠)

اور برائی کا بدلہ اسی برائی کی مِثل ہوتا ہے، پھر جِس نے معاف کر دیا اور (معافی کے ذریعہ) اصلاح کی تو اُسکا اجر اللہ کے ذمّہ ہے۔ بے شک وہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا○

اَلْحَدِيْث

١٠٧/ ٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اُسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ﷺ انبیاء کرام ﷺ میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جنہیں اُن کی قوم

١٠٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/ ١٢٨٢، الرقم/ ٣٢٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ٣/ ١٤١٧، الرقم/ ١٧٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٥٣، الرقم/ ٤٣٣١، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ٢/ ١٣٣٥، الرقم/ ٤٠٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٩/ ١٣١، الرقم/ ٥٢٠٥، والبزار في المسند، ٥/ ١٠٦- ١٠٧، الرقم/ ١٦٨٦۔

نے مارتے مارتے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرُ نور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ (مجھے) نہیں پہچانتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٨/ ٢٤. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَاينُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوۡلُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيۡتَ مُعۡسِرًا فَتَجَاوَزۡ عَنۡهُ لَعَلَّ اللهَ أَنۡ يَتَجَاوَزَ عَنَّا. قَالَ: فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنۡهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے ملازم سے کہہ رکھا تھا کہ جب تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام لینا، شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ جب وہ (فوت ہوکر) بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا (اور اُسے معاف فرما دیا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٩/ ٢٥. وَفِي رِوَايَةِ حُذَيۡفَةَ ﷺ قَالَ: أُتِيَ اللهُ بِعَبۡدٍ مِنۡ عِبَادِهِ آتَاهُ اللهُ مَالًا،

١٠٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٨٣/٣، الرقم/٣٢٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب المسافاة، باب فضل إنظار المعسر، ١١٩٦/٣، الرقم/١٥٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٣/٢، الرقم/٧٥٦٩، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة، ٣١٨/٧، الرقم/٤٦٩٥۔

١٠٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار ـــــ

فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ -قَالَ: وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللهَ حَدِيْثًا- قَالَ: يَا رَبِّ، آتَيْتَنِي مَالَکَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک بندہ لایا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ -راوی نے کہا: لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔- اُس شخص نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے مال عطا فرمایا تھا، میں لوگوں سے مالی معاملات کا لین دین کرتا تھا، اور میری عادت درگزر کرنا تھی، میں مال دار پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے زیادہ درگزر کرنے کا حق دار ہوں۔ (سو فرشتوں کو حکم دیا:) میرے اس بندے سے درگزر کرو۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١٠/٢٦. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ.

.... المعسر، ١١٩٥/٣، الرقم/١٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١٨/٤، الرقم/١٧١٠٥۔

١١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في استقراض البعير، ٦٠٩/٣، الرقم/١٣١٩، وأبو يعلى في المسند، ١١٢/١١، الرقم/٦٢٣٨، والحاكم في المستدرك، ٦٤/٢، الرقم/٣٣٣٨۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بیچنے میں نرمی کرنے والے، خریدنے میں نرمی کرنے والے اور ادائیگی قرض کے تقاضا میں نرمی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اِسے امام ترمذی، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١١/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کچھ بھی کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ ہی بلند فرماتا ہے۔

اِسے امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١١٢/٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ

١١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ٢٠٠١/٤، الرقم/٢٥٨٨، والدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل الصدقة، ٤٨٦/١، الرقم/١٦٧٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٩٧/٤، الرقم/٢٤٣٨، وأبو يعلى في المسند، ٣٤٤/١١، الرقم/٦٤٥٨۔

١١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١١١/٢، الرقم/٥٨٩٩، ـــ

اللهِ، كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷠ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم خادم سے کہاں تک درگزر کریں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم خادم سے کہاں تک درگزر کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر روز اُس سے ستر بار درگزر کیا کرو۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩/١١٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷠، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَعَافُّوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

.... وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤١، الرقم/٥١٦٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في العفو عن الخادم، ٤/٣٣٦، الرقم/١٩٤٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/١٣٣، الرقم/٥٧٦٠۔

١١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب العفو عن الحدود ما لم تبلغ السلطان، ٤/١٣٣، الرقم/٤٣٧٦، والنسائي في السنن، كتاب قطع السارق، باب ما يكون حرزا وما لا يكون، ٨/٧٠، الرقم/٤٨٨٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٢٤، الرقم/٨١٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣٣١، الرقم/١٧٣٨٩۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کے معاملے کو آپس میں ہی معاف کر دیا کرو۔ اگر بات مجھ تک پہنچ جائے گی تو اس کا جاری کرنا واجب ہوجائے گا (یعنی حاکم تک پہنچ جائے تو معافی اور درگزر کا وقت گزر جاتا ہے)۔

اِسے امام ابو داود، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

١١٤ / ٣٠. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَکَ، وَتُعْطِي مَنْ مَنَعَکَ، وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اعلیٰ فضیلت یہ ہے کہ تو اس شخص سے رشتہ جوڑے جو تجھ سے توڑتا ہے، تو اُسے عطا کرے جو تجھے انکار کرتا ہے اور تو اس سے درگزر کرے جو تجھے گالی دیتا ہے۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٥ / ٣١. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحْسِنُوْا إِذَا وُلِّيْتُمْ، وَاعْفُوْا عَمَّا مَلَكْتُمْ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

١١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٨، الرقم/١٥٦٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٨٨، الرقم/٤١٣۔

١١٥: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٤١٣، الرقم/٧١٢۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں والی (حکمران) مقرر کیا جائے تو اپنے قول و فعل سے رعایا کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنے زیرِ دست لوگوں سے درگزر کرو۔

اِسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

١١٦/٣٢. عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ**، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی يَأْمُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادِيًا فَيُنَادِي: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ** تعالیٰ **شَيْئٌ فَلْيَقُمْ، فَيَقُوْمُ أَهْلُ الْعَفْوِ، فَيُكَافِئُهُمُ اللهُ** عزوجل **بِمَا كَانَ مِنْ عَفْوِهِمْ عَنِ النَّاسِ.**

رَوَاهُ الْمَرْوَزِيُّ.

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے،** وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم فرمائے گا، پس وہ یوں اعلان کرے گا: جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اجر بچا ہو وہ کھڑے ہوں، اہلِ عفو کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے لوگوں کے ساتھ درگزر کرنے کے بدلے میں ان سے درگزر فرمائے گا۔

اِسے امام مروزی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰی لِيُوْسُفَ: يَا يُوْسُفُ، بِعَفْوِکَ عَنْ إِخْوَتِکَ رَفَعْتُ ذِكْرَکَ فِي الذَّاكِرِيْنَ. (١)

١١٦: أخرجه أبو بكر المروزي في المسند، ١/٧٣، الرقم/٢١۔

(١) الخرائطي في المنتقى من كتاب مكارم الأخلاق ومعاليها، ١/٨٥، الرقم/١٧٢۔

حضرت عکرمہ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف ﷺ سے فرمایا: اے یوسف! میں نے تیرا ذکر اپنے بھائیوں کو معاف کر دینے کی وجہ سے ذاکرین میں بلند کر دیا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: إِذَا جَثَتِ الْأُمَمُ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نُوْدُوْا لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ، فَلَا يَقُوْمُ إِلَّا مَنْ عَفَا فِي الدُّنْيَا. (١)

امام حسن بصری فرماتے ہیں: جب روز قیامت تمام اُمتیں عاجزی کے ساتھ رب العالمین کے حضور پیش ہوں گی تو کہا جائے گا: جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس وقت سوائے معاف کرنے والوں کے اور کوئی نہیں اُٹھے گا۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَفْضَلُ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْعَفْوُ. (٢)

امام حسن بصری نے فرمایا: مومن کا بہترین اخلاق معاف کر دینا ہے۔

---

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٢٠٤۔

(٢) ابن مفلح في الآداب الشرعية، ١/١٠١۔

اَلْجُوْدُ وَالإِيْثَارُ

﴿جود وسخا اور ایثار﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَيَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ. (البقرة، ۲/۲۱۹)

اور آپ سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ فرما دیں جو ضرورت سے زائد ہے (خرچ کر دو)۔

(۲) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ (آل عمران، ۳/۹۲)

تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے ○

(۳) وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الحشر، ۵۹/۹)

(یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید

حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی با مراد و کامیاب ہیں٥

اَلْحَدِيْث

١١٧/٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت اور بھی بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ خیرات کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٨/٣٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، يَقُوْلُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ،

١١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ١/٦، الرقم/٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير من الريح المرسلة، ٤/١٨٠٣، الرقم/٢٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٨، الرقم/٢٦١٦، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب الفضل والجود في شهر رمضان، ٤/١٢٥، الرقم/٢٠٩٥۔

١١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق ـــــ

فَقَالَ: لَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے جواب میں 'نہیں' فرمایا ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٩/٣٥. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُوْدٌ. فَأَرْسَلَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ. ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُخْرٰى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ. فَقَالَ: مَنْ يُضَيِّفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ. فَانْطَلَقَ بِهٖ إِلٰى رَحْلِهٖ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ: هَلْ عِنْدَکِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي. قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ. فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِيءِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا

.... والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٤، الرقم/٥٦٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئا قط فقال لا، وكثرة عطائه، ٤/١٨٠٥، الرقم/٢٣١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٧، الرقم/١٤٣٣٣۔

١١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ويؤثرون على أنفسهم، ٤/١٨٥٤، الرقم/٤٦٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب إكرام الضيف، ٣/١٦٢٤، الرقم/٢٠٥٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٩، الرقم/٦١٦٨۔

نَأْكُلُ. فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ فَقُوْمِي إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ. قَالَ: فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں فاقہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے، پھر آپ ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا، انہوں نے بھی اسی طرح کہا، حتیٰ کہ سب نے یہی کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آج رات اس کی مہمان نوازی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اس کی مہمان نوازی کروں گا)۔ وہ شخص اسے اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے پوچھا: تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ بیوی نے کہا: نہیں، صرف بچوں کا کھانا ہے۔ اس نے کہا: بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو، جب ہمارا مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانا کھانے لگے تو تم اُٹھ کر چراغ کو بجھا دینا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ صبح جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات مہمان کے ساتھ آپ دونوں کے حسن سلوک کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی پسند فرمایا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳۶/۱۲۰. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تعالی: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْکَ. وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلْأَى، لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میری راہ میں مال خرچ کر، میں تجھے عطا کروں گا۔ اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی کبھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے جب سے اُس نے آسمان اور زمین کو تخلیق فرمایا اُس وقت سے اُس نے کتنے لوگوں کو عطا کیا لیکن اُس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی، اور اُس کا عرش پانی پر تھا اور اُسی کے ہاتھ میں میزان ہے جس کا ایک پلڑا پست اور ایک پلڑا بلند ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۷/۱۲۱. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ تَعَالٰى، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ

۱۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: وعرشه على الماء، ۴/۱۷۲۴، الرقم/۴۴۰۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، ۲/۶۹۰، الرقم/۹۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۱۳، ۵۰۰، الرقم/۸۱۲۵، ۱۰۵۰۷، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ۱/۷۱، الرقم/۱۹۷۔

۱۲۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في ــــ

اللهِ تَعَالٰی، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ. وَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَی اللهِ تَعَالٰی مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں کے قریب جبکہ دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے دور جبکہ جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

اِسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/١٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ، حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی ہی سے قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے

.... السخاء، ٣٤٢/٤، الرقم/١٩٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٧/٣، الرقم/٢٣٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٢٨/٧، الرقم/١٠٨٤٧۔

١٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الرياء في الصدقة، ٥١١/٢، الرقم/١٣٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، ٧٠٢/٢، الرقم/١٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٩/٢، الرقم/٩٤٢٣۔

اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٩/١٢٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنهما قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس دو نفوس کا کھانا ہے وہ تیسرے کو ساتھ ملا لے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی ساتھ ملا لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠/١٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ

١٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم/٣٣٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، ٣/١٦٢٧، الرقم/٢٠٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٨، الرقم/١٧١٢، والبزار في المسند، ٦/٢٢٧، الرقم/٢٢٦٣۔

١٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب طعام الواحد يكفي الاثنين، ٥/٢٠٦١، الرقم/٥٠٧٧، ومسلم في الصحيح، ـــ

كَافِي الثَّـلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّـلَاثَةِ كَافِي الْأَرُبَعَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١/١٢٥. عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللهِ رضی اللہ عنہ يَقُوُلُ: سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ يَقُوُلُ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكُفِي الِاثُنَيُنِ، وَطَعَامُ الِاثُنَيُنِ يَكُفِي الْأَرُبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرُبَعَةِ يَكُفِي الثَّمَانِيَةَ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَالتِّرُمِذِيُّ.

.... كتاب الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل وأن طعام الاثنين يكفي الثلاثة ونحو ذلك، ٣/١٦٣٠، الرقم/٢٠٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٧، الرقم/٩٢٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنين، ٤/٢٦٧، الرقم/١٨٢٠،

١٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل وأن طعام الاثنين يكفي الثلاثة ونحو ذلك، ٣/١٦٣٠، الرقم/٢٠٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠١، ٣٨٢، الرقم/١٤٢٦٠، ١٥١٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنين، ٤/٢٦٧، الرقم/١٨٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب طعام الواحد يكفي الاثنين، ٢/١٠٨٤، الرقم/٣٢٥٤۔

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

١٢٦/٤٢. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَکَ، وَأَنْ تُمْسِکَهُ شَرٌّ لَکَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰی.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور اگر تو اس کو سنبھالے رکھے (اور خرچ نہ کرے) تو یہ تیرے لیے برا ہے، اور ضرورت کے مطابق خرچ کرنے پر تجھے ملامت نہیں ہے۔ (صدقہ و خیرات دیتے وقت) ان سے ابتداء کر جو تیرے زیر پرورش ہیں۔ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

١٢٧/٤٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ

١٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٧١٨/٢، الرقم/١٠٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٢/٥، الرقم/٢٢٣١٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب: ٣٢، ٥٧٣/٤، الرقم/٢٣٤٣۔

١٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللقطة، باب استحباب المواساة ــــ

ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ.

قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک شخص اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہے، اُس پر لازم ہے کہ وہ اُس شخص کو لوٹا دے جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ جس کے پاس ضرورت سے زائد ساز و سامان ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ اُس شخص کو لوٹا دے جس کے پاس سامان نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مختلف اصناف کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کو بھی ضرورت سے زائد اشیاء اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

.... بفضول المال، ١٣٥٤/٣، الرقم/١٧٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٤/٣، الرقم/١١٣١١، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في حقوق المال، ١٢٥/٢، الرقم/١٦٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٣٨/١٢، الرقم/٥٤١٩، وأبو يعلى في المسند، ٣٢٦/٢، الرقم/١٠٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨٢/٤، الرقم/٧٥٧١۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

١٢٨/ ٤٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا، فَاحْفَظُوْهُ. قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ. قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ؛ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ، فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو کبشہ انماری ﷺ سے مروی ہے *کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں لیکن تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں، سو اُسے یاد*

١٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٣١، الرقم/ ١٨٠٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن، ٤/ ٥٦٢، الرقم/ ٢٣٢٥۔

رکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرنے سے کسی شخص کا مال کم نہیں ہوتا، مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے، جب کوئی شخص سوال کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھولتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: یہاں آپ ﷺ نے فقر) یا اس جیسا کوئی دوسرا لفظ فرمایا تھا۔ (پھر فرمایا:) میں تم سے ایک (اور) بات بیان کرتا ہوں، اسے بھی یاد رکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا، چار طرح کے آدمیوں کے لیے ہے: ایک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا، پس وہ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اور (مال کے ذریعے) صلہ رحمی کرتا ہے اور اس (مال) میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے۔ یہ شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا۔ یہ سچی نیت رکھتا ہے اور کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا۔ پس اس کا مرتبہ اس کی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا ثواب ایک جیسا ہے۔ اور ایک آدمی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا، لیکن علم نہیں دیا، وہ اپنا مال لاعلمی کی بنا پر ضائع کرتا ہے، رب سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس (مال) میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے۔ یہ شخص نہایت بری منزل میں ہے۔ چوتھا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم لیکن وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کے جیسا عمل کرتا۔ یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا وبال ایک جیسا ہوگا۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ جب کہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيۡنَ

قِيۡلَ: بَكٰى أَمِيۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلِيُّ بۡنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَوۡماً، فَقِيۡلَ لَهٗ: مَا يُبۡكِيۡكَ؟ فَقَالَ: لَمۡ يَأۡتِنِي ضَيۡفٌ مُنۡذُ سَبۡعَةِ أَيَّامٍ، وَأَخَافُ أَنۡ يَكُوۡنَ اللهُ تَعَالٰى قَدۡ أَهَانَنِي.(۱)

(۱) القشيري في الرسالة، ٣٦٦۔

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

مروی ہے کہ ایک روز امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ رو رہے تھے۔ اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: سات دن سے میرے ہاں کوئی مہمان نہیں آیا، مجھے (اس بات کا) خوف ہے کہ کہیں میں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں گر تو نہیں گیا۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالة' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الْحُرِّ بْنِ كَثِيرٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ أَشِيْعُهُ حِيْنَ انْتَهَيْنَا إِلٰى بَنِي تَمِيْمٍ وَكَانَ مُتَزَوِّجًا فِيْهِمْ. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلٰى بَابِهٖ وَقَفَ، قَالَ: ادْخُلْ أَيُّهَا الرَّجُلُ! فَقُلْتُ. بَارَكَ اللهُ لَكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، فِي مَنْزِلِكَ وَطَعَامِكَ! فَقَالَ: عَلَيَّ أَنْ لَا نَدَّخِرُكَ وَلَا نُكَلِّفُ لَكَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ فَدَعَا لِي بِطَعَامٍ، فَأَتَيْتُ بِهٖ فَأَصَبْتُ مِنْهُ، وَدَعَا بِطِيْبٍ فَأَصَبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ مُصَلَّاهُ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهٖ كِيْسًا فِيْهِ دَرَاهِمُ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ. فَقَالَ: اسْتَنْفِقْ هٰذِهٖ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُو الشَّيْخِ.

حضرت حُر بن کثیر الکندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں سیّدنا حسین بن علی ﷺ کے ساتھ مسجد سے نکلا حتیٰ کہ ہم محلّہ

(١) أبو الشيخ البرجلاني في الكرم والجود وسخاء النفوس/٥١، الرقم/٤٩۔

بنی تمیم پہنچے۔ اُن کی شادی وہیں ہوئی تھی۔ جب ہم اُن کے دروازے پر پہنچے تو وہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے شخص! اندر آ جا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے شہزادے! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت سے نوازے، آپ کے دولت خانے میں آپ کے ساتھ کھانا! تو انھوں نے فرمایا: نہ ہم آپ سے اجتناب کرتے ہیں اور نہ آپ کے لیے بے جا تکلیف کریں گے۔ اس نے کہا: میں اندر گیا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا، میں نے اس میں سے کچھ کھایا۔ پس انہوں نے میرے لیے خوشبو منگوائی۔ میں نے اس میں سے کچھ لگائی۔ پھر انہوں نے اپنے جائے نماز کو اوپر اٹھایا اور اس کے نیچے سے ایک تھیلی نکالی جس میں درہم تھے، وہ مجھے عطا فرما دی اور فرمایا: اس میں سے خرچ کرو۔ راوی کہتے ہیں: پس میں وہاں سے چلا آیا۔ بعد ازاں میں نے وہ درہم شمار کیے تو وہ پانچ سو تھے۔

اسے ابو الشیخ نے بیان کیا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما، كَانَ لَا يَأْكُلُ طَعَامًا إِلَّا وَيُقِيمُ مَعَهُ عَلٰى مَائِدَتِهٖ يَتِيمٌ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُو الشَّيْخِ.

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا تناول نہیں کرتے تھے جب تک ان کے ساتھ دستر خوان پر کوئی یتیم نہ ہوتا۔

(١) أبو الشيخ البرجلاني في الكرم والجود وسخاء النفوس/٥٣، الرقم/٥٦۔

اسے ابو الشیخ نے بیان کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ ﷺ: أُهْدِيَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأْسُ شَاةٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَخِي كَانَ أَحْوَجَ مِنِّي إِلَيْهِ، فَبَعَثَ بِهٖ إِلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ وَاحِدٌ يَبْعَثُ بِهٖ إِلٰى آخَرَ حَتّٰى تَدَاوَلَهٗ سَبْعَةُ أَبْيَاتٍ وَرَجَعَ إِلَى الْأَوَّلِ.(۱)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں: ایک صحابی رسول ﷺ کے پاس کسی نے بکری کا سر بطور ہدیہ بھیجا، انہوں نے یہ خیال کر کے کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے اسے اس کے پاس بھیج دیا۔ یہی خیال کر کے ہر شخص آگے دوسرے شخص کو بھیجتا رہا حتیٰ کہ وہ ہدیہ سات گھروں کا چکر کاٹ کر واپس پہلے شخص کے پاس پہنچ گیا۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: بَذْلُ الْمَجْهُوْدِ فِي بَذْلِ الْمَوْجُوْدِ مُنْتَهَى الْجُوْدِ.(۲)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام حسن بصری فرماتے ہیں: موجود چیز کو کوشش کر کے (ضرورت مندوں پر) خرچ کر ڈالنا انتہا درجے کی سخاوت ہے۔

(۱) الغزالي في إحياء علوم الدين، ۳/۲۵۸۔

(۲) إحياء علوم الدين، ۳/۲۴۷۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ مَالِکُ بْنُ دِيْنَارٍ: الْمُؤْمِنُ كَرِيْمٌ فِي كُلِّ حَالَةٍ. لَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْذِيَ جَارَهُ، وَلَا يَفْتَقِرَ أَحَدٌ مِنْ أَقْرِبَائِهِ. قَالَ: ثُمَّ يَبْكِي مَالِكٌ وَيَقُوْلُ: وَهُوَ، وَاللهِ، مَعَ ذٰلِکَ غَنِيُّ الْقَلْبِ، لَا يَمْلِکُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئاً، إِنْ أَزَلْتَهُ عَنْ دِيْنِهِ لَمْ يَزُلْ، وَإِنْ خَدَعْتَهُ عَنْ مَالِهِ انْخَدَعَ، لَا يَرَى الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ عِوَضًا، وَلَا يَرَى الْبُخْلَ مِنَ الْجُوْدِ حَظًّا، مُنْكَسِرُ الْقَلْبِ، ذُوْ هُمُوْمٍ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَا، مُكْتَئِبٌ مَحْزُوْنٌ، لَيْسَ لَهُ فِي فَرَحِ الدُّنْيَا نَصِيْبٌ. إِنْ أَتَاهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَرَّقَهُ، وَإِنْ زُوِيَ عَنْهُ كُلُّ شَيْءٍ فِيْهَا لَمْ يَطْلُبْهُ. قَالَ: ثُمَّ يَبْكِي وَيَقُوْلُ: هٰذَا وَاللهِ الْكَرَمُ، هٰذَا وَاللهِ الْكَرَمُ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا: مومن وہ ہے جو ہر حال میں سخی ہو۔ وہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے پڑوسی کو تکلیف پہنچے، نہ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے رشتہ داروں میں کوئی محتاج ہو جائے۔ راوی نے کہا: پھر حضرت مالک بن دینار رو پڑے اور فرمانے لگے: خدا کی قسم! جب وہ دنیا میں کسی بھی چیز کا مالک نہیں ہوتا تو اس حال میں بھی دل کا غنی ہوتا ہے۔ اگر دنیا اسے اس کے دین سے ہٹانا چاہے تو وہ نہ ہٹے اور اگر اس کے مال کی وجہ سے اسے دھوکہ دینا چاہے تو وہ دھوکہ کھا جائے۔ وہ کبھی بھی دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دیتا اور اپنی سخاوت میں بخل کا معمولی حصہ بھی

(١) ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق/٣٢، الرقم/٦٣۔

دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ شکستہ دل اور فکر مند ہوتا ہے اور وہ دنیا میں یکتا ہوتا ہے۔ رنجیدہ خاطر اور غمگین ہوتا ہے۔ دُنیوی خوشی کی طلب میں اسے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ اگر دنیا کی کوئی خوشی اسے مل بھی جائے تو اس کا دل اس سے علیحدہ رہتا ہے، اور اگر تمام چیزیں اُس سے چھین لی جائیں تو بھی اسے ان کی طلب نہیں ہوتی۔ راوی نے کہا: وہ دوبارہ رو پڑے اور فرمانے لگے: خدا کی قسم! یہی سخاوت ہے، یہی سخاوت ہے۔

اِسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنْ دَاوُدَ الطَّائِيِّ، قَالَ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ سَخِيًّا عَلَى الطَّعَامِ، جَوَّادًا بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت داؤد طائی سے روایت ہے کہ (امام ابو حنیفہ کے شیخ) امام حماد بن ابی سلیمان کھانا کھلانے میں بڑے سخی تھے اور درہم و دینار تقسیم کرنے میں نہایت فیاض تھے۔

اِسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ: اَلسَّخَاءُ خُلُقٌ مِنْ أَخْلَاقِ اللهِ تَعَالٰى، وَالْإِيْثَارُ أَعْلٰى دَرَجَاتِ السَّخَاءِ.(۲)

امام غزالی نے فرمایا: سخاوت اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے ایک خُلق ہے اور ایثار (وقربانی) اس کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

---

(۱) ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق/۱۰۵، الرقم/۳۳۹۔

(۲) الغزالي في إحياء علوم الدين، ۳/۲۵۷۔

عِيَادَةُ الُمَرُضٰی

﴿مریضوں کی عیادت﴾

١٢٩ / ٤٥ . عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الُمُسُلِمِ عَلَى الُمُسُلِمِ خَمُسٌ: رَدُّ السَّـلَامِ، وَعِيَادَةُ الُمَرِيُضِ، وَاتِّبَاعُ الُجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعُوَةِ، وَتَشُمِيُتُ الُعَاطِسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا، (۲) بیمار کی عیادت کرنا، (۳) اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا، (۴) اُس کی دعوت قبول کرنا اور (۵) چھینک کا جواب دینا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ١/٤١٨، الرقم/١١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤/١٧٠٤، الرقم/٢١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم/١٠٩٧٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في العطاس، ٤/٣٠٧، الرقم/٥٠٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ١/٤٦١، الرقم/١٤٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٦٤، الرقم/١٠٠٤٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٦، الرقم/٢٤١۔

١٣٠/٤٦. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٣١/٤٧. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَشْتَكِي الْمَرِيْضُ، (وَفِي رِوَايَةٍ: مَسَحَ وَجْهَهُ

١٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب قول الله تعالى: ﴿كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾، ٥/٢٠٥٥، الرقم/٥٠٥٨، وأيضًا في كتاب المرضى، باب وجوب عيادة المريض، ٥/٢١٣٩، الرقم/٥٣٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٤، الرقم/ ١٩٥٣٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض بالشفاء عند العيادة، ٣/١٨٧، الرقم/٣١٠٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٩٣، الرقم/٦٧٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/١١٦، الرقم/٣٣٢٤۔

١٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٢٦، الرقم/٢٤٩٩٠، وأبويعلى في المسند، ٧/٤٣٦، الرقم/٤٤٥٩، والطيالسي في المسند، ١/٢٠٠، الرقم/١٤٠٤، والطبراني في الدعاء/٣٣٦، الرقم/١١٠٢، وابن السنّي في عمل اليوم والليلة/٥٠٣، الرقم/٥٥١۔

وَصَدْرَهُ) ثُمَّ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، لَا بَأْسَ، لَا بَأْسَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالطَّيَالِسِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اپنا دستِ اقدس اس کی اس جگہ پر رکھتے جہاں بیمار کو شکایت ہوتی۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ بیمار کے چہرے اور سینے پر ہاتھ پھیرتے) اور فرماتے: ﴿**بِسْمِ اللهِ، لَا بَأْسَ، لَا بَأْسَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**﴾ 'اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، کوئی تنگی نہیں، کوئی تنگی نہیں۔ اے لوگوں کے پالنے والے! تکلیف کو دور فرما اور شفاء عطا فرما۔ تو ہی شفاء عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا فرما جو بیماری کو سرے سے ختم کر دے'۔

اِسے امام احمد نے، ابو یعلی نے مذکورہ الفاظ میں اسنادِ حسن سے اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١٣٢/٤٨. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، أَوْ يَدِهِ، فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ، وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ.

١٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٩، الرقم/٢٢٢٩٠، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في المصافحة، ٥/٧٦، الرقم/٢٧٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١١، الرقم/٧٨٥٤، والروياني في المسند، ٢/٢٨٧، الرقم/١٢١٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٧٢، الرقم/٨٩٤٨۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مریض کی بہترین عیادت (کا طریقہ) یہ ہے کہ اُس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پوچھو، اور تمہارا آپس میں سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۱۳۳. عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ: كَانَ غُـلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اُس کے باپ نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ سو وہ مسلمان ہوگیا (اور پھر اس

۱۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الإسلام، ۱/۴۵۵، الرقم/۱۲۹۰، وأيضًا في الأدب المفرد/۱۸۵، الرقم/۵۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۲۷، ۲۸۰، الرقم/۱۳۳۹۹، ۱۴۰۰۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۷۳، الرقم/۸۵۸۸، وأبو يعلى في المسند، ۶/۹۳، الرقم/۳۳۵۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۸۳، الرقم/۶۳۸۹۔

کی وفات ہوگئی)۔ حضور نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔

اِسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳٤ / ٥٠. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ.

امام ابو داؤد کی روایت کے الفاظ ہیں: (آپ ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اِسے میرے وسیلہ سے جہنم سے بچا لیا۔

۱۳٥ / ٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے

۱۳٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الجنائز، باب في عيادة الذمي، ۳/۱۸٥، الرقم/۳۰۹٥۔

۱۳٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ٤/۱۹۹۰، الرقم/۲٥٦۹، وابن حبان في الصحيح، ۱/٥۰۳، الرقم/۲٦۹، ۳/۲۲٤، الرقم/۹٤٤، والبخاري في الأدب المفرد/۱۸۲، الرقم/٥۱۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥۳٤، الرقم/۹۱۸۲، وابن راهويه في المسند، ۱/۱۱٥، الرقم/۲۸، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/۲۳٥، الرقم/۸۰٥۳۔

دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اُس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس موجود پاتا؟

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔

٥٢/١٣٦. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک مسلمان جب اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہاں سے لوٹنے تک مسلسل جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥٣/١٣٧. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ

١٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ١٩٨٩/٤، الرقم/٢٥٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٣/٥، الرقم/٢٢٤٩٧، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ٢٩٩/٣، الرقم/٩٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٤٣/٢، الرقم/١٠٨٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠١/٢، الرقم/١٤٤٦۔

١٣٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل ـــــ

عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خُرفۂ جنت میں رہے گا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! خُرفۂ جنت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خُرفہ، جنت کے باغات میں سے ایک باغ کا نام ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٣٨/٥٤. وَفِي رِوَايَةِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ. وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ

.... عيادة المريض، ١٩٨٩/٤، الرقم/٢٥٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٧٧/٥، الرقم/٢٢٤٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ٢٩٩/٣-٣٠٠، الرقم/ ٩٦٧-٩٦٨، والبخاري في الأدب المفرد، ١٨٤/١، الرقم/٥٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠١/٢، الرقم/١٤٤٥۔

١٣٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في فضل العيادة على وضوء، ١٨٥/٣، الرقم/٣٠٩٨-٣٠٩٩، والحاكم في المستدرك، ٤٩٢/١، الرقم/١٢٦٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٦٤/٤، الرقم/٥٢٧٢، والهندي في كنز العمال، ٤١/٩، الرقم/٢٥١٤٦۔

يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

ایک روایت میں حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں جو صبح تک اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اُس کے لیے ایک باغ مختص ہو جاتا ہے۔ جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے اُس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے بھی جنت میں ایک باغ مخصوص کر دیا جاتا ہے۔

اِسے امام ابو داؤد نے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے اور امام حاکم نے روایت کرنے کے بعد فرمایا: یہ اِسناد بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٣٩/٥٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَتٰى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا، مَشٰى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ. فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ.

١٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ٣/٣٠٠، الرقم/٩٦٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عاد مريضًا، ١/٤٦٣، الرقم/١٤٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٤، الرقم/٧٤٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٢٤، الرقم/٢٩٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٦٦، الرقم/٧٤٦٤۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک اور روایت میں حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو (یہ ایسا مبارک اور مقبول عمل ہے گویا) وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے، جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر یہ صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے شام تک اُس کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

اِسے امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٥٦/١٤٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُوْدُوا الْمَرْضٰی، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ، تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ، یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گے۔

اِسے امام احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٨، الرقم/١١٤٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٢١، الرقم/٢٩٥٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٢٤، الرقم/١٢٢٢، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٢، الرقم/٧٠٩۔

١٤١/٥٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ، فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ اُس وقت تک (بحر) رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک وہ عیادت کر کے لوٹ نہ آئے اور جب تک وہ اُس کے پاس بیٹھا رہتا ہے، رحمت اس پر سایہ فگن رہتی ہے۔

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام احمد کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

١٤٢/٥٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّمَا رَجُلٌ يَعُوْدُ

١٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٤، الرقم/١٤٢٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٤، الرقم/٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٣، الرقم/١٠٨٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٢٢، الرقم/٢٩٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/٥٠١، الرقم/١٢٩٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٦، الرقم/٥٢٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٢، الرقم/٧١١، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٢/٢٩٧۔

١٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٤، الرقم/١٢٨٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٣٣، الرقم/٩١٨١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٥، الرقم/٥٢٧٥۔

مَرِيْضًا فَإِنَّمَا يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا لِلصَّحِيْحِ فِي الَّذِي يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، فَمَا لِلْمَرِيْضِ؟ قَالَ: تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں مستغرق رہتا ہے۔ جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اُسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ثواب تو تندرست آدمی کو مریض کی عیادت کے عوض ملتا ہے، مریض کے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بیماری کے باعث) اُس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

اِسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤٣/٥٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: أَنْ طِبْتَ، وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤٤، الرقم/٨٥١٧، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في زيارة الإخوان، ٤/٣٦٥، الرقم/٢٠٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عاد مريضا، ١/٤٦٤، الرقم/١٤٤٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٩٠، الرقم/٥٥٢١، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٦، الرقم/٣٤٥۔

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا اللہ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک ندا دینے والا پکار کر کہتا ہے: تو پاک ہوا، تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہوا اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنا لی۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٤/٦٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا، بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جائے تو وہ جہنم سے ستر سال دور کر دیا جاتا ہے۔

اِسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤٥/٦١. عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُوْدُوا الْمَرْضٰى،

١٤٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب فضل في العيادة على الوضوء، ٣/١٨٥، الرقم/٣٠٩٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٦٩، الرقم/٩٤٤١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٤، الرقم/٥٢٧١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٤٨٩، الرقم/١٥٥٢۔

١٤٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٤٠، الرقم/٢٠٢٧، ←

وَمُرُوْهُمْ فَلْيَدْعُوْا لَكُمْ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ، وَذَنْبُهُ مَغْفُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماروں کی عیادت کیا کرو اور اُنہیں اپنے لیے دعا کے لیے کہا کرو، مریض کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے اپنے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٢/١٤٦. وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین عیادت وہ ہے جس میں (مریض کے پاس سے) جلدی اُٹھ جایا جائے (اور دیر تک بیٹھ کر اس کے آرام میں خلل نہ پیدا کیا جائے)

اِسے امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ مَرَّةً سُنَّةٌ، فَمَا ازْدَادَتْ فَنَافِلَةٌ.(١)

.... والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٠٩، الرقم/١٠٠٢٨۔

١٤٦: أخرجه ابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٦٩، الرقم/٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٤٢، الرقم/٩٢٢١۔

(١) ابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٨٠، الرقم/٨١، والطبراني ←

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مریض کی ایک دفعہ عیادت کرنا سنت ہے، جو ایک سے زیادہ ہے وہ نفل ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'المرض والکفارات' میں اور طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي يَحْيٰى قَالَ: سَمِعْتُ الإِمَامَ طَاوُوْسًا يَقُوْلُ: خَيْرُ الْعِيَادَةِ أَخَفُّهَا. (1)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

حضرت ابو یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام طاوس کو فرماتے ہوئے سنا: بہترین عیادت وہ ہے جو تھوڑی دیر کے لیے ہو۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا 'المرض والکفارات' میں اور بیہقی نے 'شعب الإیمان' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ غَالِبٌ الْقَطَّانُ يَعُوْدُهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى قَامَ. فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: مَا أَرْفَقَ الْعَرَبَ لَا تُطِيْلُ الْجُلُوْسَ عِنْدَ الْمَرِيْضِ، فَإِنَّ الْمَرِيْضَ

.... في المعجم الكبير، ١١/٢٥٨، الرقم/١١٦٦٩۔

(١) ابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٦٧، الرقم/٦٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٤٣، الرقم/٩٢٢٣۔

قَدْ تَبْدُوْ لَهُ حَاجَةٌ فَيَسْتَحْيِ مِنْ جُلَسَائِهِ.[1]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

امام ابو العالیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غالب قطان اُن کی عیادت کے لیے آئے۔ وہ تھوڑی دیر اُن کے پاس بیٹھے اور پھر جانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے، اِس پر حضرت ابو العالیہ نے فرمایا: عرب کتنے نرم مزاج ہیں کہ مریض کے پاس زیادہ دیر نہیں بیٹھتے کہ مریض کو کوئی نہ کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے اور وہ عیادت کے لیے بیٹھے لوگوں کی وجہ سے (اپنی وہ حاجت بیان کرنے سے) شرم محسوس کرتا ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'المرض والکفارات' میں اور بیہقی نے 'شعب الإیمان' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْأَعْمَشِ قَالَ: كُنَّا نَقْعُدُ فِي الْمَجْلِسِ فَإِذَا فَقَدْنَا الرَّجُلَ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ سَأَلْنَا عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ مَرِيْضًا عُدْنَاهُ.[2]

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ فِي الْمَقَاصِدِ.

امام اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، جب ہم کسی شخص کو مجلس سے تین دن سے زیادہ غائب پاتے تو اُس کے بارے میں دریافت کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو ہم اُس کی عیادت کو جاتے تھے۔

---

(١) ابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٦٨، الرقم/٦٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٤٣، الرقم/٩٢٢٤۔

(٢) البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٤٢، الرقم/٩٢١٧، والسخاوي في المقاصد الحسنة/٤٦٩۔

اِسے امام بیہقی نے 'شعب الإیمان' میں روایت کیا ہے اور سخاوی نے 'المقاصد الحسنة' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الإِمَامَ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: الْمَرِيْضُ يُعَادُ، وَالصَّحِيْحُ يُزَارُ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ.

محمد بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے امام بکر بن عبد اللہ مُزنی کو فرماتے ہوئے سنا: مریض کی عیادت کی جاتی ہے اور صحت مند کی زیارت کی جاتی ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'المرض والکفارات' میں روایت کیا ہے۔

---

(١) ابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٦٧، الرقم/٦٣۔

رِعَايَةُ حُقُوۡقِ الۡآخَرِيۡنَ

﴿لوگوں کے حقوق کی پاس داری﴾

اَلۡقُرۡآن

(١) وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا۝ (النساء، ٤/٥)

اور تم بے سمجھوں کو اپنے (یا ان کے) مال سپرد نہ کرو جنہیں اللہ نے تمہاری معیشت کی استواری کا سبب بنایا ہے۔ ہاں انہیں اس میں سے کھلاتے رہو اور پہناتے رہو اور ان سے بھلائی کی بات کیا کرو۝

(٢) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا۝ (النساء، ٤/٢٩)

اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ تمہاری باہمی رضا مندی سے کوئی تجارت ہو، اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۝

(٣) وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ۝ (المائدة، ٥/٢)

اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم

(کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہےo

اَلْحَدِيْث

١٤٧/٦٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے جو بہتا ہوا نہ ہو کہ بعد میں اُسی پانی میں غسل کا ارادہ رکھتا ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٨/٦٤. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

١٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، ١/٩٤، الرقم/٢٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٢٣٥، الرقم/٢٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/١٢٤، الرقم/٣٤٤۔

١٤٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/٢٣٥، الرقم/(٩٤) ٢٨١، وأحمد بن حنبل في ـــــ

ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٩/ ٦٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ. قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ لعنت والے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت زیادہ لعنت والے دو

.... المسند، ٣/ ٣٥٠، الرقم/١٤٨١٩، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/ ٣٤، الرقم/٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها باب النهي عن البول في الماء الراكد، ١/ ١٢٤، الرقم/٣٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/ ٦٠، الرقم/١٢٥٠، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١٨٣، الرقم/٥٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ١٣٠، الرقم/١٥٠٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ١٥، الرقم/٢٠۔

١٤٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال، ١/ ٢٢٦، الرقم/٢٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٧٢، الرقم/٨٨٤٠، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي ﷺ عن البول فيها، ١/ ٧، الرقم/٢٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٧، الرقم/٦٧، وابن حبان في الصحيح، ولفظه: الذي يتخلى في طرق الناس وأفنيتهم، ٤/ ٢٦٢، الرقم/١٤١٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/ ٣٦٩، الرقم/٦٤٨٣۔

کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے راستوں میں اور ان کے سائے (کے مقامات جہاں وہ آرام کرتے ہوں) میں قضاء حاجت کرنا۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٥٠/٦٦. وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَالظِّلِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ نَحْوَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کے تین کاموں سے بچو؛ یعنی گھاٹ، راستوں کے درمیان اور سائے میں قضاے حاجت کرنے سے۔

امام احمد نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔ جبکہ اس حدیث کو امام ابوداود نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اِس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

١٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٩، الرقم/٢٧١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي ﷺ عن البول فيها، ١/٧، الرقم/٢٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق، ١/١١٩، الرقم/٣٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٧٣، الرقم/٥٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢٣، الرقم/٢٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٩٧، الرقم/٤٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٨/٤٢٤.

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

خِدْمَةُ الْبَشَرِيَّةِ عَبْرَ الإِنْفَاقِ وَالصَّدَقَاتِ

﴿انفاق و خیرات کے ذریعے خدمتِ انسانیت﴾

فَضْلُ الصَّدَقَةِ وَأَجْرُهَا

﴿خیرات کی فضیلت اور اُس کا اَجر و ثواب﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ ط اِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (البقرة، ۲/ ۱۱۰)

اور نماز قائم (کیا) کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو، اور تم اپنے لیے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے حضور پا لو گے، جو کچھ تم کر رہے ہو یقیناً اللہ اسے دیکھ رہا ہے○

(۲) مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ط وَاللهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (البقرة، ۲/ ۲۴۵)

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے پھر وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا، اور اللہ ہی (تمہارے رزق میں) تنگی اور کشادگی کرتا ہے، اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے○

(۳) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرة، ۲/ ۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں○

(٤) يَمْحَقُ اللهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ○
(البقرة، ٢/٢٧٦)

اور اللہ سود کو مٹاتا ہے (یعنی سودی مال سے برکت کو ختم کرتا ہے) اور صدقات کو بڑھاتا ہے (یعنی صدقہ کے ذریعے مال کی برکت کو زیادہ کرتا ہے)، اور اللہ کسی بھی ناسپاس نافرمان کو پسند نہیں کرتا○

(٥) وَلَقَدْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ○
(المائدة، ٥/١٢)

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور (اس کی تعمیل، تنفیذ اور نگہبانی کے لیے) ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے، اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری خصوصی مدد و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی)، اگر تم نے نماز قائم

رکھی اورتم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کرکے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے (بھی) کفر (یعنی عہد سے انحراف) کیا تو بے شک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا○

(٦) قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○ (سبا، ٣٤/٣٩)

فرما دیجیے: بے شک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رِزق کشادہ فرما دیتا ہے اور جس کے لیے (چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رِزق دینے والا ہے○

(٧) اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ○ (الحدید، ٥٧/١٨)

بے شک صدقہ و خیرات دینے والے مرد اور صدقہ و خیرات دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرضِ حسنہ کے طور پر قرض دیا ان کے لیے (صدقہ و قرضہ کا اجر) کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور اُن کے لیے بڑی عزت والا ثواب ہوگا○

(٨) اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ○ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ○ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ○ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ○ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ○ (الماعون، ١٠٧/١-٧)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟o تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)o اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)o پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیےo جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)o وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)o اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتےo

اَلْحَدِيْث

١٥١/١. عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ، أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

١٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب كل معروف صدقة، ٥/٢٢٤١، الرقم/٥٦٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل من المعروف، ٢/٦٩٩، الرقم/١٠٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، الرقم/١٩٥٤٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد، ٥/٦٤، الرقم/٢٥٣٨۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اگر وہ کچھ نہ پائے (جسے صدقہ کر سکے تو)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھے یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ضرورت مند محتاج کی مدد کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اگر وہ ایسا نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ خیر کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کا حکم دے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ خود برائی سے رُکا رہے، اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٥٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ. فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَي زَانِيَةٍ. فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ! لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ. فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ.

١٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم، ٢/٥١٦، الرقم/١٣٥٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ثواب أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة في أهلها، ٢/٧٠٩، الرقم/١٠٢٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب إذا أعطاها غنيا وهو لا يشعر، ٥/٥٥، الرقم/٢٥٢٣۔

فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ، عَلٰی سَارِقٍ وَعَلٰی زَانِيَةٍ وَعَلٰی غَنِيٍّ. فَأُتِيَ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ: فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ: فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ: فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ کرنے کی غرض سے (رات کو) اپنا مال لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) ایک چور کو صدقہ دے دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ وہ عرض گزار ہوا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں دوبارہ صدقہ دوں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ (میں نے) بدکار عورت پر صدقہ کر دیا۔ میں ضرور دوبارہ صدقہ دوں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا تو اسے اِس مرتبہ (لاعلمی میں) ایک مالدار کے ہاتھوں میں رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے کہ غنی پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، (افسوس کہ میں لاعلمی میں) چور، بدکار عورت اور غنی پر صدقہ کر بیٹھا! (خواب میں) اس کے پاس (ایک فرشتہ) لایا گیا اور اس سے کہا گیا: تم نے چور کو صدقہ دیا، شاید وہ اس کے باعث چوری سے رک جائے، رہی بدکار عورت، شاید وہ بدکاری سے باز آجائے، مال دار شاید عبرت حاصل کرلے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے وہ بھی اس میں سے خرچ کرنے لگے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۵۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ سُلَامٰی مِنَ

۱۵۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلح، باب فضل الإصلاح بين الناس والعدل بينهم، ۲/۹٦٤، الرقم/۲٥٦۰۔

النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہے، جو شخص لوگوں کے درمیان عدل کرتا ہے، اس کا یہ عمل بھی صدقہ شمار ہوتا ہے۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤/١٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کچھ کمی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بندے کے معاف کرنے سے اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

اِسے امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥/١٥٥. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ

١٥٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ٤/٢٠٠١، الرقم/٢٥٨٨، والدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل الصدقة، ١/٤٨٦، الرقم/١٦٧٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٩٧، الرقم/٢٤٣٨، وأبويعلى في المسند، ١١/٣٤٤، الرقم/٦٤٥٨۔

١٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ←

يُدُخِلُنِيَ الُجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَـهُ مَا لَـهُ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَبٌ مَا لَهُ، تَعُبُدُ اللهَ وَلَا تُشُرِكُ بِهٖ شَيُئًا، وَتُقِيُمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤُتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ (اس شخص کو آگے بڑھتے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے مخاطب ہوتے دیکھ کر) لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوا ہے؟ اسے کیا ہوا (یعنی یہ شخص کیا چاہتا ہے)؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ نہیں ہوا (بلکہ یہ تو ایک نہایت اہم بات پوچھ رہا ہے، اے شخص سنو!) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو (یعنی اپنے مال میں سے حقِ واجب نکالو اور اسے غرباء، ضعفاء، محرومین اور اُمورِ خیر پر خرچ کرو)، اور خونی رشتے قائم رکھو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/١٥٦. عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعُرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ

.... ٥٠٥/٢، الرقم/١٣٣٢، وأيضًا في كتاب الأدب، باب فضل صِلةِ الرَّحِمِ، ٢٢٣١/٥، الرقم/٥٦٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإيمان الذي يدخل به الجنة، وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ٤٢/١، الرقم/١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٨/٥، الرقم/٢٣٥٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٤٥/٣، الرقم/٥٨٨٠۔

١٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥٠٦/٢، الرقم/١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن تمسك بما أمر به دخل الجنة، ←

إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میری راہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف فرمائیں جسے انجام دینے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت (اس طرح) کرو (کہ اس میں) کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں ان اَحکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ (چنانچہ) جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسے اہلِ جنت میں سے کسی کو دیکھنا پسند ہو، وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/١٥٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا

.... ١/٤٤، الرقم/١٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢، وأبو عوانة في المسند، ١/١٧، الرقم/٤۔

١٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥١، الرقم/٢٢٢١٥، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب منه (٤٣٤)، ٢/٥١٦، ـــ

زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ؛ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَسَائِرُ رُوَاتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ.

حضرت ابو امامہ ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے سنا: اپنے رب سے ڈرو، اپنی پانچوں نمازیں ادا کرتے رہو، اپنے (رمضان کے) مہینے میں روزے رکھا کرو، اپنے اَموال کی زکوٰۃ دیا کرو (یعنی اپنے مال میں سے حق واجب نکالو اور اسے غرباء، ضعفاء، محرومین اور اُمورِ خیر پر خرچ کرو) اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو۔ (اس کے صلے میں) تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے اور ابن خزیمہ نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے تمام راوی متفق علیہ (صحیح) ہیں۔

١٥٨/٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛: يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا

.... الرقم/٦١٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١٢/٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٢٦/١٠، الرقم/٤٥٦٣، والحاكم في المستدرك، ٥٢/١، ٥٤٧، الرقم/١٩، ١٤٣٦، والدارقطني في السنن، ٤٥٦، الرقم/٢٧٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١١٥/٨، الرقم/٧٥٣٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ١٦/٢، الرقم/٨٣٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٠٥/٢، الرقم/١٠٦١۔

١٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١٥/٨، الرقم/٧٥٣٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ١٦/٢، الرقم/٨٣٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٠٥/٢، الرقم/١٠٦١۔

النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ. أَلَا! فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ، وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک اور روایت میں حضرت ابوامامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جان لو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اور اُمت ہے۔ خبردار! اپنے رب کی عبادت کرو، اپنی پانچ نمازیں ادا کرو، اپنے ماہِ (رمضان) کے روزے رکھو، دلی رضا مندی کے ساتھ اپنے اَموال کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی اپنے مال میں سے حقِ واجب نکالو اور اسے غرباء، ضعفاء، محرومین اور اُمورِ خیر پر خرچ کرو)، اور اپنے (عادل) حکمرانوں کی اطاعت کرو۔ (اس کے صلے میں) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

فَضُلُ صَدَقَةِ السِّرِّ

﴿پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت﴾

اَلُقُرآن

(١) اِنُ تُبُدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ج وَاِنُ تُخُفُوُهَا وَتُؤُتُوُهَا الُفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيُرٌ لَّكُمُ ط وَيُكَفِّرُ عَنُكُمُ مِنُ سَيِّاٰتِكُمُ ط وَاللهُ بِمَا تَعُمَلُوُنَ خَبِيُرٌO

(البقرة، ٢/٢٧١)

اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے (اس سے دوسروں کو ترغیب ہو گی) اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لیے (اور) بہتر ہے، اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہےO

(٢) اَلَّذِيُنَ يُنُفِقُوُنَ اَمُوَالَهُمُ بِالَّيُلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمُ اَجُرُهُمُ عِنُدَ رَبِّهِمُ ج وَ لَا خَوُفٌ عَلَيُهِمُ وَلَا هُمُ يَحُزَنُوُنَO (البقرة، ٢/٢٧٤)

جو لوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گےO

اَلْحَدِيْث

۹/۱۵۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس روز اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مساجد سے وابستہ رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے

۱۵۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ۲۳٤/۱، الرقم/٦۲۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ۷۱٥/۲، الرقم/۱۰۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤۳۹/۲، الرقم/۹٦٦۳، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٥۹۸/٤، الرقم/۲۳۹۱، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ۲۲۲/۸، الرقم/٥۳۸۰، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، ۹٥۲/۲، الرقم/۱۷۰۹۔

محبت کریں، اسی محبتِ الٰہی کی خاطر دونوں اکٹھے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت (برائی کی) دعوت دے، مگر وہ یہ کہہ (کر انکار کر) دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اور وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دایاں ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے، اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو (خوفِ الٰہی سے) اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦٠/ ١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ. فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ! الْحَدِيدُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ! النَّارُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ! الْمَاءُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ! الرِّيْحُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ: نَعَمْ! ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ

١٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم/١٢٢٧٥، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب (٩٥)، ٥/٤٥٤ الرقم/٣٣٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٥، الرقم/١٢١٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٢٣، الرقم/٥٢٩٨۔

تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ ہلنے لگی۔ اس نے پہاڑ پیدا کر کے انہیں زمین پر رکھ دیا تو وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رب! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! آگ ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ پھر عرض کیا: اے رب! کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ پوچھا: کیا ہوا سے بھی زیادہ طاقت ور کوئی مخلوق ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ انسان جو دائیں ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور اسے اپنے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھتا ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

١٦١/١١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، أَنَّ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ. قَالَ: أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ، وَعِنْدَ اللهِ الْمَزِيدُ. قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سِرٌّ إِلٰى فَقِيرٍ، وَجُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر ﷺ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! صدقے کی حقیقت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ مال و دولت کو) کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور (اس کا) اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی زیادہ (اجر و ثواب) ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے

١٦١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٥، الرقم/٢٢٣٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٧، الرقم/٧٨٧١، وأيضًا فيه، ٨/٢٢٦، الرقم/٧٨٩١۔

فرمایا: کسی تنگ دست کو خفیہ صدقہ دینا اور مفلوک الحال آدمی کا اپنے خون پسینے کی کمائی میں سے صدقہ نکالنا۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٢/١٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا، وَبَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوْا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، تُرْزَقُوْا، وَتُنْصَرُوْا، وَتُجْبَرُوْا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لو۔ اس سے قبل کہ تم (کسی طبعی و جسمانی عارضہ کے باعث) غفلت کا شکار ہو جاؤ اعمالِ صالحہ کرنے میں جلدی کر لو۔ تم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اور ظاہر اور پوشیدہ بکثرت صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق جوڑ لو۔ اِس کے بدلے تمہیں مزید رزق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں سربلند اور طاقت ور کیا جائے گا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٦٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، ١/٣٤٣، الرقم/١٠٨١۔

اَلتَّبْشِيْرُ لِلْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ

﴿خیرات میں خرچ کرنے والے کے لیے خوشخبری﴾

اَلْقُرْآن

(۱) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌO اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَO

(البقرة، ۲/ ۲۶۱-۲۶۲)

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (اس) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور پھر) ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی سات سو گنا اجر پاتے ہیں) اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے (اس سے بھی) اضافہ فرما دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہےO جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کیے ہوئے کے پیچھے نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ اذیت دیتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گےO

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌO (البقرة، ۲/ ۲۶۷)

اے ایمان والو! ان پاکیزہ کمائیوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو اور اس میں سے گندے مال کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو کہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو) تم خود اسے ہرگز نہ لو سوائے اس کے کہ تم اس میں چشم پوشی کرلو، اور جان لو کہ بے شک اللہ بے نیاز لائقِ ہر حمد ہےo

(۳) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ط وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللهِ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَo لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌo اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo

(البقرة، ۲/ ۲۷۲-۲۷۴)

اور تم جو مال بھی خرچ کرو سو وہ تمہارے اپنے فائدے میں ہے اور اللہ کی رضاجوئی کے سوا تمہارا خرچ کرنا مناسب ہی نہیں ہے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گاo (خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو تو بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہےo جو لوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کے رب کے

پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے○

(٤) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ○ (الرعد، ۲۲/۱۳-۲٤)

اور جو لوگ اپنے رب کی رضاجوئی کے لیے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کا (حسین) گھر ہے○ (جہاں) سدا بہار باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے آباء و اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی نیکوکار ہو گا اور فرشتے ان کے پاس (جنت کے) ہر دروازے سے آئیں گے○ (انہیں خوش آمدید کہتے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہیں گے) تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔

(٥) وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

(سبا، ۳٤/۳۹)

اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے○

(٦) اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَo لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌo (فاطر، ٣٥/٢٩-٣٠)

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی، وہ ایسی (اُخروی) تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارے میں نہیں ہوگیo تاکہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا پورا عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں مزید نوازے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا ہی شکر قبول فرمانے والا ہےo

اَلْحَدِيْث

١٦٣/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ. وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلْآى، لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

١٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: وعرشه على الماء، ١٧٢٤/٤، الرقم/٤٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، ٦٩٠/٢، الرقم/٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٣/٢، ٥٠٠، الرقم/٨١٢٥، ١٠٥٠٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ٧١/١، الرقم/١٩٧۔

تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال عطا کروں گا، اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی ہے، اس وقت سے اس نے لوگوں کو کتنا عطا کیا لیکن پھر بھی اُس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اُس کا عرش اُس وقت پانی پر تھا اور اُسی کے ہاتھ میں میزان ہے جو پست (یعنی جس کا ایک پلڑا پست) اور (ایک پلڑا) بلند ہوتا رہتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/١٦٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ، يَا ابْنَ آدَمَ، أُنْفِقْ عَلَيْكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! تو (مخلوقِ خدا پر) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ: وَالْمَعْنٰى: أَنْفِقِ الْأَمْوَالَ الْفَانِيَةَ فِي

١٦٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، ٥/٢٠٤٧، الرقم/٥٠٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، ٢/٦٩٠، الرقم/٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٢، الرقم/٧٢٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الكفارات، باب النهي عن النذر، ١/٦٨٦، الرقم/٢١٢٣۔

الدُّنْيَا لِتُدْرِکَ الْأَحْوَالَ الْعَالِيَةَ فِي الْعُقْبٰی. وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ أَعْطِ النَّاسَ مَا رَزَقْتُکَ حَتّٰی أَنْ أَرْزُقَکَ أَيْ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰی، إِشَارَةٌ إِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ [سبا، ٣٤/٣٩].(١)

ملا علی القاری فرماتے ہیں: حدیث مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ فنا ہونے والے اَموال کو دنیا میں خرچ کرو تاکہ تم آخرت میں اعلیٰ درجہ کے اَحوال پا سکو۔ کہا گیا ہے کہ اس کا معنٰی یہ ہے: تم لوگوں کو میرے عطا کیے ہوئے رزق میں سے دو تاکہ میں تجھے دنیا اور آخرت میں عطا کروں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ ’اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا‘۔

١٦٥/ ١٥. عَنْ أَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْکِ، وَلَا تُوْعِي فَيُوْعِيَ اللهُ عَلَيْکِ.

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، كتاب الزكاة، باب الإنفاق وكراهية الإمساك، ٤/ ٣١٨، الرقم/ ١٨٦٢۔

١٦٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب هبة المرأة بغير زوجها وعتقها إذا كان لها زوج فهو جائز إذا لم تكن سفيهة، فإذا كانت سفيهة لم يجز قال الله تعالى: ولا تؤتوا السفهاء أموالكم، ٢/ ٩١٥، الرقم/ ٢٤٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكوة، باب الحث في الإنفاق وكرامة الإحصاء، ٢/ ٧١٣، الرقم/ ١٠٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٤٥، الرقم/ ٢٦٩٦٧۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اسماء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کھلا) خرچ کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا، اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/١٦٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا، تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِهٖ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر غفّاری ؓ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا تو ہمارے سامنے اُحد پہاڑ آ گیا، (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس اس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسری رات مجھ پر اس حال میں گزرے کہ اُس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچا رہے، سوائے اس

١٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ: ما يسرني أن عندي مثل أحد هذا ذهبا، ٥/٢٣٦٧، الرقم/٦٠٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة، ٢/٦٨٧، الرقم/٩٤۔

کے جو قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مال اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح (تقسیم کر دوں)۔ (یہ آپ ﷺ نے) اپنے دائیں، بائیں اور پیچھے (والوں) کی طرف (عطا کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔)

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧/١٦٧. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَوۡ كَانَ لِي مِثۡلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِي أَنۡ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنۡدِي مِنۡهُ شَيۡءٌ، إِلَّا شَيۡئًا أَرۡصُدُهُ لِدَيۡنٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ تین راتیں بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزریں کہ اس مال میں سے کچھ میرے پاس موجود ہو (یعنی سب کچھ بانٹ دوں) مگر صرف اتنا باقی رکھ لوں جس سے (اپنے ذمہ واجب الادا) قرض ادا کر سکوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/١٦٨. عَنِ ابۡنِ أَبِي مُلَيۡكَةَ: أَنَّ عُقۡبَةَ بۡنَ الۡحَارِثِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلّٰى

١٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ: ما يسرني أن عندي مثل أحد هذا ذهبا، ٢٣٦٨/٥، الرقم/٦٠٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة، ٦٨٧/٢، الرقم/٩٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٩/٢، الرقم/٨٥٧٩۔

١٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من أحب تعجيل الصدقة من يومها، ٥١٩/٢، الرقم/١٣٦٣۔

بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ، أَوْ قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یا آپ ﷺ سے گزارش کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں گھر میں صدقے کا سونا چھوڑ آیا تھا۔ میں نے اسے رات اپنے پاس رکھنا پسند نہیں کیا اور تقسیم کر دیا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۶۹/ ۱۹. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا، دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، وَرَأٰى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ. فَقَالَ: ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ، أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ

۱۶۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب يفكر الرجل الشيء في الصلاة، ۱/ ۴۰۸، الرقم/۱۱۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۷، الرقم/۱۶۱۹۶، والنسائي في السنن، باب الرخصة للإمام في تخطي رقاب الناس، ۳/ ۸۴، الرقم/۱۳۶۵۔

نماز عصر پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی سرعت کے باعث لوگوں کے چہروں پر حیرانی کے اثرات دیکھ کر فرمایا: مجھے دورانِ نماز سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ سو میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات ہمارے پاس پڑا رہے، لٰہذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

اِسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اَلصَّدَقَةُ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَحْجُبُ مِنَ النَّارِ

﴿صدقہ و خیرات عمر میں اضافہ اور جہنم سے محفوظ کرتے ہیں﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۲۷۴)

جو لوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے ○

(۲) وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ (المائدة، ۵/۱۲)

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور (اس کی تعمیل، تنفیذ اور نگہبانی کے لیے) ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے، اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری خصوصی مدد و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی)، اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ

کرکے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے (بھی) کفر (یعنی عہد سے انحراف) کیا تو بے شک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا○

(۳) وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ط اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ط سَیُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ○ (التوبة، ۹/ ۹۹)

اور بادیہ نشینوں میں (ہی) وہ شخص (بھی) ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرتا ہے اسے اللہ کے حضور تقرب اور رسول (ﷺ) کی (رحمت بھری) دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتا ہے، سن لو! بے شک وہ ان کے لیے باعث قربِ الٰہی ہے، جلد ہی اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرما دے گا۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے○

اَلۡحَدِيۡث

۲۰/۱۷۰. عَنۡ أَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطۡفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدۡفَعُ عَنۡ مِیۡتَةِ السُّوۡءِ.

۱۷۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصَّدَقَةِ، ۳/ ۵۲، الرقم/ ٦٦٤، وابن حبان في الصحيح، ۸/ ۱۰۳، الرقم/ ۳۳۰۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۲۱۳، الرقم/ ۳۳۵۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/ ۲۱۸، الرقم/ ۱۸۹۷، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ۱/ ۲۰۹، الرقم/ ۸۱٦، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۲۷۲۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔

١٧١/٢١. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ، وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ، وَيُذْهِبُ اللهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

کثیر بن عبد اللہ المزنی اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا (حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت کو روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تکبر اور فخر کو ختم کر دیتا ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٢/٢٢. عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفْتِنَا عَنِ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ: إِنَّهَا حَاجِبٌ مِنَ النَّارِ، لِمَنْ أَحْسَنَهَا يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ تعالى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٧١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٢، الرقم/٣١۔

١٧٢: المرجع نفسه، ٢٥/٣٥، الرقم/٦٢۔

حضرت میمونہ بنتِ سعد رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے** کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں صدقہ کے متعلق بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے صدقہ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے نارِ جہنم سے رکاوٹ ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/١٧٣. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/١٧٤. عَنْ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ **نے بیان کیا** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ، اپنے دینے والے کی قبر سے گرمی کو ختم کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٧٤، الرقم/٤٤٠٢۔

١٧٤: المرجع نفسه، ١٧/٢٨٦، الرقم/٧٨٨۔

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

﴿بیوی بچوں پر خرچ کرنا﴾

۲۵/۱۷۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی قائم رہے (یعنی دوسروں کو دے کر خود تہی دامن نہ ہو جاؤ) اور ان سے شروع کرو جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

اِسے امام بخاری، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۷۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟

۱۷۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، ٥/٢٠٤٨، الرقم/٥٠٤١، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله، ٢/١٢٩، الرقم/١٦٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب أي الصدقة أفضل، ٥/٦٩، الرقم/٢٥٤٤۔

۱۷۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٨، الرقم/٨٦٨٧، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب في الرخصة في ذلك، ٢/١٢٩، الرقم/١٦٧٧، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم/١٥٠٩، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٣٤، الرقم/٣٣٤٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٠٢، الرقم/٢٤٥١۔

قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ. وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تنگ دست کے خون پسینے کی کمائی کا صدقہ اور اس سے شروع کرو جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تم نے غلام کی آزادی کے لیے خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تم نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا؛ ان میں سب سے زیادہ اَجر والا (دینار) وہ ہے جسے تم نے اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کیا۔

١٧٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم، ٦٩٢/٢، الرقم/٩٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٧٦/٢، الرقم/ ١٠١٧٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٩/٩، الرقم/٩٠٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٢٢/٢، الرقم/٣٠٧٩۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧٨/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عِنْدِي دِيْنَارٌ. قَالَ: فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ، أَوْ زَوْجِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْتَ أَبْصَرُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: جس کے لیے تم زیادہ مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔

اِسے امام ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٧٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، ١٣٢/٢، الرقم/١٦٩١، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب تفسير لك، ٦٢/٥، الرقم/٢٥٣٥، والشافعي في المسند، ٢٦٦/١، وأيضًا في السنن المأثورة، ٣٩٣/١، الرقم/٥٤٩، والحاكم في المستدرك، ٥٨٥/١، الرقم/١٥١٤، وابن حبان في الصحيح، ١٢٦/٨، الرقم/٣٣٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ٧٨/١، الرقم/١٩٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٧/٨، الرقم/٨٥٠٨، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٤٦٦/٧۔

اَلصَّدَقَةُ عَلٰى ذِي الۡقَرَابَةِ

﴿رشتہ دار کو صدقہ دینا﴾

اَلۡقُرۡآن

(۱) لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ‌ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ‌ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا‌ۚ وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ‌ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا‌ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ۝ (البقرة، ۲/ ۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۝

(۲) كُتِبَ عَلَيۡكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَكَ خَيۡرَا‌ۚ ۖ الۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ۚ حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ۝ (البقرة ۲/ ۱۸۰)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آ پہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے○

(۳) يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ○ (البقرة، ۲/ ۲۱۵)

آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرما دیں جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حقدار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے○

(٤) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ (الأنفال، ۸/ ٤۱)

اور جان لو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم نے پایا ہو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول (ﷺ) کے لیے اور (رسول ﷺ کے) قرابت داروں کے لیے (ہے) اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس (وحی) پر ایمان لائے ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر (حق و باطل کے درمیان) فیصلے کے دن نازل فرمائی وہ دن (جب میدان بدر میں مومنوں اور کافروں کے) دونوں لشکر باہم مقابل ہوئے تھے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے○

(٥) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا○
(الإسراء، ١٧/ ٢٦)

اور قرابت داروں کو ان کا حق ادا کرو اور محتاجوں اور مسافروں کو بھی (دو) اور (اپنا مال) فضول خرچی سے مت اڑاؤ○

اَلْحَدِيْث

١٧٩/ ٢٩. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت سلمان بن عامر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور یہی (صدقہ) رشتہ دار کو دینا دوگنا (اجر رکھتا) ہے: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔

اِسے امام نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

١٨٠/ ٣٠. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّـهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

١٧٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة على الأقارب، ٥/ ٩٢، الرقم/ ٢٥٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ١/ ٥٩١، الرقم/ ١٨٤٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٥٦٤، الرقم/ ١٤٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٨/ ١٣٢، الرقم/ ٣٣٤٤۔

١٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الزكاة على ـــــ

ﷺ يَقُولُ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهٖ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا، يَا رَسُولَ اللهِ، حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بَخْ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ. وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ. فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهٖ وَبَنِي عَمِّهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات رکھنے کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ ﷺ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء زیادہ پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا پاک صاف پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس ﷺ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ ’تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب

.... الأقارب، ٢/٥٣٠، الرقم/١٣٩٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين، ٢/٦٩٣، الرقم/٩٩٨۔

چیزوں میں سے خرچ نہ کرو‘ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ’تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو‘، اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے زیادہ پیارا ہے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے (میری طرف سے) صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اَجر و ثواب اور (نیکیوں کے) ذخیرے کی اُمید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! (اب یہ آپ کے تصرف میں ہے) آپ اس کو وہاں خرچ کیجیے جہاں آپ کو اللہ تعالیٰ (اس کی ضرورت) دکھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاباش! یہ سودا تو مفید اور نفع بخش ہے، یہ سودا تو مفید اور نفع بخش ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں اسی طرح کروں گا۔ لہٰذا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اَلتَّوْسِعَةُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَعِتْقُ الْأُسَارٰى

﴿محتاجوں کی مالی معاونت اور قیدیوں کی آزدی﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ط وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللهِ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ○ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌ○ (البقرة، ٢/٢٧٢-٢٧٣)

اور تم جو مال بھی خرچ کرو سو وہ تمہارے اپنے فائدے میں ہے اور اللہ کی رضا جوئی کے سوا تمہارا خرچ کرنا مناسب ہی نہیں ہے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا○ (خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو تو بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے○

(۲) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ

اللهِ ط وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○ (التوبة، ٩/ ٦٠)

بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○

(۳) وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا○ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا○ فَوَقٰـهُمُ اللهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا○ وَ جَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا○ (الدهر، ٧٦/ ٨-١٢)

اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں○ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہشمند) ہیں○ ہمیں تو اپنے ربّ سے اُس دن کا خوف رہتا ہے جو (چہروں کو) نہایت سیاہ (اور) بدنما کر دینے والا ہے○ پس اللہ انہیں (خوفِ اِلٰہی کے سبب سے) اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور انہیں (چہروں پر) رونق و تازگی اور (دلوں میں) سرور و مسرّت بخشے گا○ اور اِس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے (رہنے کو) جنت اور (پہننے کو) ریشمی پوشاک عطا کرے گا○

(٤) وَاَمَّا السَّآئِلَ فَـلَا تَنْهَرْ○ (الضحیٰ، ٩٣/ ١٠)

اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیں○

اَلْحَدِيْث

١٨١/٣١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيْرٍ وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے تمام قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر مانگنے والے کو (دامنِ مراد بھر کر) عطا فرماتے۔

اِسے امام بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ: ’وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ‘: فَإِنَّهُ كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ. وَفِيْهِ نَدْبُ عِتْقِ الْأُسَارٰى عِنْدَ إِقْبَالِ رَمَضَانَ، وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ.(١)

امام سیوطی نے کہا: حدیث مبارکہ کے الفاظ کہ ’آپ ﷺ ہر مانگنے والے کو عطا فرماتے‘: بے شک آپ ﷺ رمضان میں سب سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ماہ رمضان کی آمد پر قیدیوں کو رہا کرنا اور فقراء و مساکین پر خرچ کو وسیع کرنا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔

١٨١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١١، الرقم/٣٦٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٢٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٥٠، والشعراني في الطبقات الكبرى، ١/٣٧٧۔

(١) السيوطي في الشمائل الشريفة، ١/١٤٢۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ: 'وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ' أَيۡ زِيَادَةٌ عَلٰى مُعْتَادِهٖ، وَإِلَّا فَلَا كَانَ عِنۡدَهٗ 'لَا' فِي غَيۡرِ رَمَضَانَ أَيۡضًا. فَقَدۡ جَاءَ فِي صَحِيۡحِ مُسۡلِمٍ: إِنَّهٗ مَا سُئِلَ شَيۡئًا إِلَّا أَعۡطَاهُ، فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَأَعۡطَاهُ غَنَماً بَيۡنَ جَبَلَيۡنِ، فَرَجَعَ إِلٰى قَوۡمِهٖ، فَقَالَ: يَا قَوۡمُ، أَسۡلِمُوۡا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعۡطِي عَطَاءَ مَنۡ لَا يَخۡشَى الۡفَقۡرَ. وَرَوٰى الۡبُخَارِيُّ مِنۡ حَدِيۡثِ جَابِرٍ، مَا سُئِلَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ عَنۡ شَيۡءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

وَكَذَا عِنۡدَ مُسۡلِمٍ أَيۡ مَا طُلِبَ مِنۡهُ شَيۡءٌ مِنۡ أَمۡرِ الدُّنۡيَا فَمَنَعَهٗ.

قَالَ الۡفَرَزۡدَقُ:

مَا قَالَ لَا قَطُّ إِلَّا فِي تَشَهُّدِهٖ
لَوۡلَا التَّشَهُّدُ كَانَتۡ لَاؤُهٗ نَعَمۡ[1]

ملا علی قاری نے فرمایا ہے: 'وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ' سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ (رمضان شریف میں) اپنی عام عادت مبارکہ سے زیادہ عطا فرماتے، ورنہ رمضان المبارک کے علاوہ بھی (کسی سائل کے لیے) آپ ﷺ کی بارگاہ میں لفظ 'نہیں' نہیں تھا۔ 'صحیح مسلم' میں تو یہاں تک ہے کہ آپ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا گیا آپ ﷺ نے وہی عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا تو (اس کی طلب پر) آپ ﷺ نے اسے دو

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٤/٣٩٩۔

پہاڑوں کے درمیان سمانے والا بکریوں کا ریوڑ عطا فرمایا۔ وہ اپنی قوم کی طرف واپس گیا تو کہنے لگا: اے میری قوم! اسلام قبول کر لو کیونکہ پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ اتنی کثرت سے عطا فرماتے ہیں کہ فقر کا اندیشہ نہیں کرتے۔ امام بخاری نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کو روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا گیا اس پر آپ ﷺ نے کبھی 'نہیں' نہ فرمایا۔

اسی طرح **صحیح مسلم** میں بیان کیا گیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ سے دنیاوی معاملات میں سے جو بھی چیز مانگی گئی آپ ﷺ نے کبھی انکار نہیں کیا۔

فرزدق شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

آپ ﷺ نے تشہد کے علاوہ کبھی بھی لفظ 'نہیں' نہ فرمایا
اگر تشہد نہ ہوتا تو آپ ﷺ کا لفظ 'نہیں' بھی 'ہاں' ہوتا

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

خِدْمَةُ الْبَشَرِيَّةِ عَبْرَ نَشْرِ الْعِلْمِ وَالصَّلَاحِ

﴿اِشاعتِ علم اور اصلاح و خیر خواہی
کے ذریعے خدمتِ اِنسانیت﴾

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتعَلَّمَ الرَّجُلُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ

﴿کسی شخص کا علم سیکھنا اور سِکھانا بہترین صدقہ ہے﴾

اَلْقُرْآن

(١) يُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (البقرة، ٢/٢٦٩)

وہ جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہوگئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں○

(٢) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○ (التوبة، ٩/١٢٢)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں○

(٣) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (النحل، ١٦/٤٣)

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مَردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے سوتم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو٥

اَلْحَدِيُث

١٨٢/١. عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنُسَانُ انُقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنُ ثَـلَاثَةٍ: إِلَّا مِنُ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوُ عِلُمٍ يُنُتَفَعُ بِهٖ، أَوُ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدُعُوُ لَهٗ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَأَبُوُ دَاوُدَ وَالتِّرُمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو سوائے تین چیزوں کے اس کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے (اور ان کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے): (١) صدقہ جاریہ، یا (٢) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا (٣)

١٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ١٢٥٥/٣، الرقم/١٦٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٢/٢، الرقم/٨٨٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في الصدقة عن الميت، ١١٧/٣، الرقم/٢٨٨٠، والترمذي في السنن، كتاب الأحكام، باب في الوقف، ٦٦٠/٣، الرقم/١٣٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت، ٢٥١/٦، الرقم/٣٦٥١، وأيضًا في السنن الكبرى، ١٠٩/٤، الرقم/٦٤٧٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١٢٢/٤، الرقم/٢٤٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٢٩٥/١، الرقم/٩٣، ٢٨٦/٧، الرقم/٣٠١٦، والبخاري في الأدب المفرد/٢٨، الرقم/٣٨۔

نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

اسے امام مسلم، احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

٢/١٨٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا، ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ایک دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان شخص علم سیکھے اور پھر وہ اسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

اسے امام ابن ماجہ نے اسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔

٣/١٨٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ

١٨٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٩، الرقم/٢٤٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٥٤، الرقم/١٤٢١، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٣٢، الرقم/٥٧٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم/١٢٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩/٥٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/٣٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥۔

١٨٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم/٢٤٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢١، الرقم/٢٤٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤٨، الرقم/٣٤٤٨، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٦٩، الرقم/٢٨٦، وذكره ـــ

الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ، عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ. يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

اور آپ ایک دوسری روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کے کچھ اعمال اور نیکیاں ایسی ہیں جن کا ثواب اسے اس کی وفات کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔ ان میں سے ایک وہ علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا۔ (دوسرا) نیک بیٹا ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا (جو اس کے لئے دعا کرے)۔ (تیسرا) قرآن مجید ہے، جو اس نے (اپنے وارث کے لئے) ورثہ میں چھوڑا۔ (چوتھی) مسجد جو اس نے تعمیر کی۔ (پانچواں) مسافر خانہ جو اس نے بنایا۔ (چھٹی) نہر جو اس نے جاری کرائی یا (ساتواں) صدقہ ہے جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں اپنے مال سے نکالا۔ ان تمام اعمال کا ثواب اسے موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ نے اسنادِ حسن سے اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٨٥ / ٤. وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ

.... المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٥، ١٢١، الرقم/١٢٣، ٤٢٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥، الرقم/٩٤، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥٤٠۔

١٨٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم/٢٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩٨، الرقم/٤٤٦، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٥١، الرقم/٤٠، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٣٢، الرقم/٥٧٧، وذكره ←

عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

اور ایک دوسری روایت میں حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کو علم سکھایا تو اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا، (جبکہ) عمل کرنے والے کے اجر میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔

١٨٦ / ٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے (ہر بات آگے دوسروں تک) پہنچا دو اگرچہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، اور بنی اسرائیل سے (قصص و واقعات پر مبنی) روایات آگے بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں؛ اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

.... المنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٥٦، الرقم/ ١٢٩، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/ ٣٤، الرقم/ ٩٢۔

١٨٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/ ١٢٧٥، الرقم/ ٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٥٩، الرقم/ ٦٤٨٦، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/ ٤٠، الرقم/ ٢٦٦٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٢٨١، الرقم/ ٤٦٢۔

اسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٨٧. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اور ایک دوسری روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اُسے (دوسروں تک) ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا (کیونکہ) بہت سے لوگ جنہیں (علم) پہنچایا جائے (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے (اور سمجھنے والے) ہوتے ہیں۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابو حنیفہ نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علمًا، ١/٨٥، الرقم/٢٣٢، وأبو حنيفة عن أنس بن مالك رضی الله عنه في المسند، ١/٢٥٢، والدارمي عن أبي الدرداء رضی الله عنه في السنن، ١/٨٧، الرقم/٢٣٠، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٨، الرقم/٦٦، والبزار في المسند، ٥/٣٨٢، الرقم/٢٠١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٧٤، الرقم/١٧٣٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٢١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦١، الرقم/١٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٨۔

١٨٨/٧. وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت زید بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کی رونق کو دوبالا کرے جس نے ہم سے کوئی حدیث سن کر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا۔ بہت سے فہم و بصیرت کے حامل افراد اپنے سے زیادہ فہم و بصیرت رکھنے والے افراد تک (حدیث) پہنچاتے ہیں اور بہت سے فہم و بصیرت کے حامل افراد درحقیقت فقیہ (یعنی احکام کا استنباط کرنے، انہیں یاد رکھنے اور آگے منتقل کرنے والے) نہیں ہوتے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

١٨٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨٣/٥، الرقم/٢١٦٣٠، أبوداود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣٢٢/٣، الرقم/٣٦٦٠، الرقم/٢٦٥٦، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٣٣/٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٣١/٣، الرقم/٥٨٤٧، والدارمي في السنن، ٨٦/١، الرقم/٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٠/١، الرقم/٦٧، والبزار في المسند، ٣٤٢/٨، الرقم/٣٤١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٤٣/٥، الرقم/٤٨٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٧٤/٢، الرقم/١٧٣٦۔

١٨٩/٨. وَفِي رِوَايَةِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي، فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت جبیر بن مطعم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ منٰی میں مسجد خیف میں کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاد و آباد رکھے جس نے میری بات کو سن کر اسے یاد رکھا، پھر اُسے اُس تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ پس بہت سے فقہ کے حامل (یعنی صاحبِ علم) درحقیقت گہرا فکر و تدبر نہیں رکھتے اور بہت سے سمجھ بوجھ کے حامل (میری بات کو) اس شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فہم و بصیرت رکھتا ہے۔

اِسے امام احمد، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٩٠/٩. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

١٨٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، الرقم/١٦٧٨٤، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم/٢٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٢، الرقم/٢٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٠٨، الرقم/٧٤١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٧، الرقم/١٥٤٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٠٧، الرقم/١٤٢١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/١٨٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٧٠، الرقم/٢٦٠٤۔

١٩٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٧٧، الرقم/٥٨٤٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٢، الرقم/١٥٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٢٦١، الرقم/١٠٦، والهيثمي في ــــ

اَللّٰهُمَّ، ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي، يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي، وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (دعا کرتے ہوئے) سنا: اے اللہ! ہمارے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔

اسے امام طبرانی نے روایت اور منذری نے بیان کیا ہے۔

١٩١/١٠. وَفِي رِوَايَةِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تُوْضَعُ حَسَنَاتُ الرَّجُلِ فِي كَفَّةٍ وَسَيِّئَاتُهُ فِي الْكَفَّةِ الْأُخْرٰى، فَتَشِيْلُ حَسَنَاتُهُ. فَإِذَا أَيِسَ، وَظَنَّ أَنَّهَا النَّارُ. جَاءَ شَيءٌ مِثْلُ السَّحَابِ حَتّٰى يَقَعَ فِي حَسَنَاتِهِ، فَتَشِيْلُ سَيِّئَاتُهُ. قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَعْرِفُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيُقَالُ: هٰذَا مَا عَلَّمْتَ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، فَعُمِلَ بِهِ مِنْ بَعْدِكَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ایک روایت میں امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے (حدیث) پہنچی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص کی نیکیاں (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور

مجمع الزوائد، ١/١٢٦، والسيوطي في تدريب الراوي، ٢/١٢٦، والزيلعي في نصب الراية، ١/٣٤٨۔

١٩١: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، وذكره ابن القيم في مفتاح دار السعادة، ١/١٧٦۔

اس کے گناہ دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اس کی نیکیوں کا پلڑا (وزن میں ہلکا ہونے کی وجہ سے) بلند ہو جائے گا۔ اس صورتحال سے وہ مایوس ہو کر گمان کرے گا کہ یہ (نیکیوں کا کم ہونا اس کے لیے) دوزخ کی آگ (کا باعث) ہے۔ پھر بادل کی مانند کوئی چیز آ کر اس کی نیکیوں میں شامل ہو جائے گی، جس سے اس کی برائیوں والا پلڑا بلند ہو جائے گا (اور نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا)۔ پس اس سے کہا جائے گا: کیا تو اپنے اس عمل کو پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ اُسے بتایا جائے گا: یہ وہی عمل خیر ہے جس کی تو نے لوگوں کو تعلیم دی تھی۔ پس تیرے بعد اس پر عمل ہوتا رہا (جس کا تجھے یہ صلہ دیا گیا ہے)۔

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

اَلإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ

﴿لوگوں کے درمیان صلح جوئی﴾

اَلْقُرْآن

(١) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(البقرة ٢/ ١٨٠-١٨٢)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آ پہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے○ پھر جس شخص نے اس (وصیّت) کو سننے کے بعد اسے بدل دیا تو اس کا گناہ انہی بدلنے والوں پر ہے، بے شک اللہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے○ پس اگر کسی شخص کو وصیّت کرنے والے سے (کسی کی) طرف داری یا (کسی کے حق میں) زیادتی کا اندیشہ ہو پھر وہ ان کے درمیان صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○

(٢) وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرة، ٢/ ٢٢٤)

اور اپنی قسموں کے باعث اللہ (کے نام) کو (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے اور پرہیز

گاری اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرانے میں آڑ مت بناؤ، اور اللہ خوب سننے والا بڑا جاننے والا ہےo

(٣) لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo (النساء، ٤/ ١١٤)

ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس شخص (کے مشورے) کے جو کسی خیرات کا یا نیک کام کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دیتا ہے اور جو کوئی یہ کام اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرے تو ہم اس کو عنقریب عظیم اجر عطا کریں گےo

(٤) وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْ م بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللهِ ج فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ o اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo

(الحجرات، ٤٩/ ٩-١٠)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑائی کریں تو اُن کے درمیان صلح کرا دیا کرو، پھر اگر ان میں سے ایک (گروہ) دوسرے پر زیادتی اور سرکشی کرے تو اس (گروہ) سے لڑو جو زیادتی کا مرتکب ہو رہا ہے یہاں تک کہ وہ (قیامِ اَمن کے) حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ رجوع کر لے تو دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہےo بات یہی ہے کہ (سب) اہلِ ایمان (آپس میں) بھائی ہیں۔ سو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo

اَلْحَدِيْث

١٩٢ / ١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ. يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ واجب ہے، (اگر) وہ دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے، کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب من أخذ بالركاب ونحوه، ٣/١٠٩٠، الرقم/٢٨٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٩، الرقم/١٠٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم/٨١٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٧٤، الرقم/١٤٩٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٨٧، الرقم/٧٦٠٩۔

١٢/١٩٣. عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ﷽، قَالَتْ: إِنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ ﷽ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگوں میں صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے، خواہ وہ (صلح کے لیے کسی کی طرف) کوئی اچھی بات منسوب کرے یا وہ (اپنی طرف سے کسی کے متعلق) کلماتِ خیر کہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣/١٩٤. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن ﷽ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی

١٩٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلح، باب ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس، ٩٥٨/٢، الرقم/٢٥٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الكذب وبيان المباح منه، ٢٠١١/٤، الرقم/٢٦٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٣/٦، الرقم/٢٧٣١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ١٩٣/٥، الرقم/٨٦٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٤٠/١٣، الرقم/٥٧٣٣۔

١٩٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إصلاح ذات البين، ٢٨٠/٤، الرقم/٤٩٢٠، والترمذي مختصراً في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في إصلاح ذات البين، ٣٣١/٤، الرقم/١٩٣٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١٥٨/١١، الرقم/٢٠١٩٦۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے پہلو دار بات کی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔

اِسے امام ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ: لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمٰى خَيْرًا. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

احمد بن محمد اور مسدد نے کہا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے (اپنی طرف سے) کوئی اچھی بات کہی یا (کسی کی طرف) کوئی اچھی بات منسوب کی۔

اسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٩٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ.

---

(١) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إصلاح ذات البين، ٤/٢٨٠، الرقم/٤٩٢٠۔

١٩٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٤٤، الرقم/٢٧٥٤٨، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في إصلاح ذات البين، ٤/٢٨٠، الرقم/٤٩١٩، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٥٦)، ٤/٦٦٣، الرقم/٢٥٠٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٤٨٩، الرقم/٥٠٩٢۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو درداء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ سے بھی افضل ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں! (ضرور بتائیے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان صلح کرانا، (کیونکہ) باہمی تعلقات کا بگاڑ امن و سلامتی کو تباہ کرنے (اور ظلم و زیادتی کو فروغ دینے) والا عمل ہے (اور رشتوں کی خرابی قطع رحمی کا باعث بنتی ہے)۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٩٦/١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ، وَالْقُضَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین صدقہ دو قرابت داروں میں صلح کرانا ہے۔

اِسے امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں اور قضاعی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٩٧/١٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَبِي أَيُّوْبَ بْنِ زَيْدٍ: يَا

١٩٦: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢٩٥/٣، الرقم/١٠٠٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٤٤/٢، الرقم/١٢٨٠، وعبد بن حميد في المسند، ١٣٥/١، الرقم/٣٣٥۔

١٩٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٧/٨، الرقم: ٧٩٩٩، والطيالسي في المسند، ٨١/١، الرقم/٥٩٨، والبيهقي في شعب ←

أَبَا أَيُّوبَ، أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰی عَمَلٍ يَرْضَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَ: بَلٰی. قَالَ: تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوْا، وَتُقَارِبُ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو امامہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ایوب بن زید سے فرمایا: اے ابو ایوب! کیا میں آپ کو ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)! آپ ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں میں لڑائی ہو تو ان کے مابین صلح کراؤ اور جب ان میں دوریاں پیدا ہوں تو ان میں قربت پیدا کرو۔

اِسے امام طبرانی، طیالسی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: إِذَا أَتَاکَ رَجُلٌ يَشْکُوْ إِلَيْکَ رَجُلًا فَقُلْ: يَا أَخِي، اعْفُ عَنْهُ، فَإِنَّ الْعَفْوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی. فَإِنْ قَالَ: لَا يَحْتَمِلُ قَلْبِيَ الْعَفْوَ وَلٰـکِنْ أَنْتَصِرُ کَمَا أَمَرَنِيَ اللهُ. قُلْ: فَإِنْ کُنْتَ تُحْسِنُ تَنْتَصِرُ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَإِلَّا فَارْجِعْ إِلٰی بَابِ الْعَفْوِ، فَإِنَّهُ بَابٌ أَوْسَعُ. فَإِنَّهُ مَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَی اللهِ. وَصَاحِبُ الْعَفْوِ يَنَامُ اللَّيْلَ عَلٰی فِرَاشِهِ، وَصَاحِبُ الْاِنْتِصَارِ يَقْلِبُ الْأُمُوْرَ.(۱)

ذَکَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

.........الإيمان، ۷/٤۹۰، الرقم/۱۱۰۹٤، وذکره الذهبي في الکبائر/۲۱۲، والهيثمي في المجمع الزوائد، ۸/۸۰۔

(۱) أبو نعيم في حلية الأولياء، ۸/۱۱۲۔

امام فضیل بن عیاض نے فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شکایت لے کر آئے تو اسے کہو: اے میرے بھائی! اسے معاف کر دو کیونکہ معاف کر دینا تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اگر وہ کہے: میرا دل معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے بلکہ میں اس پر فتح و غلبہ پاؤں گا جیسا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم و اختیار دیا ہے۔ تو اُسے کہو: اگر تو اچھے طریقے سے فتح یاب ہونے والا ہوتا تو اس کے برابر ہوتا، وگرنہ بخشش کی طرف لوٹ آؤ، یہ ایک وسیع باب ہے۔ جو معاف کرتا ہے اور صلح کرتا ہے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ صاحبِ بخشش رات کے وقت اپنے بستر پر سوتا ہے جب کہ فتح (پانے کی خواہش رکھنے) والا اپنے اُمور کو اُلٹ پلٹ کرتا ہے۔

اِسے امام ابو نعیم نے 'حلیة الأولیاء' میں بیان کیا ہے۔

اَلنَّصِيْحَةُ لِلنَّاسِ

﴿لوگوں کی خیر خواہی﴾

اَلْقُرْآن

(١) فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَo فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَo فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَo (الأعراف، ٧/٧٧-٧٩)

پس انہوں نے اونٹنی کو (کاٹ کر) مار ڈالا اور اپنے ربّ کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے: اے صالح! تم وہ (عذاب) ہمارے پاس لے آؤ جس کی تم ہمیں وعید سناتے تھے اگر تم (واقعی) رسولوں میں سے ہوo سو انہیں سخت زلزلہ (کے عذاب) نے آ پکڑا پس وہ (ہلاک ہوکر) صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئےo پھر (صالح علیہ السلام نے) ان سے منہ پھیر لیا اور کہا: اے میری قوم! بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا اور نصیحت (بھی) کر دی تھی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند (ہی) نہیں کرتےo

(٢) اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَo فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَo (الأعراف، ٧/٩٢-٩٣)

جن لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا (وہ ایسے نیست و نابود ہوئے) گویا وہ اس (بستی) میں (کبھی) بسے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا (حقیقت میں) وہی

نقصان اٹھانے والے ہوگئے○ تب (شعیب علیہ السلام) ان سے کنارہ کش ہوگئے اور کہنے لگے: اے میری قوم! بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے تھے اور میں نے تمہیں نصیحت (بھی) کردی تھی پھر میں کافر قوم (کے تباہ ہونے) پر افسوس کیونکر کروں؟○

(٣) قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ○وَ لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ط هُوَ رَبُّكُمْ قف وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○ (هود، ١١/٣٣-٣٤)

(نوح علیہ السلام نے) کہا: وہ (عذاب) تو بس اللہ ہی تم پر لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم (اسے) عاجز نہیں کرسکتے○ اور میری نصیحت (بھی) تمہیں نفع نہ دے گی خواہ میں تمہیں نصیحت کرنے کا ارادہ کروں اگر اللہ نے تمہیں گمراہ کرنے کا ارادہ فرما لیا ہو، وہ تمہارا رب ہے، اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے○

اَلْحَدِيْث

١٧/١٩٨. عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ. قُلْنَا:

١٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الدين النصيحة لله ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم وقوله تعالى: ﴿إذا نصحوا لله ورسوله﴾، ١/٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ١/٧٤، الرقم/٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٢، الرقم/١٦٩٨٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في النصيحة، ٤/٢٨٦، الرقم/٤٩٤٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النصيحة، ٤/٣٢٤، الرقم/١٩٢٦، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب النصيحة للإمام، ٧/١٥٦، الرقم/٤١٩٧۔

لِمَنْ؟ قَالَ: ِللهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین سراسر خیر خواہی (کا نام) ہے۔ ہم نے عرض کیا: کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کی کتاب اور اُس کے رسول کے لیے اور ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کے لیے۔

اِسے امام بخاری نے 'الصحیح' کے ترجمۃ الباب میں اور امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٩٩/١٨. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ: الدين النصيحة لله ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم وقوله تعالى: إذا نصحوا لله ورسوله، ١/٣١، الرقم/٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ١/٧٥، الرقم/٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٠، ٣٦٤، الرقم/١٩٢١٤، ١٩٢٤٨، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النصيحة، ٤/٣٢٤، الرقم/١٩٢٥، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب البيعة على فراق المشرك، ٧/١٤٧، الرقم/٤١٧٥۔

٢٠٠/ ١٩. عَنُ زِيَادِ بُنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعُتُ جَرِيرَ بُنَ عَبُدِ اللهِ قَالَ: فَإِنِّي أَتَيُتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلُتُ: أُبَايِعُکَ عَلَى الْإِسُلَامِ؛ فَشَرَطَ عَلَيَّ: وَالنُّصُحِ لِكُلِّ مُسُلِمٍ. فَبَايَعُتُهُ عَلٰى هٰذَا. وَرَبِّ هٰذَا الْمَسُجِدِ، إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمُ، ثُمَّ اسُتَغُفَرَ وَنَزَلَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھ پر ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط عائد فرمائی۔ میں نے اس بات پر حضور نبی اکرم ﷺ سے بیعت کر لی۔ اِس مسجد کے رب کی قسم! میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے مغفرت کی اور (منبر سے) نیچے اُتر آئے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٠١/ ٢٠. عَنُ مَعُقِلِ بُنِ يَسَارٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعُتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنُ عَبُدٍ يَسُتَرُعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمُ يَحُطُهَا بِنَصِيُحَةٍ إِلَّا لَمُ يَجِدُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت معقل بن یسار ﷺ **نے روایت کیا** کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

٢٠٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ: الدين النصيحة لله ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم وقوله تعالى: إذا نصحوا لله ورسوله، ١/ ٣١، الرقم/ ٥٨۔

٢٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب من استرعي رعية فلم ينصح، ٦/ ٢٦١٤، الرقم/ ٦٧٣١۔

ہوئے سنا: ہر وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے رعایا کا حکمران بنایا مگر اس نے خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کیا، تو وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۰۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيْلَ: مَا هُنَّ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے (حقوق) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) جب تم اس سے ملو تو سلام کرو، (۲) جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو، (۳) جب وہ تم سے نصیحت (اور مشورہ) طلب کرے تو اسے نصیحت کرو، (۴) جب وہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دو، (۵) جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو اور (۶) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۰۳. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ

۲۰۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۱۷۰۵/۴، الرقم/۲۱۶۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۲/۲، الرقم/۸۸۳۲۔

۲۰۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۸/۳، الرقم/۱۵۴۹۳، ←

رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: دَعُوا النَّاسَ يُصِيْبُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَنْصَحْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حکیم بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے بعض کو بعض سے فائدہ اُٹھانے دو، اور جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے نصیحت (اور مشورہ) طلب کرے (اور خیر خواہی چاہے) تو اسے اس (بھائی) کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔

اِسے امام احمد، طیالسی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۴ / ۲۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ ِللهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

.... والطيالسي في المسند، ۱/۱۸۵، الرقم/۱۳۱۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۳۵٤، الرقم/۸۸۸۔

۲۰٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، وابن ماجه عن جبير بن مطعم ﷺ في السنن، كتاب المناسك، باب الخطبة يوم النحر، ٢/١٠١٥، الرقم/٣٠٥٦، والدارمي عن أبي الدرداء ﷺ في السنن، ١/٨٧، الرقم/٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٣-٢٣٤، الرقم/٥١٧٩۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاد و آباد رکھے جس نے میری حدیث سنی، اسے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا اور اسے اچھی طرح یاد کر لیا اور پھر اسے آگے پہنچا دیا۔ کئی حاملینِ فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچا دیتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: (اوّل) عمل کا صرف اللہ (کی رضا) کے لئے ہونا، (دوسرا) مسلمان حکمرانوں کی بھلائی چاہنا، اور (تیسرا) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ (انکی) دعائیں انہیں پیچھے سے حفاظت کے حصار میں لئے رکھتی ہیں۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: مَا زَالَ لِلّٰهِ تَعَالٰى نُصَحَاءُ، يَنْصَحُوْنَ لِلّٰهِ فِي عِبَادِهٖ، وَيَنْصَحُوْنَ لِعِبَادِ اللهِ فِي حَقِّ اللهِ، وَيَعْمَلُوْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْأَرْضِ بِالنَّصِيْحَةِ. أُوْلٰئِکَ خُلَفَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ.(١)

ذَكَرَهُ الْفَيْرُوْزْآبَادِيُّ فِي الْبَصَائِرِ.

امام حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ کچھ خیر خواہ بندے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے بندوں کی خیر خواہی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حق میں نصیحت کرتے ہیں اور اس روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی خاطر نصیحت کا عمل بجا لاتے ہیں۔ وہی لوگ

(١) الفيروزآبادي في بصائر ذوي التمييز، ٥/٦٧-٦٨۔

اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہیں۔

اسے فیروزآبادی نے 'بصائر ذوي التمييز' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ:

تَعَمَّدُنِي بِنُصُحِکَ فِي الُفُرَادٰی
وَجَنِّبُنِي النَّصِيُحَةَ فِي الُجَمَاعَه
فَإِنَّ النُّصُحَ بَيُنَ النَّاسِ نَوُعٌ
مِنَ التَّوُبِيُخِ لَا أَرُضَی اسُتِمَاعَه
فَإِنُ خَالَفُتَنِي وَعَصَيُتَ قَوُلِي
فَـلَا تَجُزَعُ إِذَا لَمُ تُعُطَ طَاعَه[1]

امام شافعی نے فرمایا ہے:

(اے نصیحت کرنے والے!) تم مجھے تنہائی میں نصیحت کیا کرو اور اجتماع میں مجھے نصیحت کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ عوام الناس کے درمیان نصیحت کرنا ایک قسم کی ڈانٹ ہے جسے میں سننا پسند نہیں کرتا۔ پس اگر تم نے میری مخالفت کی اور یہ بات نہ مانی تو پھر جب تمہاری اطاعت اور پیروی نہ ہو تو اس پر رنجیدہ مت ہونا۔

قَالَ الآجُرِّيُّ: لَا يَكُوُنُ نَاصِحًا لِلّٰهِ تَعَالٰی وَلِرَسُوُلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الُمُسُلِمِيُنَ وَعَامَّتِهِمُ إِلَّا مَنُ بَدَأَ بِالنَّصِيُحَةِ لِنَفُسِهٖ. وَاجُتَهَدَ فِي

---

(١) الشافعي في الديوان/٩١۔

طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ لِيَعْرِفَ بِهٖ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ. وَيَعْلَمُ عَدَاوَةَ الشَّيْطَانِ لَهٗ وَكَيْفَ الْحَذَرُ مِنْهُ. وَيَعْلَمُ قَبِيْحَ مَا تَمِيْلُ إِلَيْهِ النَّفْسُ حَتّٰى يُخَالِفَهَا بِعِلْمٍ.(١)

ذَكَرَهُ الْفَيْرُوْزُآبَادِيُّ فِي الْبَصَائِرِ.

امام آجری نے فرمایا: صرف وہی شخص اللہ تعالیٰ، اس کے رسول مکرم ﷺ، ائمہ مسلمین اور عامۃ الناس کا خیر خواہ ہوسکتا ہے جس نے اپنی ذات سے خیر خواہی کا آغاز کیا ہو۔ اس نے علم و فقہ کے حصول کی کوشش کی ہوتا کہ وہ اس کے ذریعے ان (اُمور) کی معرفت حاصل کر سکے جن کو (حاصل کرنا) اس پر واجب ہے اور شیطان کی اس کے ساتھ عداوت اور اس (کی دشمنی) سے بچنے (کا راستہ) جان سکے اور اس قباحت کو جان سکے جس کی طرف نفس مائل ہوتا ہے تاکہ وہ علم کے ذریعے اس کی مخالفت کرے۔

اِسے فیروز آبادی نے 'بصائر ذوي التمييز' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: اَلْحُبُّ أَفْضَلُ مِنَ الْخَوْفِ. أَلَا تَرٰى إِذَا كَانَ لَكَ عَبْدَانِ، أَحَدُهُمَا يُحِبُّكَ وَالآخَرُ يَخَافُكَ، فَالَّذِي يُحِبُّكَ، يَنْصَحُكَ شَاهِدًا كُنْتَ أَوْ غَائِبًا لِحُبِّهٖ إِيَّاكَ؛ وَالَّذِي يَخَافُكَ، عَسٰى أَنْ يَنْصَحَكَ إِذَا شَهِدْتَ لِمَا يَخَافُكَ، وَيَغُشُّكَ إِذَا غِبْتَ وَلَا يَنْصَحُكَ.(٢)

---

(١) الفيروزآبادي في بصائر ذوي التمييز، ٥/٦٧۔

(٢) ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم/٧٨۔

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

امام فضیل بن عیاض بیان کرتے ہیں: محبت خوف سے بہتر ہے، کیا تو نہیں دیکھتا جب تیرے دو غلام ہوں، ان میں سے ایک تجھ سے محبت کرتا ہے اور دوسرا تجھ سے ڈرتا ہے، پس جو تجھ سے محبت کرتا ہے وہ تمہارے ساتھ اپنی محبت کی وجہ سے تمہاری موجودگی اور غیر موجودگی میں تمہارا خیر خواہ رہے گا؛ اور جو تجھ سے ڈرتا ہے ممکن ہے وہ تمہاری موجودگی میں تمہارے خوف کی وجہ سے تمہارا خیر خواہ ہو لیکن جب تم موجود نہ ہو تو وہ تمہیں دھوکہ دے اور تمہاری خیر خواہی نہ چاہے۔

اسے علامہ ابن رجب حنبلی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدِ بْنِ هَمَّامٍ الصَّنْعَانِيُّ: كَانَ يُقَالُ: أَنْصَحُ النَّاسِ لَکَ مَنْ خَافَ اللهَ فِيْکَ.(۱)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

معمر بن راشد بن ہمام صنعانی بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: تمہارا سب سے بڑا خیر خواہ وہ شخص ہے جو تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

اسے علامہ ابن رجب حنبلی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: مَحِّضْ أَخَاکَ النَّصِيْحَةَ وَإِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ فَضِيْحَةٌ.(۲)

---

(۱) ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم/۸۱۔

(۲) الفيروزآبادي في بصائر ذوى التمييز، ۳/۶۰۵۔

ذَكَرَهُ الْفَيْرُوْزُآبَادِيُّ فِي الْبَصَائِرِ.

ابن عبد البر نے فرمایا ہے: اپنے بھائی کو سچی نصیحت کر، اگرچہ وہ اس نصیحت کو اپنے ہاں (اپنے لیے وقتی طور پر) رسوائی ہی جانے۔

اِسے فیروزآبادی نے 'بصائر ذوي التمييز' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ: اَلْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يُحِبَّ ظُهُوْرَ الْحَقِّ وَمَعْرِفَةَ الْمُسْلِمِيْنَ لَهُ، سَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ فِي مُوَافَقَتِهٖ أَوْ مُخَالَفَتِهٖ: وَهٰذَا مِنَ النَّصِيْحَةِ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَرَسُوْلِهٖ وَدِيْنِهٖ وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ، وَذٰلِكَ هُوَ الدِّيْنُ كَمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ.[1]

ابن رجب حنبلی نے فرمایا ہے: مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حق کے ظہور اور مسلمانوں کے حق کے لیے معرفت کو پسند کرے خواہ وہ اس کی موافقت میں ہو یا اس کی مخالفت میں۔ یہ اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول ﷺ، اس کے دین اور مسلمانوں کے ائمہ اور عامۃ الناس کی خیر خواہی میں سے ہے، اور یہی وہ دین ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔

(١) ابن رجب الحنبلي في الفرق بين النصيحة والتعبير/٦٤۔

اَلْمُبَادَرَةُ إِلَى الْخَيْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ لِخِدْمَةِ الْبَشَرِيَّةِ

﴿خدمتِ انسانیت کے لیے اچھے کاموں میں سبقت لے جانا﴾

اَلْقُرْآن

(١) يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ○ (آل عمران، ٣/ ١١٤)

وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں تیزی سے بڑھتے ہیں، اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں○

(٢) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ط وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ○

(الأنبياء، ٢١/ ٩٠)

تو ہم نے ان کی دعا قبول فرما لی اور ہم نے انہیں یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی خاطر ان کی زوجہ کو (بھی) درست (قابلِ اولاد) بنا دیا۔ بے شک یہ (سب) نیکی کے کاموں (کی انجام دہی) میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں شوق و رغبت اور خوف وخشیّت (کی کیفیتوں) کے ساتھ پکارا کرتے تھے، اور ہمارے حضور بڑے عجز و نیاز کے ساتھ گڑگڑاتے تھے○

اَلْحَدِيْث

٢٤/٢٠٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى. وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ. قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان فرمایا: ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم صدقہ اس حال میں دو جب تم تندرست ہو حالانکہ تمہیں مال کی ضرورت بھی ہو تم تنگ دستی سے خائف بھی ہو اور غنا کے اُمیدوار بھی ہو۔ اس (خیرات) میں اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور تب کہو کہ اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے ہے، حالانکہ اب تو وہ (تمہارے کہے بغیر بھی) فلاں کا ہو چکا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أي الصدقة أفضل وصدقة الشحيح الصحيح، ٥١٥/٢، الرقم/١٣٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن أفضل الصدقة الصحيح الشحيح، ٧١٦/٢، الرقم/١٠٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣١/٢، الرقم/٧١٥٩، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب الكراهية في تأخير الوصية، ٢٣٧/٦، الرقم/٣٦١١۔

٢٠٦/ ٢٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے۔ ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اور معمولی سی دُنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاعِ ایمان فروخت کر ڈالے گا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٠٧/ ٢٦. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا: هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ

٢٠٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، ١/ ١١٠، الرقم/ ١١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٠٣، الرقم/ ٨٠١٧، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، ٤/ ٤٨٧، الرقم/ ٢١٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٩٦، الرقم/ ٦٧٠٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/ ٣٩٦، الرقم/ ٦٥١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ١٥٦، الرقم/ ٢٧٧٤۔

٢٠٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في المبادرة بالعمل، ٤/ ٥٥٢، الرقم/ ٢٣٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٣٥٧، الرقم/ ١٠٥٧٢۔

هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ، فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

اور آپ ﷺ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات باتوں کے آنے سے پہلے اعمالِ صالحہ میں جلدی کرو: (۱) کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو، یا (۲) سرکش کر دینے والی امیری کا، یا (۳) فاسد کر دینے والی بیماری کا انتظار کرتے ہو، یا (۴) مخبوط الحواس کر دینے والے بڑھاپے کا، یا (۵) جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو، یا (۶) دجال کے (آنکھوں سے) اُوجھل شر کا انتظار کیا جا رہا ہے یا (۷) قیامت کے دن کا حالانکہ قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے۔

اِسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

خِدْمَةُ الْبَشَرِيَّةِ عَبْرَ إِعْلَاءِ الْقِيَمِ الإِنْسَانِيَّةِ

﴿انسانی اقدار کی سربلندی
کے ذریعے خدمتِ انسانیت﴾

اَلإِحْسَانُ إِلَى النَّاسِ وَفَضْلُهُ

﴿لوگوں کے ساتھ اِحسان کرنے کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ (البقرة، ٢/١٩٥)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی اختیار کرو، بے شک اللہ نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہے○

(٢) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ○ (البقرة، ٢/٢٠١-٢٠٢)

اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کی (نیک) کمائی میں سے حصہ ہے، اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے○

(٣) الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ (آل عمران، ٣/١٣٤)

یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط

کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

(٤) لَيُسَ عَلَى الَّذِيُنَ اٰمَنُوُا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيُمَا طَعِمُوٓا اِذَا مَا اتَّقَوُا وَّاٰمَنُوُا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوُا وَّاٰمَنُوُا ثُمَّ اتَّقَوُا وَّاَحُسَنُوُاط وَاللهُ يُحِبُّ الُمُحُسِنِيُنَo (المائدة، ٥/٩٣)

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس (حرام) میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حکمِ حرمت اترنے سے پہلے) کھا پی چکے ہیں جب کہ وہ (بقیہ معاملات میں) بچتے رہے اور (دیگر اَحکامِ اِلٰہی پر) ایمان لائے اور اَعمالِ صالحہ پر عمل پیرا رہے، پھر (اَحکامِ حرمت کے آجانے کے بعد بھی ان سب حرام اَشیاء سے) پرہیز کرتے رہے اور (اُن کی حرمت پر صدقِ دل سے) ایمان لائے، پھر صاحبانِ تقویٰ ہوئے اور (بالآخر) صاحبانِ اِحسان (یعنی اللہ کے خاص محبوب و مقرب و نیکوکار بندے) بن گئے، اور اللہ اِحسان والوں سے محبت فرماتا ہےo

(٥) وَلَا تُفُسِدُوُا فِي الْاَرُضِ بَعُدَ اِصُلَاحِهَا وَادُعُوُهُ خَوُفًا وَّطَمَعًاط اِنَّ رَحُمَتَ اللهِ قَرِيُبٌ مِّنَ الُمُحُسِنِيُنَo (الأعراف، ٧/٥٦)

اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہےo

(٦) لَيُسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الُمَرُضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيُنَ لَا يَجِدُوُنَ مَا يُنُفِقُوُنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوُا لِلّٰهِ وَرَسُوُلِهٖ مَا عَلَى الُمُحُسِنِيُنَ مِنُ سَبِيُلٍط وَاللهُ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ۹/ ۹۱)

ضعیفوں (کمزوروں) پر کوئی گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ (ہی) ایسے لوگوں پر ہے جو اس قدر (وسعت بھی) نہیں پاتے جسے خرچ کریں جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے خالص و مخلص ہو چکے ہوں، نیکوکاروں (یعنی صاحبانِ احسان) پر الزام کی کوئی راہ نہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہےo

(۷) اِنَّ اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَo (النحل، ۱۶/ ۹۰)

بے شک اللہ (ہر ایک کے ساتھ) عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا اور بے حیائی اور برے کاموں اور سرکشی و نافرمانی سے منع فرماتا ہے، وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم خوب یاد رکھوo

(۸) هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُo (الرحمٰن، ۵۵/ ۶۰)

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہےo

اَلْحَدِيْث

۱/۲۰۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لِي قَرَابَةً

۲۰۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها، ۴/ ۱۹۸۲، الرقم/ ۲۵۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۰۰، الرقم/ ۷۹۷۹، وابن حبان في الصحيح، ۲/ ۱۹۵، الرقم/ ۴۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۱۵۷- ۱۵۸، الرقم/ ۲۷۸۶۔

أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ. فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے (بعض) رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں اُن کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں اُن کے ساتھ بُردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت آمیز سلوک کرتے ہیں۔ (اَب میرے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسے ہی کرتے ہو جیسا تم نے کہا ہے تو گویا تم اُنہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو، اور جب تک تم اِس رَوِش پر رہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے مقابلہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابنِ حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٩/٢. وَفِي رِوَايَةِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه، قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا

٢٠٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ٣/١٥٤٨، الرقم/١٩٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٣، ١٢٥، الرقم/١٧١٥٤، ١٧١٧٩، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣/١٠٠، الرقم/٢٨١٥، والترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء في النهي عن المثلة، ٤/٢٣، الرقم/١٤٠٩، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب الأمر ←

الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں حضرت شداد بن اوس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے، سو جب تم (جنگ میں یا بطور قصاص) کسی کو قتل کرو تو احسن طریقے سے قتل کرو (یعنی ایذا دے کر یا مسخ کر کے قتل نہ کرو)۔ جب تم (کسی جانور کو) ذبح کرو تو احسن طریقے سے ذبح کرو۔ تم میں سے (ذبح کرنے والے) ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی چھری کو تیز کر لے، اور اِس طرح ذبح ہونے والے اپنے جانور کو (ذبح کی تکلیف سے جلد نجات دلا کر) راحت پہنچائے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٢١٠. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: انْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ. وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلًا، وَلَا صَغِيْرًا، وَلَا امْرَأَةً. وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ. وَأَصْلِحُوْا، وَأَحْسِنُوْا؛ إِنَّ

.... بإحداد الشفرة، ٧/٢٢٧، الرقم/٤٤٠٥، وأيضًا في باب حسن الذبح، ٧/٢٢٩، الرقم/٤٤١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ٢/١٠٥٨، الرقم/٣١٧٠۔

٢١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في دعاء المشركين، ٣/٣٧، الرقم/٢٦١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٩٠، الرقم/١٧٩٣٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٢٣٣، والتمام الرازي في الفوائد، ١/٩٠، الرقم/ ٢٠٠، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٣٨٦۔

اللهَ يُحِبُّ الْمُحُسِنِيُنَ.

رَوَاهُ أَبُوُ دَاوُدَ وَالْبَيُهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اللہ تعالیٰ (کے دھیان) کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے (سنت) کے مطابق (جہاد کے لیے) چلا کرو۔ کسی بہت بوڑھے شخص، شیر خوار بچے، نابالغ لڑکے اور کسی عورت کو قتل نہ کرو۔ مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو اور اپنے مالِ غنیمت کو اکٹھا کر لو۔ نیز اصلاح کرو اور احسان کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اِسے امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤/٢١١. وَفِي رِوَايَةِ حُذَيُفَةَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: لَا تَكُوُنُوُا إِمَّعَةً. تَقُوُلُوُنَ: إِنُ أَحُسَنَ النَّاسُ أَحُسَنَّا، وَإِنُ ظَلَمُوُا ظَلَمُنَا، وَلٰكِنُ وَطِّنُوُا أَنُفُسَكُمُ: إِنُ أَحُسَنَ النَّاسُ أَنُ تُحُسِنُوُا وَإِنُ أَسَاءُوُا فَلَا تَظُلِمُوُا.

رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرُمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو، یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے، اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو گے اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہیں کرو گے۔

٢١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الإحسان والعفو، ٣٦٤/٤، الرقم/٢٠٠٧، والبزار في المسند، ٢٢٩/٧، الرقم/٢٨٠٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣١/٣، الرقم/٣٨١٢۔

اِسے امام ترمذی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٥/٢١٢. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهٖ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو شریح الخزاعی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔

اِسے امام مسلم، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦/٢١٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى أَكُوْنُ مُحْسِنًا؟ قَالَ: إِذَا قَالَ جِيْرَانُكَ: أَنْتَ مُحْسِنٌ، فَأَنْتَ مُحْسِنٌ، وَإِذَا قَالُوْا:

٢١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث إلى إكرام الجار، ١/٦٩، الرقم/٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجار، ٢/١٢١١، الرقم/٣٦٧٢، والدارمي في السنن، ٢/١٣٤، الرقم/٢٠٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٩٢، الرقم/٥٠١۔

٢١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ، ١/٤٠٢، الرقم/٣٨٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الثناء الحسن، ٢/١٤١١، الرقم/٤٢٢٢، ٤٢٢٣، والبزار في المسند، ٥/٩٨، الرقم/١٦٧٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٨٤، الرقم/٥٢٥، والحاكم في المستدرك عن أبي هريرة ﷺ، ١/٥٣٤، الرقم/١٣٩٩۔

إِنَّکَ مُسِيءٌ فَأَنۡتَ مُسِيءٌ.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَ ابۡنُ مَاجَه وَالۡبَزَّارُ وَابۡنُ حِبَّانَ واللَّفۡظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں صاحبِ احسان کب بنوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تیرا پڑوسی کہے: تم حسنِ سلوک کرنے والے ہو، تو تم محسن ہو؛ اور جب وہ کہے کہ تم برائی کرنے والے ہو تو تم برے ہو۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

٢١٤-٢١٥/٧. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنۡ أَحَبِّكُمۡ إِلَيَّ وَأَقۡرَبِكُمۡ مِنِّي مَجۡلِسًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ، أَحَاسِنَكُمۡ أَخۡلَاقًا.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَالتِّرۡمِذِيُّ وَاللَّفۡظُ لَهُ وَابۡنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرۡمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيۡثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سب سے بہتر اخلاق والے ہیں۔

٢١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہما، ٢/١٨٥، ٢١٧، الرقم/٦٧٣٥، ٧٠٣٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معالي الأخلاق، ٤/٣٧٠، الرقم/٢٠١٨، وابن حبان في الصحيح عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہما، ٢/٢٣٥، الرقم/٤٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان عن أبي ثعلبة الخشني رضی اللہ عنہ، ٦/٢٣٤، الرقم/٧٩٨٩۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(٢١٥) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﵂، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی حسنِ اخلاق کے ذریعے (دن کو) روزہ رکھنے والے اور (راتوں کو) قیام کرنے والے جیسا (بلند) درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث شیخین کی شرط پر (صحیح) ہے۔

٢١٦/٨. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵁، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالآخَرِيْنَ، يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيْنَ

٢١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨٧، الرقم/٢٥٥٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، ٤/٢٥٢، الرقم/٤٧٩٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٨، الرقم/١٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٨، الرقم/٤٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٣٦، الرقم/٧٩٩٧۔

٢١٦: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين/١٠٠، الرقم/٥١، وذكره المناوي في فيض القدير، ١/٤٢٠، الرقم/٤۔

أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ؟ أَيْنَ الْمُحْسِنُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَقِفُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَقُوْلُ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِيْنَ عَرَّفْتَنَا إِيَّاكَ وَجَعَلْتَنَا أَهْلًا لِذٰلِكَ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلآخَرِيْنَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْمُحْسِنُوْنَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيِّ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ [التوبة، ٩/٩١]، مَا عَلَيْكُم مِنْ سَبِيْلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمُ اللهُ مِنْ أَهْوَالِ بِوَائِقِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْأَرْبَعِيْنَ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اوّلین و آخرین کو جمع فرمائے گا، تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا دم بھرنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ اِحسان؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تب لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کھڑا ہو گا، وہ (یعنی اللہ تعالیٰ اُنہیں) فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ وہ لوگ عرض کریں گے: ہم اَہلِ معرفت ہیں، جنہیں تو نے خود اپنی معرفت عطا فرمائی اور ہمیں اس معرفت کا اَہل بنایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا۔ پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ اِحسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ ’صاحبانِ احسان پر الزام کی کوئی راہ نہیں‘؛ لہٰذا تم پر بھی اِلزام کی کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ (سیدھے) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کی مصیبتوں کے خوف سے نجات دے دے گا۔

اِسے امام ابو نعیم نے ’کتاب الاربعین‘ میں روایت کیا ہے۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْوَالِدَيْنِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، نیکی اور ملاطفت﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَo

(البقرة، ٢/٨٣)

اور (یاد کرو) جب ہم نے اولادِ یعقوب سے پختہ وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی (بھلائی کرنا) اور عام لوگوں سے (بھی نرمی اور خوش خُلقی کے ساتھ) نیکی کی بات کہنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا، پھر تم میں سے چند لوگوں کے سوا سارے (اس عہد سے) رُوگرداں ہوگئے اور تم (حق سے) گریز ہی کرنے والے ہوo

(٢) وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًاo وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًاo

(الإسراء، ١٧/٢٣-٢٤)

اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں

بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں ’اُف‘ بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کروo اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز وانکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے رہو: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت وشفقت سے) پالا تھاo

اَلْحَدِيْث

٩/٢١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا. قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ (راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے دوبارہ) عرض کیا: پھر کون سا (عمل)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حسنِ سلوک کرنا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠/٢١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ

٢١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب البر والصلة، ٥/٢٢٢٧، الرقم/٥٦٢٥، وأيضًا في كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، ١/١٩٧، الرقم/٥٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/٨٩، الرقم/٨٥۔

٢١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الجهاد ــــ

فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کی خدمت میں (رہ کر ہی) جہاد کر۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱/۲۱۹. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ. قَالَ: فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا. قَالَ: فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰى وَالِدَيْكَ، فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اجر وثواب کے لیے آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت

.... بإذن الأبوين، ۳/۱۰۹٤، الرقم/۲۸٤۲، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤/۱۹۷٥، الرقم/۲٥٤۹۔

۲۱۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤/۱۹۷٥، الرقم/۲٥٤۹، وسعيد بن منصور بن السنن، ۲/۱٦٤، الرقم: ۲۳۳٥۔

کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو (واقعی) اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس جا اور حسنِ سلوک کے ساتھ اُن دونوں کی صحبت اختیار کر۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۲۲۰. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُکَ عَلَی الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

آپ ہی سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے ہجرت پر بیعت کی غرض سے حاضر ہوا ہوں، درآنحالیکہ میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی طرف واپس جاؤ اور اُنہیں اسی طرح ہنساؤ جیسے تم نے انہیں رُلایا ہے۔

اِسے امام احمد نے ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۲۱. عَنْ جَاهِمَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ.

۲۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱٦۰، ۱۹٤، الرقم/٦٤۹۰، ٦۸۳۳، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، ۳/۱۷، الرقم/۲۵۲۸، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب البيعة على الهجرة، ۷/۱٤۳، الرقم/٤۱٦۳۔

۲۲۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب الرخصة في التخلف لمن له والدة، ٦/۱۱، الرقم/۳۱۰٤، والطبراني في المعجم الكبير، ←

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَکَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِلْزَمْهُمَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ الْهَيْثِمِيُّ: رِجَالُهُ الثِّقَاتُ.

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ جہاد کا مشورہ لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ (زندہ) ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُنہی کے ساتھ رہو کیونکہ جنت اُن کے پاؤں تلے ہے۔

اِسے امام نسائی نے اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٤/٢٢٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي الْجِهَادَ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ. قَالَ: هَلْ بَقِيَ مِنْ وَالِدَيْکَ أَحَدٌ؟ قَالَ: أُمِّي. قَالَ: فَأَبْلِ اللهَ فِي بِرِّهَا. فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ، فَأَنْتَ حَاجٌّ وَمُعْتَمِرٌ وَمُجَاهِدٌ. فَإِذَا رَضِيَتْ عَنْکَ أُمُّکَ، فَاتَّقِ اللهَ وَبَرَّهَا.

.... ٢٨٩/٢، الرقم/٢٢٠٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢١٧/٣، الرقم/٣٧٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٨/٨۔

٢٢٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٤٩/٥، الرقم/٢٧٦٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٩٩/٣، الرقم/٢٩١٥، وأيضاً في المعجم الصغير، ١٤٤/١، الرقم/٢١٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٢٦/٥، الرقم/١٨٥٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢١٦/٣، الرقم/٣٧٤٧۔

رَوَاهُ أَبُو يَعُلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنُذِرِيُّ: رَوَاهُ أَبُو يَعُلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيُرِ وَالْأَوُسَطِ، وَإِسُنَادُهُمَا جَيِّدٌ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اورعرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں جہاد کرنے کا خواہش مند ہوں لیکن اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، میری والدہ زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کے ساتھ حسنِ سلوک کر کے اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کر، جب تُو نے ایسا کر دیا تو تُو حج کرنے والے، عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے کے درجے پر فائز ہوگا۔ جب تمہاری ماں تجھ سے راضی ہو جائے تو تُو اللہ سے ڈرتے رہنا اور اس کے ساتھ مزید بھلائی سے پیش آتے رہنا۔

اِسے امام ابویعلی اورطبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے کہا ہے: اس حدیث کو ابویعلی نے اور طبرانی نے '**المعجم الصغیر**' اور '**المعجم الأوسط**' میں اعلیٰ اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٢٣/١٥. عَنِ ابُنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: نَوُمُکَ عَلَى السَّرِيُرِ بَرًّا بِوَالِدَيُکَ تُضُحِکُهُمَا وَيُضُحِکَانِکَ أَفُضَلُ مِنُ جِهَادِکَ بِالسَّيُفِ فِي سَبِيُلِ اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ الْبَيُهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا (گھر میں) بستر پر سونا اس حال میں کہ تم والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے ہوئے اُنہیں ہنساؤ اور وہ تمہیں ہنسائیں، تمہارے اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد بالسیف کرنے سے افضل ہے۔

٢٢٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٧٩، الرقم/٧٨٣٦.

اِسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔

١٦/٢٢٤. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اَسماء بنتِ ابی بکر ﷺ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی جب کہ وہ مشرکہ تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حکم پوچھا اور عرض کیا: وہ (عطیہ یا ہدیہ کی) خواہش مند ہیں، تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اپنی (غیر مسلم) والدہ سے بھی صلہ رحمی کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧/٢٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

٢٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب الهدية للمشركين، ٩٢٤/٢، الرقم/٢٤٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، ٦٩٦/٢، الرقم/١٠٠٣۔

٢٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب لا يَسُبُّ الرَّجل والديه، ٢٢٢٨/٥، الرقم/٥٦٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، ٩٢/١، الرقم/٩٠۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کوئی آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور جب کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (گویا یہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ النِّسَاءِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ملاطفت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ.

(النساء، ٤/ ٣٢)

مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا۔

(۲) وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ط قُلِ اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ لا وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ لا وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا○ (النساء، ٤/ ١٢٧)

اور (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے اور جو حکم تم کو (پہلے سے) کتابِ مجید میں سنایا جا رہا ہے (وہ بھی) ان یتیم عورتوں ہی کے بارے میں ہے جنہیں تم وہ (حقوق) نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اور چاہتے ہو کہ (ان کا مال قبضے میں لینے کی خاطر) ان کے ساتھ خود نکاح کر لو اور نیز بے بس بچوں کے بارے میں (بھی حکم) ہے کہ یتیموں کے معاملے میں انصاف پر قائم رہا کرو اور تم جو بھلائی بھی کرو گے تو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے○

(٣) وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدُيَنَ وَجَدَ عَلَيُهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسُقُوُنَ ز وَوَجَدَ مِنُ دُوُنِهِمُ امُرَاَتَيُنِ تَذُوُدٰنِ ج قَالَ مَا خَطُبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسُقِيُ حَتّٰى يُصُدِرَ الرِّعَآءُ سكتة وَاَبُوُنَا شَيُخٌ كَبِيُرٌo فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيُ لِمَآ اَنُزَلُتَ اِلَيَّ مِنُ خَيُرٍ فَقِيُرٌo (القصص، ٢٨/٢٣-٢٤)

اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) مَدیَن کے پانی (کے کنویں) پر پہنچے تو انہوں نے اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ ایک جانب دو عورتیں دیکھیں جو (اپنی بکریوں کو) روکے ہوئے تھیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ دونوں بولیں کہ ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلاسکتیں یہاںتک کہ چرواہے (اپنے مویشیوں کو) واپس لے جائیں اور ہمارے والد عمر رسیدہ بزرگ ہیںo سو انہوں نے دونوں (کے ریوڑ) کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پلٹ گئے اورعرض کیا: اے رب! میں ہر اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے محتاج ہوںo

اَلُحَدِيُث

١٨/٢٢٦. عَنُ أَبِي بُرُدَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: ثَـلَاثَةٌ يُؤْتَوُنَ أَجُرَهُمُ مَرَّتَيُنِ (وَمِنُهُمُ:) اَلرَّجُلُ تَكُوُنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحُسِنُ تَعُلِيُمَهَا، وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحُسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعُتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا، فَلَهُ أَجُرَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابُنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ.

٢٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب فضل من أسلم من أهل الكتابين، ١٠٩٦/٣، الرقم/٢٨٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف،١١٨/٣، الرقم/١٢٦٣٥، وأبو عوانة في المسند، ٩٦/١، الرقم/٣٠٢۔

حضرت ابو بردہ ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ) سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں دوہرے اجر سے نوازا جاتا ہے: (اُن میں سے) ایک وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی لونڈی ہو، وہ اُسے اچھی تعلیم دلائے اور اس کو آدابِ (مجلس) بھی اچھے طریق سے سکھائے۔ پھر اُسے آزاد کر کے اُس سے نکاح کرے تو اس شخص کے لیے دوہرا اَجر ہے۔

اِسے امام بخاری، ابنِ ابی شیبہ اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

١٩/٢٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی (بے سہارا) لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی (اپنے کسی کام کے سلسلے میں) رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو کہیں لے جانا چاہتی تو لے جاتی تھی (اور آپ اُس پر شفقت فرماتے ہوئے اس کے کام کاج کے سلسلے میں اس کا سہارا بنتے تھے)۔

اِسے امام بخاری اور اَحمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٢٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا

٢٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم/٥٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٨، الرقم/١١٩٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٠٢۔

٢٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم/٢٣٢٦، وأحمد بن حنبل في ←

رَسُوُلَ اللهِ، إِنَّ لِي إِلَيُکَ حَاجَةً. فَقَالَ: يَا أُمَّ فُلَانٍ، انُظُرِي أَيَّ السِّکَکِ شِئُتِ، حَتّٰی أَقُضِيَ لَکِ حَاجَتَکِ، فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعُضِ الطُّرُقِ، حَتّٰی فَرَغَتُ مِنُ حَاجَتِهَا.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَأَبُوُ دَاوُدَ.

اور حضرت انس ﷺ سے ہی مروی ہے کہ ایک عورت دماغی مریضہ تھی، وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُم فلاں! جس گلی میں جانا چاہو چلو، میں تمہارا مسئلہ حل کروں گا۔ پس آپ ﷺ (اُس سے گُفت وشُنید کرتے اور اس کے مسائل سنتے ہوئے) بعض راستوں میں اس کے ساتھ چلے، حتیٰ کہ اُس کی ضرورت پوری ہوگئی (اور وہ چلی گئی)۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

.... المسند، ٣/١١٩، الرقم/١٢٢١٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الجلوس في الطرقات، ٤/٢٥٧، الرقم/٤٨١٨۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الزَّوْجَةِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ وَالإِحْسَانِ

﴿بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک اور محبت و ملاطفت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ط وَاللهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ○ (البقرة، ۲/ ۲۲۸)

اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر، البتہ مردوں کو ان پر فضیلت ہے، اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے○

(۲) وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَا تُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ج لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ ج فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا ط وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَکُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ○ (البقرة، ۲/ ۲۳۳)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس تک دودھ پلائیں یہ (حکم) اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے، اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور پہننا دستور کے مطابق بچے کے باپ پر لازم ہے، کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دی جائے، (اور) نہ ماں کو اس کے بچے کے باعث نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کے سبب

سے، اور وارثوں پر بھی یہی حکم عائد ہوگا، پھر اگر ماں باپ دونوں باہمی رضا مندی اور مشورے سے (دو برس سے پہلے ہی) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور پھر اگر تم اپنی اولاد کو (دایہ سے) دودھ پلوانے کا ارادہ رکھتے ہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ جو تم دستور کے مطابق دیتے ہو انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ جان لو کہ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہےo

(٣) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ج وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ج فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًاo وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ لا وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ط اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًاo

(النساء، ٤/١٩-٢٠)

اے ایمان والو! تمہارے لیے یہ حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ، اور انہیں اس غرض سے نہ روک رکھو کہ جو مال تم نے انہیں دیا تھا اس میں سے کچھ (واپس) لے جاؤ سوائے اس کے کہ وہ کھلی بدکاری کی مرتکب ہوں، اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں نا پسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دےo اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس مت لو، کیا تم ناحق الزام اور صریح گناہ کے ذریعے وہ مال (واپس) لینا چاہتے ہو؟o

(٤) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَاِنْ

تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًاo وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ط وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo (النساء، ٤/١٢٨-١٢٩)

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی جانب سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف رکھتی ہو تو دونوں (میاں بیوی) پر کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کر لیں، اور صلح (حقیقت میں) اچھی چیز ہے اور طبیعتوں میں (تھوڑا بہت) بخل (ضرور) رکھ دیا گیا ہے اور اگر تم احسان کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو بے شک اللہ ان کاموں سے جو تم کر رہے ہو (اچھی طرح) خبردار ہےo اور تم ہرگز اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ (ایک سے زائد) بیویوں کے درمیان (پورا پورا) عدل کر سکو اگرچہ تم کتنا بھی چاہو۔ پس (ایک کی طرف) پورے میلانِ طبع کے ساتھ (یوں) نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو (درمیان میں) لٹکتی ہوئی چیز کی طرح چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کر لو اور (حق تلفی و زیادتی سے) بچتے رہو تو اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہےo

(٥) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ ج لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ ط وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًاo فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ط ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo (الطلاق، ٦٥/١-٢)

اے نبی! (مسلمانوں سے فرما دیں) جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو اُن کے طُہر

کے زمانہ میں انہیں طلاق دو اور عِدّت کو شمار کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے، اور انہیں اُن کے گھروں سے باہر مت نکالو اور نہ وہ خود باہر نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کر بیٹھیں، اور یہ اللہ کی (مقرّرہ) حدیں ہیں، اور جو شخص اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو بے شک اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، (اے شخص!) تو نہیں جانتا شاید اللہ اِس کے (طلاق دینے کے) بعد (رجوع کی) کوئی نئی صورت پیدا فرما دےo پھر جب وہ اپنی مقررہ میعاد (کے ختم ہونے) کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں بھلائی کے ساتھ (اپنی زوجیت میں) روک لو یا انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کردو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو اور گواہی اللہ کے لیے قائم کیا کرو، اِن (باتوں) سے اسی شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج وغم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہےo

(٦) اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ط وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ج فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ج وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ج وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰىo لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰـهُ اللّٰهُ ط لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰـهَا ط سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًاo

(الطلاق، ٦٥/٦-٧)

تم اُن (مطلّقہ) عورتوں کو وہیں رکھو جہاں تم اپنی وسعت کے مطابق رہتے ہو اور انہیں تکلیف مت پہنچاؤ کہ اُن پر (رہنے کا ٹھکانا) تنگ کردو، اور اگر وہ حاملہ ہوں تو اُن پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اپنا بچہ جَن لیں، پھر اگر وہ تمہاری خاطر (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں اُن کا معاوضہ ادا کرتے رہو، اور آپس میں (ایک دوسرے سے) نیک بات کا مشورہ (حسبِ دستور) کر لیا کرو، اور اگر تم باہم دشواری محسوس کرو تو اسے (اب کوئی) دوسری عورت

دودھ پلائے گیo صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت (کے لحاظ) سے خرچ کرنا چاہیے، اور جس شخص پر اُس کا رِزق تنگ کر دیا گیا ہو تو وہ اُسی (روزی) میں سے (بطورِ نفقہ) خرچ کرے جو اُسے اللہ نے عطا فرمائی ہے۔ اللہ کسی شخص کو مکلّف نہیں ٹھہراتا مگر اسی قدر جتنا کہ اُس نے اسے عطا فرما رکھا ہے، اللہ عنقریب تنگی کے بعد کشائش پیدا فرما دے گاo

اَلْحَدِيْث

٢٢٩/٢١. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ ﷺ قَالَ: أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ. فَقَالَ: أَلَا، وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا،...... أَلَا، إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا. فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ: فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ: أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمرو بن اَحوص ﷺ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: سن لو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔...... آگاہ ہو جاؤ! تمہارے حقوق تمہاری عورتوں (بیویوں) پر اور تمہاری عورتوں (بیویوں) کے حقوق تم پر ہیں۔ تمہارا حق بیویوں پر یہ ہے کہ وہ

٢٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على الزوج، ٣/٤٦٧، الرقم/١١٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج، ١/٥٩٤، الرقم/١٨٥١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٧٢، الرقم/٩١٦٩۔

تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے پامال نہ کرائیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ آگاہ ہو جاؤ! تمہارے ذمہ اُن کا یہ حق ہے کہ تم لباس اور خوراک میں اُن سے حسنِ سلوک کرو۔

اِسے امام ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣٠/ ٢٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

اور حضرت معاویہ بن حیدہ ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم خود پہنو یا کماؤ تو اسے بھی پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو، اُسے برے لفظ نہ بولو اور اسے خود سے الگ نہ کرو مگر گھر کے اندر ہی۔

اِسے امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

٢٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٤٤٧، ٥/ ٣، الرقم/ ٢٠٠٢٧، ٢٠٠٣٦، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، ٢/ ٢٤٤، الرقم/ ٢١٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٣٧٣، الرقم/ ٩١٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/ ١٤٨، الرقم/ ١٢٥٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ٤٢٧، الرقم/ ١٠٣٨۔

٢٣/٢٣١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَادِمًا لَهُ وَلَا امْرَأَةً، وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو کبھی اپنے کسی خادم کو مارا اور نہ ہی کسی زوجہ کو، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی اور کو اپنے دستِ مبارک سے ضرب تک لگائی۔

اِسے امام نسائی نے اور ابنِ ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٣٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَضْرِبُنَّ إِمَاءَ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت اِیاس بن عبد اللہ بن ابی ذُباب رضی اللہ عنہ ***سے روایت ہے*** کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی باندیوں کو ہرگز نہ مارا کرو۔

اِسے امام ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٣٣. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لَهُ: إِنَّکَ لَنْ

٢٣١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عشرة النساء، باب ضرب الرجل لزوجته، ٥/٣٧١، الرقم/٩١٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب ضرب النساء، ١/٦٣٨، الرقم/١٩٨٤۔

٢٣٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب ضرب النساء، ١/٦٣٨، الرقم/١٩٨٥۔

٢٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء أَن ←

تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی خرچ کرتے ہو تمہیں اُس کا اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں اجر دیا جاتا ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٦/٢٣٤. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ، دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فِي سَبِيْلِ اللهِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى.

.... الأعمال بالنية والحِسبة، ولكل امرئ ما نوى، ١/٣٠، الرقم/٥٦، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب رِثَاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ١/٤٣٥، الرقم/١٢٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث، ٣/١٢٥٠، الرقم/١٦٢٨، ومالك في الموطأ، ٢/٧٦٣، الرقم/١٤٥٦۔

٢٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك، ٢/٦٩١، الرقم/٩٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، الرقم/٢٢٤٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله، ٢/٩٢٢، الرقم/٢٧٦٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٧٦، الرقم/٩١٨٢۔

حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان جو کچھ بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے (اس میں سے) سب سے افضل وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، اور وہ دینار ہے جسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (استعمال ہونے والی) اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار بھی ہے جسے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابنِ ماجہ نے جب کہ نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٣٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ. أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرنے پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔ اِن میں سب سے زیادہ اَجر اُس دینار پر ملے گا جسے تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔

٢٣٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك، ٢/٦٩٢، الرقم/٩٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٦، الرقم/١٠١٧٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٧٦، الرقم/٩١٨٣۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے جب کہ نسائی نے 'السنن الکبری' میں روایت کیا ہے۔

٢٨/٢٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ. قَالَ: ارْجِعْ، فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے مگر میری بیوی حج کرنا چاہتی ہے، (سو میرے لیے کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (کہ اُس کا بھی تم پر حق ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩/٢٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ.

٢٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب كتابة الإمام الناس، ٣/١١١٤، الرقم/٢٨٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، ٢/٩٧٨، الرقم/١٣٤١۔

٢٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٢، الرقم/١٠١١٠، والترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم/١١٦٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم/٢٧٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٣، الرقم/٢۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اہلِ ایمان میں سے** کامل ترین مومن وہ ہے جو اُن میں سے بہترین اَخلاق کا مالک ہے، اور تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے (اخلاق اور برتاؤ میں) بہترین ہیں۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠/٢٣٨. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهٖ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے لوگ وہ ہیں جن کے اَخلاق سب سے اچھے ہیں، اور وہ اپنے گھر والوں سے سب سے زیادہ نرمی و شفقت سے پیش آتے ہیں۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے اور نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں روایت کیا ہے۔

٣١/٢٣٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ

٢٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٧/٦، الرقم/٢٤٢٥٠، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٩/٥، الرقم/٢٦١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٦٤/٥، الرقم/٩١٥٤، والحاكم في المستدرك، ١١٩/١، الرقم/١٧٣۔

٢٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ٧٠٩/٥، الرقم/٣٨٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب ←

لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے میں سب سے بہتر ہوں۔

اِسے امام ترمذی، ابنِ ماجہ اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.... النكاح، باب حسن معاشرة النساء، ١/٦٣٦، الرقم/١٩٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٨٤، الرقم/٤١٧٧۔

حُسْنُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أَزْوَاجِهٖ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنی اَزواجِ مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک﴾

اَلْقُرْآن

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ز وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ط وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُئْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ط ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَاللهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَكَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ○ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ م بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ط وَكَانَ اللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ○ (الأحزاب، ٣٣/ ٥٠-٥٢)

اے نبی! بے شک ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال فرما دی ہیں جن کا مہر آپ نے ادا فرما دیا ہے اور جو (احکامِ الٰہی کے مطابق) آپ کی مملوک ہیں، جو اللہ نے

آپ کو مالِ غنیمت میں عطا فرمائی ہیں، اور آپ کے چچا کی بیٹیاں، اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں، اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں، اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں، جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے اور کوئی بھی مؤمنہ عورت بشرطیکہ وہ اپنے آپ کو نبی (ﷺ کے نکاح) کے لیے دے دے اور نبی (ﷺ بھی) اسے اپنے نکاح میں لینے کا ارادہ فرمائیں (تو یہ سب آپ کے لیے حلال ہیں)، (یہ حکم) صرف آپ کے لیے خاص ہے (امّت کے) مومنوں کے لیے نہیں، واقعی ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے اُن (مسلمانوں) پر اُن کی بیویوں اور ان کی مملوکہ باندیوں کے بارے میں فرض کیا ہے، (مگر آپ کے حق میں تعدّدِ ازواج کی حِلّت کا خصوصی حکم اِس لیے ہے) تاکہ آپ پر (امتّ میں تعلیم و تربیتِ نسواں کے وسیع انتظام میں) کوئی تنگی نہ رہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم فرمانے والا ہےo (اے حبیب! آپ کو اختیار ہے) ان میں سے جِس (زوجہ) کو چاہیں (باری میں) مؤخّر رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس (پہلے) جگہ دیں، اور جن سے آپ نے (عارضی) کنارہ کشی اختیار فرما رکھی تھی آپ انہیں (اپنی قربت کے لیے) طلب فرما لیں تو آپ پر کچھ مضائقہ نہیں، یہ اس کے قریب تر ہے کہ ان کی آنکھیں (آپ کے دیدار سے) ٹھنڈی ہوں گی اور وہ غمگین نہیں رہیں گی اور وہ سب اس سے راضی رہیں گی جو کچھ آپ نے انہیں عطا فرما دیا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑا حِلم والا ہےo اس کے بعد (کہ انہوں نے دنیوی منفعتوں پر آپ کی رضا و خدمت کو ترجیح دے دی ہے) آپ کے لیے بھی اور عورتیں (نکاح میں لینا) حلال نہیں (تاکہ یہی ازواج اپنے شرف میں ممتاز رہیں) اور یہ بھی جائز نہیں کہ (بعض کی طلاق کی صورت میں اس عدد کو ہمارا حکم سمجھ کر برقرار رکھنے کے لیے) آپ ان کے بدلے دیگر ازواج (عقد میں) لے لیں اگرچہ آپ کو ان کا حُسنِ (سیرت و اخلاق اور اشاعتِ دین کا سلیقہ) کتنا ہی عمدہ لگے مگر جو کنیز (ہمارے حکم سے) آپ کی مِلک میں ہو (جائز ہے) اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہےo

اَلْحَدِيْث

۲٤۰ / ۳۲. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: وَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهٖ، لِكَيْ أَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِي حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَاقْدِرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ، حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں (وہ منظر آج بھی) دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کرتب دِکھا رہے تھے۔ آپ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں اُن کے کرتب دیکھ سکوں۔ آپ ﷺ میری وجہ سے (مسلسل) قیام فرما رہے یہاں تک کہ (میرا جی بھر گیا اور) میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کر لو کہ نوعمر لڑکی کتنی دیر تک کھیل کو دیکھنے کا شوق رکھتی ہے (یعنی آپ کافی دیر تک کھڑی رہیں۔ یہ حضور ﷺ کا اپنی ازواج کے ساتھ حسنِ معاملہ تھا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲٤۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب حسن المعاشرة مع الأهل، ٥/ ١٩٩١، الرقم/ ٤٨٩٤، وأيضًا في باب نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، ٥/ ٢٠٠٦، الرقم/ ٤٩٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/ ٦٠٩، الرقم/ ٨٩٢، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك، ٣/ ١٩٥، الرقم/ ١٥٩٥۔

٣٣/٢٤١. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِيَ الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: وَفِيْهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ روایت کرتی ہیں: حضرت ابو بکر صدیق ﵁ (میرے گھر) تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو بچیاں بُعاث میں انصار کی بہادری کے گیت گا رہی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ یہ (پیشہ ور) گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر ﵁ نے فرمایا: بھلا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجے (کا کیا کام)؟ یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! (رہنے دو) ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام مسلم کی روایت میں ہے: اس گھر میں دو باندیاں تھیں جو دف بجا کر گا رہی تھیں۔

٢٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم/٩٠٩، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ٣/١٤٣٠، الرقم/٣٧١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرفعة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/٦٠٧-٦٠٨، الرقم/٨٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم/١٨٩٨۔

٣٤/٢٤٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا، كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ، فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ؟ فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا. فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهَذِهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا. ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، ایک دن اُس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے سالن بنایا، پھر دعوت دینے کے لیے حاضرِ خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ دعوت عائشہ کے لیے بھی ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں بھی نہیں جاؤں گا)۔ اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ بھی شریک ہوگی)؟ اس آدمی نے عرض کیا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اُس شخص نے تیسری بار آپ ﷺ کو دعوت دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (عائشہ) بھی۔ اُس نے تیسری بار کہا: جی ہاں، ان کو بھی دعوت ہے۔ پس دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ ﷺ) ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اُس کے گھر تشریف لے گئے۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، ١٦٠٩/٣، الرقم/٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٣/٣، الرقم/١٢٢٦٥۔

٣٥/٢٤٣. عَنِ الْأَسْوَدِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ﷺ، مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت اَسود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ اہلِ خانہ کے کاموں میں معاونت میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٦/٢٤٤. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، قَالَتْ:

٢٤٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من كان في حاجة أهله فأقيمت الصلاة فخرج، ١/٢٣٩، الرقم/٦٤٤، وأيضًا في كتاب النفقات، باب خدمة الرجل في أهله، ٥/٢٠٥٢، الرقم/٥٠٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٩، الرقم/٢٤٢٧٢، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٤٥) منه، ٤/٦٥٤، الرقم/٢٤٨٩۔

٢٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٩، الرقم/٢٤١٦٤، وأبوداود في السنن، كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، ٣/٢٩، الرقم/٢٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب ←

فَسَابَقْتُهُ، فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ، فَسَبَقَنِي. فَقَالَ: هٰذِهِ بِتِلْکَ السَّبْقَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْکُبْرٰی.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد جب میرا وزن بڑھ گیا تو میں نے پھر آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی۔ اس مرتبہ آپ ﷺ مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا: (عائشہ!) یہ اُس جیت کا بدلہ ہوگیا ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

.... حسن معاشرة النساء، ١/٥٣١، الرقم/١٩٧٩، والنسائي في السنن الکبری، ٥/٣٠٤، الرقم/٨٩٤٣۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْأَوْلَادِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴾اولاد کے ساتھ شفقت اور احسان﴿

اَلْقُرْآن

(١) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ج لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

(البقرة، ٢/٢٣٣)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس تک دودھ پلائیں یہ (حکم) اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے، اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور پہننا دستور کے مطابق بچے کے باپ پر لازم ہے، کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دی جائے، (اور) نہ ماں کو اس کے بچے کے باعث نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کے سبب سے، اور وارثوں پر بھی یہی حکم عائد ہوگا، پھر اگر ماں باپ دونوں باہمی رضا مندی اور مشورے سے (دو برس سے پہلے ہی) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور پھر اگر تم اپنی اولاد کو (دایہ سے) دودھ پلوانے کا ارادہ رکھتے ہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ جو تم دستور کے مطابق دیتے ہو انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ جان لو کہ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے○

(٢) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَيْنَاج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُo (البقرة، ٢/١٢٨)

اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک امت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج) کے قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت و مغفرت کی) نظر فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہےo

(٣) يُوْصِيْکُمُ اللهُ فِيْٓ اَوْلَادِکُمْق لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِج فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَج وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُط وَلِاَبَوَيْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَدٌج فَاِنْ لَّمْ يَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُج فَاِنْ کَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْم بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍط اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْج لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًاج فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِط اِنَّ اللهَ کَانَ عَلِيْمًا حَکِيْمًاo (النساء، ٤/١١)

اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی وراثت) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے، پھر اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں (دو یا) دو سے زائد تو ان کے لیے اس ترکہ کا دو تہائی حصہ ہے، اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے، اور مورث کے ماں باپ کے لیے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ (ملے گا) بشرطیکہ مورث کی کوئی اولاد ہو، پھر اگر اس میت (مورث) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث صرف اس کے ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کے لیے تہائی ہے (اور باقی سب باپ کا حصہ ہے)، پھر اگر مورث کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے (یہ تقسیم) اس وصیت (کے پورا کرنے) کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوگی)، تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ فائدہ پہنچانے میں ان میں سے کون تمہارے قریب تر ہے یہ

(تقسیم) اللہ کی طرف سے فریضہ (یعنی مقرر) ہے، بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہےo

(٤) قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡٓا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَo (الأنعام، ٦/ ١٤٠)

واقعی ایسے لوگ برباد ہوگئے جنہوں نے اپنی اولاد کو بغیر علم (صحیح) کے (محض) بیوقوفی سے قتل کر ڈالا اور ان (چیزوں) کو جو اللہ نے انہیں (روزی کے طور پر) بخشی تھیں اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے حرام کر ڈالا، بے شک وہ گمراہ ہوگئے اور ہدایت یافتہ نہ ہو سکےo

(٥) قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِيۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَo (الأنعام، ٦/ ١٥١)

فرما دیجیے: آؤ میں وہ چیزیں پڑھ کر سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی (دیں گے) اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ (خواہ) وہ ظاہر ہوں اور (خواہ) وہ پوشیدہ ہوں اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام کیا ہے بجز حقِ (شرعی) کے (یعنی قانون کے مطابق ذاتی دفاع کی خاطر اور فتنہ و فساد اور دہشت گردی کے خلاف لڑتے ہوئے)، یہی وہ (اُمور) ہیں جن کا اس نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لوo

(٦) وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ

كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا٥ (الإسراء، ١٧/ ٣١)

اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل مت کرو، ہم ہی انہیں (بھی) روزی دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے٥

اَلْحَدِيْث

٢٤٥/ ٣٧. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَوَانَةَ.

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ اُن کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور اُنہیں گھٹی دیتے۔

اِسے امام مسلم، ابو داؤد اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤٦/ ٣٨. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٢٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأدب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/ ١٦٩١، الرقم/ ٢١٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤/ ٣٢٨، الرقم/ ٥١٠٦، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١٧٢، الرقم/ ٥١٨۔

٢٤٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢١٩، الرقم/ ٢٥٤١٥، وابن السري في الزهد، ٢/ ٤٨٦، الرقم/ ٩٩٥، وابن أبي الدنيا في العيال، ١/ ٣٠٦، الرقم/ ١٥٠، والسلمي في آداب الصحبة وحسن العشرة/ ٩٧، الرقم/ ١٣٧۔

رَحِمَ اللهُ وَالِدًا أَعَانَ وَلَدَهُ عَلٰى بِرِّهٖ بِالإِفْضَالِ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرِيِّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مُرْسَلًا وَالسُّلَمِيُّ مَرْفُوْعًا وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس والد پر رحم فرمائے جس نے اپنے بیٹے سے حسنِ سلوک کرتے ہوئے نیکی کے کام میں اُس کی مدد کی۔

اِسے امام ابنِ ابی شیبہ، ابن السری اور ابنِ ابی الدنیا نے مرسلاً روایت کیا ہے، جبکہ امام سلمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے۔

٣٩/٢٤٧. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَعِيْنُوْا أَوْلَادَكُمْ عَلَى الْبِرِّ، مَنْ شَاءَ اسْتَخْرَجَ الْعُقُوْقَ مِنْ وَلَدِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ اپنی اولاد کو اپنے والدین کی نافرمانی سے محفوظ رکھے تو اُسے چاہیے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اپنی اولاد کی مدد کرے (یعنی ان کی اچھی تربیت کرو، اُنہیں اچھے اخلاق سکھاؤ، اُن کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آؤ اور اُن کے مابین عدل و انصاف سے کام لو)۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٣٧، الرقم/٤٠٧٦، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٦/١٩٠، الرقم/٤٥٤١٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٣۔

٢٤٨ / ٤٠ . عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد کے طریق سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی والد اپنے بیٹے کو حسنِ ادب (یعنی اچھی تعلیم و تربیت اور عمدہ آداب سکھانے) سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٩ / ٤١ . وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَكْرِمُوْا أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کی عزت افزائی کیا کرو اور اُنہیں اچھے آداب سکھایا کرو۔

اِسے امام ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٧٨، الرقم/١٦٧٦٣، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في أدب الولد، ٤/٣٣٨، الرقم/١٩٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٨٤، الرقم/٤٨٧٦۔

٢٤٩: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، ٢/١٢١١، الرقم/٣٦٧١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٥١، الرقم/٣٠٣٨۔

٢٥٠ / ٤٢ . وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَوُّوا بَيُنَ أَوُلَادِكُمُ فِي الْعَطِيَّةِ، فَلَوُ كُنُتُ مُفَضِّلًا أَحَدًا لَفَضَّلُتُ النِّسَاءَ.

ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّرُجَمَةِ مُخُتَصَرًا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيُهَقِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد میں تحائف کی تقسیم میں برابری رکھا کرو۔ اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دیتا تو عورتوں کو (یعنی بیٹیوں کو بیٹوں پر) فضیلت دیتا۔

اِسے امام بخاری نے 'الصحیح' کے ترجمۃ الباب میں مختصراً بیان کیا ہے اور امام طبرانی و بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٥١ / ٤٣ . عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنُدِي دِيُنَارٌ. فَقَالَ: تَصَدَّقُ بِهٖ عَلٰى نَفُسِکَ. قَالَ: عِنُدِي آخَرُ.

٢٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب الهبة للولد وإذا أعطى بعض ولده شيئا لم يجز حتى يعدل بينهم ويعطي الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبي ﷺ: اعدلوا بين أولادكم في العطية، ٩١٣/٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٥٤/١١، الرقم/١١٩٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٧٧/٦، الرقم/١١٧٨٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٨٦/٤۔

٢٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥١/٢، الرقم/٧٤١٣، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، ١٣٢/٢، الرقم/١٦٩١، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة عن ظهر غنى، ٦٢/٥، الرقم/٢٥٣٥، وأبو يعلى في المسند، ٤٩٣/١١، الرقم/٦٦١٦۔

قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِکَ. أَوْ قَالَ: زَوْجِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی خَادِمِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْتَ أَبْصَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے (اس کا کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کرو۔ وہ شخص عرض گزار ہوا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو۔ وہ پھر عرض گزار ہوا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اِسے اپنی بیوی پر خرچ کرو۔ عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ وہ پھر عرض گزار ہوا: میرے پاس اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں مناسب سمجھو (خرچ کرلو)۔

اِسے امام احمد نے، ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٢٥٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهٗ فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ،

٢٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ: إنا بك لمحزونون، ١/٤٣٩، الرقم/١٢٤١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم/٢٣١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٢، الرقم/١٢١٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٦٥، الرقم/١١٠١١۔

فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ، فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا۔ (آپ ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم ﷜ مدینہ کی بالائی بستی میں بغرضِ رضاعت قیام پذیر تھے۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے۔ آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف لے جاتے حالانکہ وہاں دھواں (بھرا) ہوتا تھا کیونکہ اُس دایہ کا خاوند لوہار تھا۔ آپ ﷺ حضرت ابراہیم ﷜ کو گود میں اُٹھاتے، بوسہ دیتے اور پھر لوٹ آتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْبَنَاتِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿بیٹیوں کے ساتھ شفقت اور احسان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ○ يَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ط اَيُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ط اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ○ (النحل، ۱۶/ ۵۸-۵۹)

اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے○ وہ لوگوں سے چھپا پھرتا ہے (بزعمِ خویش) اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے سنائی گئی ہے، (اب یہ سوچنے لگتا ہے کہ) آیا اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ (زندہ) رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے (یعنی زندہ درگور کر دے)، خبردار! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں○

(۲) فَجَآءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْيَآءٍ ز قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ لا قَالَ لَا تَخَفْ قف نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ قَالَتْ اِحْدٰهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ز اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِيْنُ○ (القصص، ۲۸/ ۲۵-۲۶)

پھر (تھوڑی دیر بعد) ان کے پاس ان دونوں میں سے ایک (لڑکی) آئی جو شرم و حیاء (کے انداز) سے چل رہی تھی۔ اس نے کہا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ وہ آپ کو اس (محنت) کا معاوضہ دیں جو آپ نے ہمارے لیے (بکریوں کو) پانی پلایا ہے۔ سو جب موسیٰ

(علیہ السلام) ان (لڑکیوں کے والد شعیب علیہ السلام) کے پاس آئے اور ان سے (پچھلے) واقعات بیان کیے تو انہوں نے کہا: آپ خوف نہ کریں آپ نے ظالم قوم سے نجات پا لی ہےo ان میں سے ایک (لڑکی) نے کہا: اے (میرے) والد گرامی! انہیں (اپنے پاس مزدوری) پر رکھ لیں بے شک بہترین شخص جسے آپ مزدوری پر رکھیں وہی ہے جو طاقتور امانتدار ہو (اور یہ اس ذمہ داری کے اہل ہیں)o

(٣) **وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡo بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡo** (التكوير، ٨١/٨-٩)

اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گاo کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی تھیo

اَلۡحَدِيۡث

٢٥٣/ ٤٥. عَنۡ عَائِشَةَ زَوۡجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتۡ: جَاءَتۡنِي امۡرَأَةٌ وَمَعَهَا ابۡنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتۡنِي، فَلَمۡ تَجِدۡ عِنۡدِي شَيۡئًا غَيۡرَ تَمۡرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعۡطَيۡتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتۡهَا، فَقَسَمَتۡهَا بَيۡنَ ابۡنَتَيۡهَا وَلَمۡ تَأۡكُلۡ مِنۡهَا شَيۡئًا، ثُمَّ قَامَتۡ فَخَرَجَتۡ وَابۡنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثۡتُهُ حَدِيۡثَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنِ ابۡتُلِيَ مِنَ الۡبَنَاتِ بِشَيۡءٍ فَأَحۡسَنَ إِلَيۡهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتۡرًا مِنَ النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ وَاللَّفۡظُ لِمُسۡلِمٍ.

٢٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٤، الرقم/٥٦٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات، ٤/٢٠٢٧، الرقم/٢٦٢٩۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے (کھانے کا) سوال کیا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی، میں نے وہ کھجور اسے دے دی۔ اُس نے وہ (کھجور) لے کر اسے اپنی دونوں بیٹیوں میں (برابر برابر) تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی اور اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ باہر چلی گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے اس کا واقعہ بیان کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ان بیٹیوں (کی پرورش اور تربیت) سے آزمایا جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ (بچیاں) اس کے لیے جہنم سے حجاب (یعنی نجات کا ذریعہ) بن جاتی ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٤٦/٢٥٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میرے پاس ایک غریب عورت آئی

٢٥٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات، ٤/٢٠٢٧، الرقم/٢٦٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٩٢، الرقم/٢٤٦٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٩٣، الرقم/٤٤٨۔

جس نے اپنی دو بیٹیاں اُٹھائی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں تو اس نے اُن میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور خود کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف بڑھائی تو اس کی بیٹیوں نے وہ بھی کھانے کے لیے مانگ لی۔ سو جس کھجور کو وہ کھانا چاہتی تھی اُس نے اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کا اِیثار بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس (اِیثار) کی وجہ سے اس عورت کے لیے جنت کو واجب کر دیا ہے؛ یا (فرمایا:) اسے اس (ایثار) کے سبب دوزخ سے آزاد کر دیا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥/٤٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ ثَـلَاثَ بَنَاتٍ، فَأَدَّبَهُنَّ، وَزَوَّجَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو يَعْلٰى.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، اُن کی اچھی تربیت کی، پھر اُن کی شادی کی اور (بعد ازاں بھی) ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو اُس کے لیے جنت (کی خوشخبری) ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داؤد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ **مذکورہ الفاظ امام ابو داؤد کے ہیں۔**

٢٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٧، الرقم/١١٩٤٣، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في فضل من عال يتيما، ٤/٣٣٨، الرقم/٥١٤٧، وأبويعلى في المسند، ٤/٣٤٢، الرقم/٢٤٥٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٢١، الرقم/٢٥٤٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢١٦، الرقم/١١٥٤٢۔

٢٥٦/٤٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهٖ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے موجود ہونے پر صبر کرے، اُنہیں اچھا کھلائے پلائے اور اپنی استطاعت کے مطابق اچھا پہنائے، تو قیامت کے دن وہ (تینوں بیٹیاں) اُس کے لیے دوزخ سے نجات کا ذریعہ بن جائیں گی۔

اِسے امام احمد اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے جب کہ الفاظ ابنِ ماجہ کے ہیں۔

٢٥٧/٤٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ، فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ، وَاتَّقَى اللهَ فِيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ.

٢٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٤، الرقم/١٧٤٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، ٢/١٢١٠، الرقم/٣٦٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٩٩، الرقم/٨٢٦۔

٢٥٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة والآداب، باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، ٤/٣٢٠، الرقم/١٩١٦، والحميدي في المسند، ٢/٣٢٣، الرقم/٧٣٨، وأبو عبد الله المروزي في البر والصلة/ ٧٨، الرقم/١٥٠۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے ہی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، وہ اُن سے اچھا سلوک کرے اور اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت (کی خوشخبری) ہے۔

اِسے امام ترمذی اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۸/۵۰. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ؛ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بچیوں کی بلوغت تک پرورش کی، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔ (یہ فرماتے ہوئے) آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔

اِسے امام مسلم اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵۹/۵۱. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ وَالْحَاكِمِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ

۲۵۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات، ٢٠٢٧/٤، الرقم/٢٦٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٢٢/٥، الرقم/٢٥٤٣٩۔

۲۵۹: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، ٣١٩/٤، الرقم/١٩١٤، والحاكم في المستدرك، ١٩٦/٤، الرقم/٧٣٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٧٦/١، الرقم/٥٥٧۔

جَارِيَتَيْنِ، دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

امام ترمذی و حاکم نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) یوں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں اِن دو (انگلیوں) کی طرح (اکٹھے) داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٢٦٠. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِکُ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

اور حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اُس کے پاس رہیں یا وہ اُن کے ساتھ رہا، (اس دوران) وہ اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا رہا تو وہ دونوں اسے جنت میں لے جائیں گی۔

اِسے امام احمد، ابنِ ماجہ، حاکم اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابنِ ماجہ کے ہیں۔ نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٣، الرقم/٣٤٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، ٢/١٢١٠، الرقم/٣٦٧٠، والحاكم في المستدرك، ٤/١٩٦، الرقم/٧٣٥١، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٠٧، الرقم/٢٩٤٥۔

٥٣/٢٦١. عَنُ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُوُلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَجَاءَ ابُنٌ لَهُ، فَقَبَّلَهُ وَأَجُلَسَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ جَاءَتُ بِنُتٌ لَهُ، فَأَجُلَسَهَا إِلٰى جَنُبِهٖ. قَالَ: فَهَلَّا عَدَلُتَ بَيُنَهُمَا.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَتَمَّامٌ الرَّازِيُّ وَالُبَيُهَقِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر تھا کہ اُس شخص کا بیٹا اُس کے پاس آیا، اُس شخص نے اُسے چوما اور اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ پھر اُس کی بیٹی آئی تو اُس نے اُسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اِن دونوں کے درمیان عدل کیوں نہیں کیا۔

اِسے امام طحاوی، تمّام رازی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦١: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٨٩/٤، وتمام الرازي في الفوائد، ٢٣٧/٢، الرقم/١٦١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤١٠/٦، الرقم/٨٧٠٠، وأيضًا، ٤٦٨/٧، الرقم/١١٠٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩٦/١٣۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الۡأَطۡفَالِ بِالۡبِرِّ وَالۡمُلَاطَفَةِ

﴿بچوں کے ساتھ شفقت اور احسان﴾

اَلۡقُرۡآن

(۱) وَيَسۡتَفۡتُوۡنَکَ فِی النِّسَآءِ ط قُلِ اللهُ يُفۡتِيۡکُمۡ فِيۡهِنَّ لا وَمَا يُتۡلٰی عَلَيۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ فِیۡ يَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا کُتِبَ لَهُنَّ وَتَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡکِحُوۡهُنَّ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ لا وَاَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰی بِالۡقِسۡطِ ط وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللهَ کَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا○ (النساء، ٤/١٢٧)

اور (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے اور جو حکم تم کو (پہلے سے) کتابِ مجید میں سنایا جا رہا ہے (وہ بھی) ان یتیم عورتوں ہی کے بارے میں ہے جنہیں تم وہ (حقوق) نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اور چاہتے ہو کہ (ان کا مال قبضے میں لینے کی خاطر) ان کے ساتھ خود نکاح کر لو اور نیز بے بس بچوں کے بارے میں (بھی حکم) ہے کہ یتیموں کے معاملے میں انصاف پر قائم رہا کرو اور تم جو بھلائی بھی کرو گے تو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے○

(۲) وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِی الۡمَدِيۡنَةِ وَکَانَ تَحۡتَهٗ کَنۡزٌ لَّهُمَا وَکَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ج فَاَرَادَ رَبُّکَ اَنۡ يَّبۡلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا کَنۡزَهُمَا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّکَ ج وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِیۡ ط ذٰلِکَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ط○ (الکهف، ١٨/٨٢)

اور وہ جو دیوار تھی تو وہ شہر میں (رہنے والے) دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کے لیے ایک خزانہ (مدفون) تھا اور ان کا باپ صالح (شخص) تھا، سو آپ کے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور آپ کے رب کی رحمت سے وہ اپنا خزانہ (خود ہی) نکالیں، اور میں نے (جو کچھ بھی کیا) وہ از خود نہیں کیا، یہ ان (واقعات) کی حقیقت ہے جن پر آپ صبر نہ کر سکے o

اَلۡحَدِيۡث

٢٦٢/٥٤. عَنۡ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتۡ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الۡأَعۡرَابِ عَلٰى رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوۡا: أَتُقَبِّلُوۡنَ صِبۡيَانَكُمۡ؟ فَقَالُوۡا: نَعَمۡ. فَقَالُوۡا: لٰكِنَّا، وَاللهِ، مَا نُقَبِّلُ. فَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: وَأَمۡلِكُ إِنۡ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنۡكُمُ الرَّحۡمَةَ؟

مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ وَاللَّفۡظُ لِمُسۡلِمٍ.

حضرت عائشہ ﵂ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی لوگ آئے اور اُنہوں نے پوچھا: کیا آپ لوگ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ حاضرین نے کہا: ہاں! اُنہوں نے کہا: بخدا ہم تو (اپنے بچوں کو) بوسہ نہیں دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ

٢٦٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم/٥٦٥٢، وأيضًا في الأدب المفرد/٤٨، الرقم/٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم/ ٢٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٦، الرقم/٢٤٣٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب برّ الوالد والإحسان إلى البنات، ٢/١٢٠٩، الرقم/٣٦٦٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٦٦، الرقم/١١٠١٣.

تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں؟

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥٥/٢٦٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ﷺ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا. فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی ﷺ کو چوما تو آپ ﷺ کے پاس اس وقت اَقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھا تھا، اَقرع بولا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٦/٢٦٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي

٢٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رَحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم/٥٦٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم/٢٣١٨۔

٢٦٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ١/٢٥٠، الرقم/٦٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٣، الرقم/٤٧٠۔

الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبا کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو پریشانی ہوگی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٧/٢٦٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ أَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک اور روایت میں (حضرت انس ﷛ ہی) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں کسی ایسے بچہ کے رونے کی آواز سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو چھوٹی سورت پڑھ کر نماز میں تخفیف فرما دیتے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٢، الرقم/٤٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٦، الرقم/١٢٦٠٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٠٩، الرقم/٣٣٧٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٤٢٢، الرقم/١٥٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٩٣، الرقم/٣٨٤٧۔

٢٦٦/٥٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی قدر و منزلت نہ پہچانے۔

اِسے امام احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٧/٥٩. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا

٢٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٢٢، الرقم/٧٠٧٣، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في الرحمة، ٤/٢٨٦، الرقم/٤٩٤١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ٤/٣٢٢، الرقم/١٩٢٠، والبخاري عن أبي هريرة ﷺ في الأدب المفرد/١٢٩، الرقم/٣٥٣، والحاكم في المستدرك، ١/١٣١، الرقم/٢٠٩۔

٢٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٧، الرقم/٢٣٢٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ٤/٣٢٢، الرقم/١٩٢١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٠٣، الرقم/ ٤٥٨، والبزار في المسند، ٧/١٥٧، الرقم/٢٧١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٠٧، الرقم/٤٨١٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ١١/٤٤٩، الرقم/١٢٢٧٦۔

مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابنِ حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٦٨/ ٦٠. عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک بھی یہی تھا۔

اِسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب التسليم على الصبيان، ٥/ ٢٣٠٦، الرقم/ ٥٨٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم على الصبيان، ٥/ ٥٧، الرقم/ ٢٦٩٦، وابن الجعد في المسند، ١/ ٢٦٠، الرقم/ ١٧٢٥۔

٢٦٩/ ٦١. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ: وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ، فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَأُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو اہل بیت کے بچوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جاتا۔ ایک بار آپ ایک سفر سے آئے تو مجھے جلدی سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں لے جایا گیا۔ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادگان میں سے ایک صاحبزادے کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا، پھر ہم تینوں کو ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل کیا گیا۔

اِسے امام مسلم، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٠/ ٦٢. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُ الْأَنْصَارَ

٢٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما، ١٨٨٥/٤، الرقم/٢٤٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٣/١، الرقم/١٧٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٦٠/٥، الرقم/١٠١٥٤۔

٢٧٠: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب المناقب، أبناء الأنصار رضي الله عنهم، ٩٢/٥، الرقم/٨٣٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٢٠٥/٢-٢٠٦، الرقم/٤٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٩١/٦، والبغوي في شرح السنة، ٢٢٤/١٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤٢٥/٤، الرقم/١٦٠٣۔

فَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ، وَيَمْسَحُ بِرُؤُوْسِهِمْ وَيَدْعُوْ لَهُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَغَوِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے پاس تشریف لے جاتے، اُن کے بچوں کو سلام کرتے، اُن کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے اور اُن کے لیے دعا فرماتے۔

اِسے امام نسائی، ابن حبان، ابونعیم اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٢٧١. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد کے درمیان جدائی پیدا کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اُس کے پیاروں کے درمیان جدائی پیدا کر دے گا۔

اِسے امام ترمذی، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية أن يفرّق بين الأخوين أو بين الوالدة وولدها في البيع، ٣/٥٨٠، الرقم/١٢٨٣، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٩، الرقم/٢٤٧٩، والدارقطني في السنن، ٣/٦٧، الرقم/٢٥٦۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْجِيْرَانِ بِالْبِرِّ وَالْمُلاطَفَةِ

﴿ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور شفقت﴾

اَلْقُرْآن

وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ (النساء، ٤/٣٦)

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بے شک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبّر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو ۝

اَلْحَدِيْث

٦٤/٢٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ

٢٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ٥/٢٢٤٠، الرقم/٥٦٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلّا عن الخير وكون ذلك كله من الإيمان، ١/٦٨، الرقم/٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٦٣، الرقم/٩٩٦٨، ←

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ؛ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ؛ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٣/٦٥. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللهِ، لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ، لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ، لَا يُؤْمِنُ. قِيْلَ: وَمَنْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ ﷺ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض

.... وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق الجوار، ٤/٣٣٩، الرقم/٥١٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجوار، ٢/١٢١١، الرقم/٣٦٧٢، والدارمي في السنن، ٢/١٣٤، الرقم/٢٠٣٦۔

٢٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه، ٥/٢٢٤٠، الرقم/٥٦٧٠۔

کیا گیا: یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا: جس کا ہمسایہ اُس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٦/٢٧٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ - أَوْ قَالَ: لِجَارِهٖ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو گا جب تک کہ اپنے بھائی - یا فرمایا: پڑوسی - کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جس کو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦٧/٢٧٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.

٢٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ٦٧/١، الرقم/٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ٢٦/١، الرقم/٦٦۔

٢٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تحريم إيذاء الجار، ٦٨/١، الرقم/٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٢/٢، الرقم/٨٨٤٢، وأبويعلى في المسند، ٣٧٥/١١، الرقم/٦٤٩٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٥٦/٢، الرقم/٨٧٥، والحاكم في المستدرك، ٥٣/١، الرقم/٢١۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٨/٢٧٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو، دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے محفوظ نہ ہو۔

اِسے امام احمد اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٦٩/٢٧٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُؤْمِنُ؟

٢٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٩٨/٣، الرقم/١٣٠٧١، والقضاعي في مسند الشهاب، ٦٢/٢، الرقم/٨٨٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥٣/١، والهندي في كنز العمال، ٢٥/٩، الرقم/٢٤٩٢٥۔

٢٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٤/٣، الرقم/١٢٥٨٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٦٤/٢، الرقم/٥١٠، والحاكم في المستدرك، ←

مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **مومن وہ** ہے جس سے لوگ امان میں رہیں، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی کو چھوڑ دیا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اُس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو۔

اِسے امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٠/٢٧٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ

.... ١/٥٥، الرقم/٢٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٠٩، الرقم/١٣٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٤٠، الرقم/٣٨٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٤۔

٢٧٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٧، الرقم/٦٥٦٦، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حق الجوار، ٤/٣٣٣، الرقم/١٩٤٤، والدارمي في السنن، ٢/٢٨٤، الرقم/٢٤٣٧، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٠، الرقم/١٦٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٧٦، الرقم/٥١٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٠، الرقم/٢٥٣٩۔

لِجَارِهٖ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٧٩/٧١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللهَ تعالیٰ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ إِلَّا لِمَنْ أَحَبَّ. فَمَنْ أَعْطَاهُ اللهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَسْلَمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. قَالُوْا: وَمَا بَوَائِقُهُ، يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: غَشْمُهُ وَظُلْمُهُ. وَلَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا مِنْ حَرَامٍ، فَيُنْفِقَ مِنْهُ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْهِ، وَلَا يَتَصَدَّقُ بِهٖ فَيُقْبَلَ مِنْهُ، وَلَا يَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ. إِنَّ اللهَ

٢٧٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٧، الرقم/٣٦٧٢، والبزار في المسند، ٥/٣٩٢، الرقم/٢٠٢٦، وابن أبي شيبة في المسند، ١/٢٣٢، الرقم/٣٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٣٩٥-٣٩٦، الرقم/٥٥٢٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٢٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٤٧، الرقم/٢٦٧١۔

ﷻ لَا يَمْحُو السَّيِّءَ بِالسَّيِّءِ، وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّءَ بِالْحَسَنِ، إِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اَخلاق اُسی طرح تقسیم فرمائے ہیں جیسے اُس نے تمہارے درمیان رزق تقسیم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے بھی دنیا عطا فرما دیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اُسے بھی جسے ناپسند فرماتا ہے، لیکن دین صرف اُسی کو عطا فرماتا ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ جسے اُس نے دین کا علم عطا فرمایا اُسے اپنا محبوب بنا لیا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل اور زبان سلامتی والے نہ ہو جائیں۔ کوئی شخص اُس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا ہمسایہ اُس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہو۔ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: اے اللہ کے پیارے نبی! اُس کی ایذا رسانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کی جہالت اور ظلم۔ کسی شخص کے لیے ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ مالِ حرام کمائے، پھر اُسے خرچ کرے تو اُس میں برکت ہو یا اُس سے صدقہ کرے اور وہ مقبول ہو۔ جو کچھ وہ مالِ حرام سے پیچھے چھوڑ جائے گا وہ اُس کے لیے دوزخ کا ایندھن ہی ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی کے ذریعے مٹاتا ہے۔ بے شک گندگی کبھی گندگی کو صاف نہیں کرسکتی۔

اِسے امام احمد بن حنبل، بزار اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠/٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ فُلَانَةَ

٢٨٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٠، الرقم/٩٦٧٣، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٤، الرقم/٧٣٠٥، والبخاري في الأدب المفرد/٥٤، الرقم/١١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ←

يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، وَصِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّ فُـلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت کثرت سے نماز پڑھنے، روزے رکھنے اور صدقہ کرنے کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی رہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی۔ اُس شخص نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت کا کم روزے رکھنے، کم صدقہ کرنے، کم نمازیں پڑھنے کے حوالے سے ذکر کیا جاتا ہے لیکن کبھی پنیر کے چند ٹکڑے بھی صدقہ کرتی ہے؛ نیز اپنے پڑوسی کو اپنی زبان سے کبھی اذیت نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔

٧٣/٢٨١. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، **قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا**

.... ٧٨/٧، الرقم/٩٥٤٥، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ٥٠٢/١، الرقم/٢٠٥٤، وأيضًا في مجمع الزوائد، ١٦٩/٨۔

٢٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧٣/١٩، الرقم/١٤٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٤٠/٣، الرقم/٣٨٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٩/٨، وابن حجر الهيتمي في الزواجر، ٤٩٠/١۔

رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي نَزَلْتُ فِي مَحَلَّةِ بَنِي فُلَانٍ، وَإِنَّ أَشَدَّهُمْ لِي أَذًى أَقْدَمُهُمْ لِي جِوَارًا. فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيًّا. يَأْتُوْنَ الْمَسْجِدَ، فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى بَابِهٖ، فَيَصِيْحُوْنَ ثَلَاثًا: أَلَا إِنَّ أَرْبَعِيْنَ دَارًا جَارٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ خَافَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں قبیلے کے محلے میں داخل ہوا تو اُن میں سے جو شخص ہمسائیگی میں مجھ سے زیادہ قریب تھا اُسی نے مجھے سب سے زیادہ اذیت پہنچائی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ وہ مسجد میں آئے اور اُنہوں نے اُس کے دروازے پر کھڑے ہو کر بلند آواز میں تین بار یہ اعلان کیا: آگاہ ہو جاؤ! (اِرد گرد کے) چالیس گھر ہمسائیگی میں شامل ہیں، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا پڑوسی اُس کی اذیت سے خوف زدہ ہو۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الشُّمَيْطِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى الْحَسَنِ تَشْكُو الْحَاجَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي جَارَتُكَ. قَالَ: كَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ؟ قَالَتْ: سَبْعُ دُوْرٍ - أَوْ قَالَتْ: عَشْرٌ - فَنَظَرَ تَحْتَ الْفِرَاشِ فَإِذَا سِتَّةُ دَرَاهِمَ أَوْ سَبْعَةٌ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا وَقَالَ: كِدْنَا نَهْلِكُ.[1]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

(١) ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق/١٠٤، الرقم/٣٣٥۔

امام عبید اللہ بن شُمیَط بیان کرتے ہیں: ایک عورت امام حسن بصری کے پاس اپنی حاجت بیان کرنے آئی اور عرض کیا: میں آپ کی ہمسائی ہوں، آپ نے پوچھا: تمہارے اور میرے گھر کے درمیان کتنے گھروں کا فاصلہ ہے؟ اُس نے عرض کیا: سات - یا: دس - گھروں کا فاصلہ ہے۔ امام حسن بصری نے بستر کے نیچے دیکھا تو وہاں چھ یا سات درہم موجود تھے۔ آپ نے وہ (سب) اُٹھا کر اُسے دے دیے اور فرمایا: قریب تھا کہ (حقِ ہمسائیگی ادا نہ کرنے کے سبب) ہم ہلاک ہو جاتے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'مکارم الأخلاق' میں روایت کیا ہے۔

٢٨٢/٧٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا آمَنَ بِي، مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَإِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے شکم سیر ہو کر رات بسر کی، جبکہ اُس کے پہلو میں اُس کا پڑوسی (رات بھر) بھوکا رہا اور اُسے اِس بات کا علم بھی ہو (کہ اس کا پڑوسی بھوکا ہے)۔

اِسے امام طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے اور بزار کی سند حسن ہے۔

٢٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٥٩، الرقم/٧٥١، وأبو يعلى في المسند، ٥/٩٢، الرقم/٢٦٩٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٦٧، والهندي في كنز العمال، ٩/٢٤، الرقم/٢٤٩٠٦۔

٧٥/٢٨٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ جَارِهٖ مَخَافَةً عَلٰى أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِنٍ. وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. أَتَدْرُوْنَ مَا حَقُّ الْجَارِ؟ إِنِ اسْتَعَانَكَ أَعَنْتَهٗ، وَإِنِ اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهٗ، وَإِنِ افْتَقَرَ عُدْتَ عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرِضَ عُدْتَهٗ، وَإِنْ مَاتَ شَهِدْتَ جَنَازَتَهٗ، وَإِنْ أَصَابَهٗ خَيْرٌ هَنَّأْتَهٗ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ عَزَّيْتَهٗ. وَلَا تَسْتَطِيْلَ عَلَيْهِ بِالْبِنَاءِ، فَتَحْجُبَ عَنْهُ الرِّيْحَ إِلَّا بِإِذْنِهٖ. وَإِذَا شَرَيْتَ فَاكِهَةً فَاهْدِ لَهٗ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَدْخِلْهَا سِرًّا، وَلَا يَخْرُجْ بِهَا وَلَدُكَ لِيَغِيْظَ بِهَا وَلَدَهٗ، وَلَا تُؤْذِهٖ بِقِيْثَارِ قِدْرِكَ إِلَّا أَنْ تَغْرِفَ لَهٗ مِنْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص مومن نہیں جس کی وجہ سے اُس کا ہمسایہ اپنے اہل و عیال اور مال کا خوف کرتے ہوئے اپنا دروازہ بند کر لے (کہ کہیں وہ اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا دے)۔ وہ شخص بھی صاحبِ ایمان نہیں ہے جس کی اذیت سے اُس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے ہمسائے کا (تم پر) کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جب وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو۔ جب قرض کا سوال کرے تو اس کو قرض دو۔ جب محتاج ہو تو اس کا خیال کرو۔ جب کبھی بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کرو۔ جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔ جب اُسے کوئی خوشی

٢٨٣: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٣/٣٣٩، الرقم/٢٤٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٨٣، الرقم/٩٥٦٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٤٢، الرقم/٣٨٧٠، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٤٠۔

حاصل ہو تو اُسے مبارک باد دو۔ جب کسی صدمہ سے دوچار ہو تو اُس کے ساتھ تعزیت کرو۔ اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے گھر کے ساتھ اتنا اونچا مکان نہ بناؤ کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہوجائے۔ جب کوئی پھل خرید کے لاؤ تو تحفتاً اُسے بھی کچھ بھیجو۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اُس پھل کو چھپا کر (اپنے گھر میں) لے جاؤ۔ تمہارا بچہ وہ پھل لے کر باہر نہ نکلے کہ کہیں تمہارے ہمسائے کا بچہ اُسے دیکھ کر احساسِ کم تری کا شکار نہ ہو جائے۔ اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اُسے اذیت میں مبتلا نہ کرو یا پھر اُسے بھی اُس ہنڈیا سے کچھ حصہ بھیج دو۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَارِ الإِمَامِ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ: كَانَ لِبَعْضِ جِيْرَانِ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ كَلْبٌ ضَعِيْفٌ، فَكَانَ مَالِكٌ يُخْرِجُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ طَعَامًا، فَيُلْقِيْهِ إِلَيْهِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

داؤد بن ابی عبد الرحمان، جو امام مالک بن دینار کے پڑوسی تھے اور ثقہ راوی تھے، بیان کرتے ہیں کہ امام مالک بن دینار کے کسی پڑوسی کے پاس ایک کمزور سا کتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار روزانہ اُس کے لیے کھانا نکال کر اُس کے آگے ڈالتے تھے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'مکارم الأخلاق' میں روایت کیا ہے۔

---

(١) ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق/١٠٤، الرقم/٣٣٣۔

عَنْ هِشَامٍ قَالَ: كَانَ الإِمَامُ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانِ بْنِ ثَابِتٍ تَدْخُلُ الْعَنْزُ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَتَأْخُذُ الشَّيْءَ، فَإِذَا طُرِدَتْ، قَالَ لَهُمْ: لَا تَطْرُدُوْا عَنْزَ جَارِي، دَعُوْهَا تَأْخُذْ حَاجَتَهَا.[1]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

ہشام بیان کرتے ہیں کہ امام حسان بن ابی سنان بن ثابت کے گھر میں (اُن کے ہمسائے کی) بھیڑ بکریاں داخل ہو جاتیں اور وہاں سے اشیاء خورد و نوش کھا لیتی تھیں۔ ایک روز اُنہیں دھتکارا گیا تو امام حسان نے فرمایا: میرے ہمسائے کی بھیڑ بکریوں کو نہ دھتکارو، اُنہیں چھوڑ دو تا کہ وہ اپنی ضرورت کی چیز لے لیا کریں۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے 'مکارم الأخلاق' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْغَزَالِيُّ: أَنَّهُ لَيْسَ حَقُّ الْجِوَارِ كَفَّ الْأَذٰى فَقَطُّ، بَلِ احْتِمَالَ الْأَذٰى، فَإِنَّ الْجَارَ أَيْضًا قَدْ كَفَّ أَذَاهُ، فَلَيْسَ فِي ذٰلِکَ قَضَاءُ حَقٍّ، وَلَا يَكْفِي احْتِمَالُ الْأَذٰى بَلْ لَا بُدَّ مِنَ الرِّفْقِ وَإِسْدَاءِ الْخَيْرِ وَالْمَعْرُوْفِ، إِذْ يُقَالُ إِنَّ الْجَارَ الْفَقِيْرَ يَتَعَلَّقُ بِجَارِهِ الْغَنِيِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، سَلْ هٰذَا لِمَ مَنَعَنِي مَعْرُوْفَهُ وَسَدَّ بَابَهُ دُوْنِي؟[2]

امام غزالی بیان فرماتے ہیں: ہمسائیگی کا حق صرف یہی نہیں ہے کہ

(۱) ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق/١٠٤، الرقم/٣٣٤۔

(۲) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٢١٣۔

اُسے اذیت نہ پہنچائی جائے بلکہ (اُس کی طرف سے) تکلیف کو برداشت کرنا بھی اس میں شامل ہے، کیونکہ پڑوسی بھی اُس شخص کی طرف سے اذیت برداشت کرتا ہے، گویا صرف اِس سے (اذیت کو روکنے سے) اُس کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ مزید برآں محض تکلیف برداشت کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُس کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور حسن سلوک کرنا بھی اُس کا حق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فقیر ہمسایہ قیامت کے دن مال دار ہمسائے کا دامن پکڑ کر کہے گا: اے میرے رب! اِس سے پوچھ کہ اِس نے مجھے اپنے حُسن سلوک سے کیوں محروم رکھا اور مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند کیا؟

قَالَ الإِمَامُ الْغَزَالِيُّ: وَبَلَغَ ابْنَ الْمُقَفَّعِ، أَنَّ جَارًا لَهُ يَبِيْعُ دَارَهُ فِي دَيْنٍ رَكِبَهُ، وَكَانَ يَجْلِسُ فِي ظِلِّ دَارِهِ، فَقَالَ: مَا قُمْتُ إِذًا بِحُرْمَةِ ظِلِّ دَارِهِ إِنْ بَاعَهَا مُعْدِمًا، فَدَفَعَ إِلَيْهِ ثَمَنَ الدَّارِ وَقَالَ: لَا تَبِعْهَا.[1]

امام غزالی بیان فرماتے ہیں: حضرت ابن مقفّع کو معلوم ہوا کہ اُن کا ہمسایہ اپنا قرض ادا کرنے کے لیے اپنا مکان بیچنا چاہتا ہے، آپ اُس کی دیوار کے سائے میں بیٹھا کرتے تھے، آپ نے سوچا کہ اگر اِس نے مفلسی کی وجہ سے اپنا مکان بیچ دیا تو گویا ہم نے اِس کی دیوار کے سائے میں بیٹھنے کا حق بھی ادا نہیں کیا، لہٰذا آپ نے اُسے مکان کی مکمل قیمت دے دی اور فرمایا (اپنا قرض ادا کرلو اور) اپنے مکان کو نہ بیچو۔

قَالَ الإِمَامُ الْغَزَالِيُّ: شَكَا بَعْضُهُمْ كَثْرَةَ الْفَأْرِ فِي دَارِهِ،

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٢١٣۔

فَقِيْلَ لَهُ: لَوِ اقْتَنَيْتَ هِرًّا، فَقَالَ: أَخْشٰى أَنْ يَسْمَعَ الْفَأْرُ صَوْتَ الْهِرِّ، فَيَهْرُبُ إِلٰى دُوْرِ الْجِيْرَانِ، فَأَكُوْنُ قَدْ أَحْبَبْتُ لَهُمْ مَا لَا أُحِبُّ لِنَفْسِي.(١)

امام غزالی بیان فرماتے ہیں: کسی بزرگ نے اپنے گھر میں چوہوں کی کثرت کی شکایت کی، کسی نے اُن سے کہا: اگر آپ بلی رکھ لیں تو یہ (چوہوں کے خاتمے کے لیے) اچھا ہو گا۔ اُنہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ (اگر میں بلی لے آیا تو) چوہے بلی کی آواز سن کر پڑوسیوں کے گھروں کی طرف بھاگ جائیں گے۔ اس طرح میں اُن کے لیے وہ بات پسند کرنے والا بن جاؤں گا جو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٢١٣۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ النَّاسِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿عام لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ط اِنَّ اللهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًاo (النساء، ٤/٨٦)

اور جب (کسی لفظ) سلام کے ذریعے تمہاری تکریم کی جائے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (لفظ کے ساتھ) سلام پیش کیا کرو یا (کم از کم) وہی (الفاظ جواب میں) لوٹا دیا کرو، بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہےo

(۲) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌo (التوبة، ٩/٧١)

اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہےo

(۳) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo (الحجرات، ٤٩/١٠)

بات یہی ہے کہ (سب) اہلِ ایمان (آپس میں) بھائی ہیں۔ سو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo

اَلْحَدِيْث

٧٦/٢٨٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ایک مسلمان کے** دوسرے **مسلمان** پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا، (۲) بیمار کی **عیادت** کرنا، (۳) جنازہ کے ساتھ جانا، (۴) دعوت قبول کرنا اور (۵) **چھینک کا جواب دینا۔**

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ٤١٨/١، الرقم/١١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ١٧٠٤/٤، الرقم/ ٢١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٤٠/٢، الرقم/١٠٩٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ٤٦١/١، الرقم/١٤٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٧٦/١، الرقم/٢٤١، والحاكم في المستدرك، ٥٠٠/١، الرقم/١٢٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٤/٦، الرقم/١٠٠٤٩۔

٧٧/٢٨٥. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيْلَ: مَا هُنَّ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) جب تم اس سے ملو تو سلام کرو، (۲) جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو، (۳) جب وہ تم سے ہمدردی اور خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ، (۴) جب اسے چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو تم بھی جواباً يَرْحَمُكَ اللهُ کہو، (۵) جب بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرو اور (۶) جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ رہو۔

اِسے امام مسلم، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٧٨/٢٨٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: انْصُرْ أَخَاكَ

٢٨٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤/١٧٠٥، الرقم/٢١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٢، الرقم/٨٨٣٢، والدارمي في السنن، ٢/٣٥٧، الرقم/٢٦٣٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٧، الرقم/٢٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٣٤٧، الرقم/١٠٦٩١۔

٢٨٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإكراه، باب يمين الرجل لصاحبه، إنه أخوه، إذا خاف عليه القتل أو نحوه، ٦/٢٥٥٠، ←

ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تب تو میں اس کی مدد کروں لیکن مجھے یہ بتائیے کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے ظلم سے باز رکھتے ہو، یا فرمایا: اُسے (اس ظلم سے) روکتے ہو تو یہ بھی اس کی مدد ہے۔

اسے امام بخاری نے، مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے اور احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٧٩/٢٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ

الرقم/٦٥٥٢، وأيضًا في كتاب المظالم، باب أعِن أخاك ظالماً أو مظلوما، ٨٦٣/٢، الرقم/٢٣١١-٢٣١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب نصر الأخ ظالما أو مظلوما، ١٩٩٨/٤، الرقم/٢٥٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٩/٣، الرقم/١١٩٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب (٦٨)، ٥٢٣/٤، الرقم/٢٢٥٥، والدارمي في السنن، ٤٠١/٢، الرقم/٢٧٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٥٧٠/١١، الرقم/٥١٦٦-٥١٦٨.

٢٨٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ١٩٩٠/٤، الرقم/٢٥٦٩، والبخاري في الأدب ←

يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوْدُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُـلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ أُطْعِمُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِي فُـلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيْکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاکَ عَبْدِي فُـلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ. أَمَا إِنَّکَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنہار ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہیں

.... المفرد/١٨٢، الرقم/٥١٧، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٠٣، الرقم/٢٦٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٣٤، الرقم/٩١٨٢، وابن راهويه في المسند، ١/١١٥، الرقم/٢٨۔

کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ تو وہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میری بارگاہ سے ملتا؟

اِسے امام مسلم نے جب کہ بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

٢٨٨/ ٨٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مسلمان وہ ہے** جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨٩/ ٨١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ

٢٨٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المسلم من سَلِمَ المسلمون من لسانه ويده، ١/ ١٣، الرقم/ ١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام وأيّ أموره أفضل، ١/ ٦٥، الرقم/ ٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٣، الرقم/ ٦٥١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت، ٣/ ٤، الرقم/ ٢٤٨١، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المسلم، ٨/ ١٠٥، الرقم/ ٤٩٩٦۔

٢٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أي الإسلام ←

الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ ﷺ سے مروی ہے: لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بہترین اسلام اُس شخص کا ہے) جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٢/٢٩٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے ہی مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: مسلمانوں میں سے کون بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ مسلمان بہترین ہے) جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔

.... أفضل، ١/١٣، الرقم/١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام وأي أموره أفضل، ١/٦٦، الرقم/٤٢، وأحمد بن حنبل عن جابر ﷺ في المسند، ٣/٣٧٢، الرقم/١٥٠٣٧، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب أي الإسلام أفضل، ٨/١٠٦، الرقم/٤٩٩٩۔

٢٩٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصي، ٥/٢٣٧٩، الرقم/٦١١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم/٤٠۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٣/٢٩١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے ہی مروی ہے: ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا اِسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اُس شخص کا اِسلام سب سے بہتر ہے) جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام لوگ محفوظ رہیں۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٤/٢٩٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ مسلمان بہترین ہے) جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام لوگ محفوظ رہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨٥/٢٩٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

٢٩١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨٧، الرقم/٦٧٥٣۔

٢٩٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٨٧، الرقم/٣١٧٠۔

٢٩٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٩، الرقم/٨٩١٨، ←

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے کہ جس کے پاس لوگ اپنے خون (یعنی جان) اور مال محفوظ سمجھیں۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٦/٢٩٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ

.... والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ٥/١٧، الرقم/٢٦٢٧، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المؤمن، ٨/١٠٤، الرقم/ ٤٩٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٠٦، الرقم/١٨٠۔

٢٩٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١، الرقم/٢٤٠٠٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤، الرقم/٢٤، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٠٣، ٢٠٤، الرقم/٤٨٦٢، وابن المبارك في المسند، ١/١٦، الرقم/٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٩، الرقم/٧٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٩٩، الرقم/١١١٢٣۔

وَأَنْفُسِهِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

ایک روایت میں حضرت فضالہ بن عبید ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کے مومن کون ہے؟ (تو سنو!) مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے اَموال اور جانوں پر بے خوف و مطمئن ہوں (یعنی انہیں اس کی طرف سے کسی قسم کے مالی و جانی نقصان کا اندیشہ نہ ہو)، مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان محفوظ رہیں، مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس (کی خواہشات) کے خلاف جہاد کرے، اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

اِسے امام احمد، حاکم، ابن حبان اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۲۹۵/۸۷. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَذَكَرَهُ ابْنُ مَنْظُوْرٍ.

ایک اور روایت میں حضرت فضالہ بن عبید ﷛ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: مومن کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے اموال اور جانوں پر بے خوف و مطمئن ہوں (یعنی انہیں اس کی طرف سے کسی قسم کے مالی و جانی نقصان کا اندیشہ نہ ہو) اور مہاجر وہ ہے جس نے خطاؤں اور گناہوں

۲۹۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۲/۱۲۹۸، الرقم/۳۹۳٤، وذكره ابن منظور في لسان العرب، ۱۳/۲٤۔

سے کنارہ کشی اختیار کی۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ابن منظور افریقی نے ذکر کیا ہے۔

٢٩٦/٨٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ. التَّقْوٰى هَاهُنَا. بِحَسْبِ امْرِيءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی)، اُس کا مال اور اُس کا خون حرام ہے۔ (آپ ﷺ نے قلبِ اطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) تقویٰ یہاں ہے۔ کسی مسلمان کے (برا ہونے کے) لیے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اِسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٩٧/٨٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

٢٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٧٧، الرقم/٧٧١٣، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في شفقة المسلم على المسلم، ٤/٣٢٥، الرقم/١٩٢٧، وذكره النووي في الأذكار/٢٦٨، الرقم/١٠٣٨، وأيضًا في رياض الصالحين/٦٠، الرقم/٢٣٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٢٦۔

٢٩٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب خوف المؤمن ـــــ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہِ کبیرہ جب کہ اسے قتل کرنا کفر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٨/٩٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا اپنے بھائی کو گالی دینا فسق ہے، اُسے قتل کرنا کفر ہے اور اُس (مسلمان بھائی) کے مال کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے اُس کے خون کی حرمت ہے۔

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

.... من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، ١/٢٧، الرقم/٤٨، وأيضًا في كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ٥/٢٢٤٧، الرقم/٥٦٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان قول النبي ﷺ: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ١/٨١، الرقم/٦٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الشتم، ٤/٣٥٣، الرقم/١٩٨٣، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب قتال المسلم، ٧/١٢١، الرقم/٤١٠٥۔

٢٩٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٤٦، الرقم/٤٢٦٢، وأبويعلى في المسند، ٩/٥٥، الرقم/٥١١٩۔

٢٩٩/٩١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہم بغض نہ رکھو، نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اور آپس میں غیبت نہ کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ عرصہ (بغیر کسی شرعی عذر کے) چھوڑے رکھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠٠/٩٢. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ

٢٩٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الهجرة وقول النبي ﷺ: لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث، ٥/٢٢٥٦، الرقم/٥٧٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابر، ٤/١٩٨٣، الرقم/٢٥٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٥، الرقم/١٢٧١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ٤/٢٧٨، الرقم/٤٩١٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الحسد، ٤/٣٢٩، الرقم/١٩٣٥، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٧، الرقم/١٦١٥۔

٣٠٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الهجرة وقول النبي ﷺ: لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث، ٥/٢٢٥٦، ←

لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَـلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ایوب انصاری ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ (بغیر کسی شرعی عذر کے) قطع تعلقی اختیار کرے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک ادھر اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتداء کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... الرقم/٥٧٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، ٤/١٩٨٤، الرقم/٢٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم/ ٢٣٦٣٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ٤/٢٧٨، الرقم/٤٩١٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في كراهية الهجر للمسلم، ٤/٣٢٧، الرقم/١٩٣٢، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٨٤، الرقم/٥٦٦٩۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿ بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ شفقت اور حسنِ سلوک ﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرة، ۲/ ۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں○

(۲) يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ

عَلِيْمٌ○ (البقرة، ٢/ ٢١٥)

آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرما دیں جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حقدار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے○

(٣) وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا○ (الدھر، ٧٦/ ٨-٩)

(اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیں○

(٤) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ○ فَکُّ رَقَبَةٍ○ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ○ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ○ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ○ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ○ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ○ (البلد، ٩٠/ ١١-١٨)

وہ تو (دینِ حق اور عملِ خیر کی) دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا○ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ (دینِ حق کے مجاہدہ کی) گھاٹی کیا ہے○ وہ (غلامی و محکومی کی زندگی سے) کسی گردن کا آزاد کرانا ہے○ یا بھوک والے دن (یعنی قحط و اَفلاس کے دور میں غریبوں اور محروم المعیشت لوگوں کو) کھانا کھلانا ہے (یعنی ان کے معاشی تعطّل اور ابتلاء کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے)○ قرابت دار یتیم کو○ یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے○ پھر (شرط یہ ہے کہ ایسی جدّ و جہد کرنے والا) وہ شخص ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی نصیحت کرتے ہیں اور باہم رحمت و شفقت کی

تاکید کرتے ہیںo یہی لوگ دائیں طرف والے (یعنی اہلِ سعادت و مغفرت) ہیںo

(٥) اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰىo وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰىo وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰىo فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْo وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْo وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْo (الضحى، ٩٣/٦-١١)

(اے حبیب!) کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو معزّز و مکرّم) ٹھکانا دیاo اور اس نے آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ و گم پایا تو اس نے مقصود تک پہنچا دیاo اور اس نے آپ کو (وصالِ حق کا) حاجت مند پایا تو اس نے (اپنی لذتِ دید سے نواز کر ہمیشہ کے لیے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیاo سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیںo اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیںo اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریںo

اَلْحَدِيْث

١ ٩٣/٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

٣٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، ٥/٢٠٤٧، الرقم/٥٠٣٨، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الساعي على الأرملة، ٥/٢٢٣٧، الرقم/٥٦٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ٤/٢٢٨٦، الرقم/٢٩٨٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٦١، الرقم/٨٧١٧، والترمذي عن صفوان بن سليم ﷺ في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، ٤/٣٤٦، الرقم/١٩٦٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فضل الساعي على الأرملة، ٥/٨٦، الرقم/٢٥٧٧، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارة، باب الحث على المكاسب، ٢/٧٢٤، الرقم/٢١٤٠۔

وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے (کاموں) کے لیے کوشش کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے -(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا- وہ اُس قیامِ (عبادت) کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اُس روزہ دار کی طرح ہے جو یکے بعد دیگرے روزے رکھتا ہے۔

یہ حدیث **متفق علیہ** ہے، **مذکورہ الفاظ** مسلم کے ہیں۔

٩٤/٣٠٢. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ**: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا. وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت سہل بن سعد ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی

٣٠٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطلاق، باب اللّعان، ٥/٢٠٣٢، الرقم/٤٩٩٨، وأيضًا في كتاب الأدب، باب فضل من يعول يتيمًا، ٥/٢٢٣٧، الرقم/٥٦٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، الرقم/٢٢٨٧١، وأبو داود في السنن، كتاب النوم، باب في من ضم اليتيم، ٤/٣٣٨، الرقم/٥١٥٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، ٤/٣٢١، الرقم/١٩١٨، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب السنة في الشعر، ٢/٩٤٨، الرقم/١٧٠٠۔

کفالت کرنے والا شخص جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔

اِسے امام بخاری، احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٣/٩٥. عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: كَافِلُ الُيَتِيُمِ، لَهُ أَوُ لِغَيُرِهِ، أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيُنِ فِي الُجَنَّةِ. وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالُوُسُطٰى.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، چاہے وہ اُس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ (حدیث کے راوی) مالک نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٠٤/٩٦. وَفِي رِوَايَةٍ عَنُ مُرَّةَ بُنِ عَمُرٍو الُفَهُرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الُيَتِيُمِ، لَهُ أَوُ لِغَيُرِهِ، فِي الُجَنَّةِ كَهَاتَيُنِ.

٣٠٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ٤/٢٢٨٧، الرقم/٢٩٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٥، الرقم/٨٨٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٧١، الرقم/١١٠٣٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٥، الرقم/٣٨٣٢۔

٣٠٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٣٢٠، الرقم/٧٥٨، والبخاري في الأدب المفرد/٦٠، الرقم/١٣٣، والحميدي في المسند، ٢/٣٧٠، الرقم/٨٣٨۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

ایک روایت میں حضرت مرہ بن عمرو فہری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، خواہ وہ اُس کا (رشتہ دار) ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔

اِسے امام طبرانی نے جب کہ بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

۹۷/۳۰۵. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلٰى يَتِيْمَةٍ أَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ، كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. وَفَرَّقَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کسی یتیم کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرا تو اُس کے لیے ان تمام بالوں کے بدلے جن پر اُس کا ہاتھ گزرا تھا (اتنی ہی) نیکیاں ہیں۔ جس نے اپنی زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اور میں جنت میں اِس

۳۰۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٠، ٢٦٥، الرقم/٢٢٢٠٧، ٢٢٣٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٠٢، الرقم/٧٨٢١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٣/٢٨٥، ٢٨٦، الرقم/٣١٦٦، وابن أبي الدنيا في العيال، ٢/٨١٠، الرقم/٦٠٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٦، ٢٣٧، الرقم/ ٣٨٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٦٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٢٨۔

طرح ہوں گے۔(یہ فرماتے ہوئے) آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے

٣٠٦/٩٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کی ذمہ داری لی اللہ تعالیٰ ضرور اُسے جنت میں داخل کرے گا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرلے جس کی بخشش نہ ہو۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٧/٩٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ،

٣٠٦: أخرجه أحمد بن حنبل عن مالك بن الحرث رضی الله عنه في المسند، ٣٤٤/٤، الرقم/١٩٠٤٧، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، ٣٢٠/٤، الرقم/١٩١٧، والطيالسي في المسند، ١٨٧/١، الرقم/١٣٢٢، وابن أبي الدنيا في العيال، ٨٠٦/٢، الرقم/٦٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٠٠/١٩، الرقم/٦٦٨۔

٣٠٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٣/٢، ٣٨٧، الرقم/٧٥٦٦، ٩٠٠٦، وعبد بن حميد في المسند، ٤١٧/١، الرقم/١٤٢٦، ←

فَقَالَ لَهُ: إِنْ أَرَدْتَ تَلْيِيْنَ قَلْبِکَ، فَأَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ، وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل کے سخت ہونے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھا کرو۔

اِسے امام احمد، عبد بن حمید اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

٣٠٨/١٠٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ: الْيَتِيْمِ وَالْمَرْأَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں دو

.... والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٠، الرقم/٦٨٨٦، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤٧٢، الرقم/١١٠٣٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٧، الرقم/٣٨٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٦٠۔

٣٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٩، الرقم/٩٦٦٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق اليتيم٢/١٢١٣، الرقم/٣٦٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٦٣، الرقم/ ٩١٤٩-٩١٥٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٣١، الرقم/٢١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٣٤، الرقم/٢٠٢٣٩۔

ضعیفوں کا حق (غصب کرنا) حرام کرتا ہوں: (۱) یتیم کا حق اور (۲) کسی عورت کا حق۔

اِسے امام احمد اور ابن ماجہ نے اور نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۳۰۹. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهُ تَأْتِي امْرَأَةٌ تُبَادِرُنِي، فَأَقُوْلُ لَهَا: مَا لَكِ؟ مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰى أَيْتَامٍ لِي.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا مگر ایک عورت مجھ سے پہلے گزرنے لگے گی، میں اُس سے پوچھوں گا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تم کون ہو؟ وہ عرض کرے گی: میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لیے بیٹھی رہی (اور دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اِس پر آپ ﷺ اسے جنت میں داخل فرما دیں گے)۔

اِسے امام ابو یعلی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

۱۰۲/۳۱۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ ثَـلَاثَةً مِنَ الْأَيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ، وَصَامَ نَهَارَهُ، وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ

۳۰۹: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۲/۷، الرقم/۶۶۵۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳٤، الرقم/۵۸، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۳۶، الرقم/۳۸٤۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۶۲.

۳۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق اليتيم، ←

فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ، كَهَاتَيْنِ أُخْتَانِ. وَأَلْصَقَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین یتیم بچوں کی کفالت کی وہ اُس شخص جیسا ہے جو رات بھر عبادت کرتا رہا، دن میں روزے رکھتا رہا اور صبح و شام تلوار لے کر جہاد کرتا رہا۔ میں اور وہ شخص جنت میں دو بھائیوں (کی طرح) ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کو ملایا۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠٣/٣١١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَفَلَ يَتِيْمًا أَوْ أَرْمَلَةً، أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یتیم یا بیوہ کی

.... ١٢١٣/٢، الرقم/٣٦٨٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٩/٣، الرقم/٥٥٢٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٥/٣، الرقم/٣٨٣٤۔

٣١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١١٨/٩، الرقم/٩٢٩٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٧٥/٤، الرقم/٥٣٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢١/٣، والهندي في كنز العمال، ٣٨٣/١٥، الرقم/٤٣٥٧٠۔

کفالت کی، اللہ تعالیٰ اُسے اپنا سایہ (رحمت) نصیب فرمائے گا اور اُسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴/۳۱۲. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَحَبَّ الْبُيُوْتِ إِلَى اللهِ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ مُكْرَمٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے جس میں کوئی یتیم باعزت (زندگی گزار رہا) ہو۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵/۳۱۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا يُعَذِّبُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ رَحِمَ الْيَتِيْمَ، وَلَانَ لَهُ فِي الْكَلَامِ، وَرَحِمَ يُتْمَهُ وَضَعْفَهُ. وَلَمْ يَتَطَاوَلْ عَلٰى جَارِهِ بِفَضْلِ مَا آتَاهُ اللهُ تَعَالٰى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے (دینِ) حق دے کر بھیجا! اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا جس نے یتیم پر شفقت کی، اُس سے نرم لہجے میں بات کی اور اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کھایا۔ (نیز

۳۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۸۸/۱۲، الرقم/۱۳۴۳۴، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۶/۳، الرقم/۳۸۳۹۔

۳۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۴۶/۸، الرقم/۸۸۲۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۷۸/۴، الرقم/۷۱۰۱۔

اللہ تعالیٰ اُسے بھی روزِ قیامت عذاب نہیں دے گا جس نے) اپنے ہمسائے کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مال و دولت کی بنا پر اِظہارِ فخر نہ کیا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/٣١٤. عَنْ بِشْرِ بْنِ عَقْرَبَةَ ﷺ قَالَ: اسْتُشْهِدَ أَبِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ، فَمَرَّ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ لِي: اُسْكُتْ، أَمَا تَرْضٰى أَنْ أَكُوْنَ أَنَا أَبُوْكَ وَعَائِشَةُ أُمُّكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ وَابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

حضرت بشر بن عقربہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کسی غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہ اُنہیں شہید کر دیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں رو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: چپ ہو جاؤ، کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ میں تمہارا باپ اور عائشہ تمہاری والدہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

اِسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔

٣١٤: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٧٨/٢، الرقم/١٧٥١، وابن حبان في الثقات، ٣١/٣، الرقم/١٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٧٥/٧، الرقم/١١٠٤٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦١/٨۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿ کمزوروں اور محتاجوں کے ساتھ شفقت اور حسنِ سلوک ﴾

اَلْقُرْآن

(١) يَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰکِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌo (البقرة، ٢/ ٢١٥)

آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرما دیں جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حقدار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہےo

(٢) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِیْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ ط وَاللهُ عَلِيْمٌ حَکِيْمٌo (التوبة، ٩/ ٦٠)

بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہےo

(٣) اَرَءَيْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِo فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَo وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِo (الماعون، ١٠٧/ ١-٣)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟o تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)o اورمحتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اورمحتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)o

اَلْحَدِيْث

١٠٧/٣١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ، فَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٣١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطوّل ما شاء، ١/ ٢٤٨، الرقم/ ٦٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/ ٣٤١، الرقم/ ٤٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٨٦، الرقم/ ١٠٣١١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، ١/ ٢١١، الرقم/ ٧٩٤، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، ١/ ٤٦١، الرقم/ ٢٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ٢/ ٩٤، الرقم/ ٨٢٣، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب العمل في صلاة الجماعة، ١/ ١٣٤، الرقم/ ٣٠١۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے تو نماز میں تخفیف کرے، کیونکہ اُن میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر جب تم میں سے کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو پھر جس طرح چاہے پڑھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣١٦/١٠٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أَكَادُ أُدْرِکُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ. فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ، فَمَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہوسکتا ہے کہ میں نماز میں شامل نہ ہوسکوں، کیونکہ فلاں (امام) ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ (حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نصیحت فرماتے ہوئے اُس روز سے زیادہ جلال میں کبھی نہیں دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کو (دین

٣١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره، ١/٤٦، الرقم/٩٠، وأيضًا في كتاب الأحكام، باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، ٦/٢٦١٧، الرقم/٦٧٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٠، الرقم/٤٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢١٨، الرقم/١٧١٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٠٨، الرقم/٥٦١۔

سے) متنفر کرتے ہو۔ جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ضرور تخفیف کرے کیونکہ اُن میں بیمار، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٩/٣١٧. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہاتھ سے کام کرے، خود بھی نفع حاصل کرے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ انہوں

٣١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب على كل مسلم صدقة، ٢/٥٢٤، الرقم/١٣٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٦٩٩/٦، الرقم/١٠٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٥/٤، الرقم/١٩٥٤٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد، ٦٤/٥، الرقم/٢٥٣٨، والدارمي في السنن، ٣٩٩/٢، الرقم/٢٧٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٣٦/٥، الرقم/٢٦٦٤٩، والبزار في المسند، ١٠٢/٨، الرقم/٣١٠٠، والطيالسي في المسند، ٦٧/١، الرقم/٤٩٥۔

نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رُکا رہے، اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٠/٣١٨. عَنُ مُعَاذٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنُ وَلِيَ مِنُ أَمُرِ النَّاسِ شَيْئًا، فَاحُتَجَبَ عَنُ أُوْلِي الضَّعَفَةِ وَالُحَاجَةِ، احُتَجَبَ اللهُ عَنُهُ يَوُمَ الُقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحُمَدُ وَابُنُ الُجَعُدِ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے اُمور کا نگران (حکمران) بنایا گیا اور اُس نے کمزوروں اور حاجت مندوں سے کنارا کشی اختیار کر لی (تا کہ اُن کی ضروریات پوری نہ کرنی پڑیں) تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ بھی اُس سے کنارا کشی اختیار فرما لے گا (یا اُسے اپنی زیارت سے روک دے گا)۔

اِسے امام احمد اور ابن جعد نے روایت کیا ہے۔

١١١/٣١٩. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مَرُيَمَ الْأَزُدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعُتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنُ وَلَّاهُ اللهُ عزوجل شَيْئًا مِنُ أَمُرِ الُمُسُلِمِينَ، فَاحُتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمُ

٣١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٨، الرقم/٢٢١٢٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣٣٦، الرقم/٢٣٠٩۔

٣١٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والحجبة عنه، ٣/١٣٥، الرقم/٢٩٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الأحكام، باب ما جاء في إمام الرعية، ٣/٦١٩، الرقم/١٣٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/١٠٥، الرقم/ ٧٠٢٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣١١، الرقم/١٤٠٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢١، الرقم/٧٣٨٥، وذكره المنذري ـــــ

وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اُمور کا نگران (حکمران) بنائے اور وہ ان کی حاجت مندی، بے کسی اور غریبی میں اُن سے کنارا کشی اختیار کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت مندی، بے کسی اور غریبی میں اُس سے اِعراض فرما لے گا۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١١٢/٣٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء سے محبت کرو اور اُن کے پاس بیٹھا کرو۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔

.... في الترغيب والترهيب، ٣/١٢٤، الرقم/٣٣٤١، والنووي في رياض الصالحين، ١/١٤٠، الرقم/٦٥٨۔

٣٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٨، الرقم/٧٩٤٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٦٧، الرقم/٤٨٢٧۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْخُدَّامِ وَالْعَامِلِيْنَ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ

﴿خدّام اور ملازمین کے ساتھ شفقت اور حسنِ سلوک﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں○

(۲) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِیْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ

اللهِ ط وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○ (التوبة، ٩/ ٦٠)

بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○

(٣) وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰـهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰـهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (الحج، ٢٢/ ٣٦)

اور قربانی کے بڑے جانوروں (یعنی اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنا دیا ہے ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے پس تم (انہیں) قطار میں کھڑا کرکے (نیزہ مار کر نحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤ○

اَلْحَدِيْث

١١٣/٣٢١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ.

٣٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره ما البخل، ٥/ ٢٢٤٥، الرقم/ ٥٦٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان رسول الله ﷺ أحسن الناس ←

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ (کسی کام کرنے پر) یہ نہیں فرمایا کہ 'کیوں کیا'؟ اور (نہ کرنے پر) یہ نہیں فرمایا کہ 'کیوں نہیں کیا؟'

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢٢/١١٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا أَمَرَنِي بِأَمْرٍ فَتَوَانَيْتُ عَنْهُ أَوْ ضَيَّعْتُهُ فَلَامَنِي، فَإِنْ لَامَنِي أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا قَالَ: دَعُوْهُ فَلَوْ قُدِّرَ - أَوْ قَالَ: لَوْ قُضِيَ - أَنْ يَكُوْنَ كَانَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، سو آپ ﷺ جب مجھے کسی کام کرنے کا حکم دیتے اور میں وہ نہ کرسکتا یا کوئی کام خراب کر بیٹھتا تو کبھی مجھے ملامت نہ فرماتے بلکہ اگر آپ ﷺ کے اہلِ خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: اِسے چھوڑ دو، اسی طرح مقدر میں ہوگا۔ یا

.... خلقًا، ١٨٠٤/٤، الرقم/٢٣٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٥/٣، الرقم/١٣١٨٢٣، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٣٦٨/٤، الرقم/٢٠١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥٢/٧، الرقم/٢٨٩٣، وأبو يعلى في المسند، ١٠٤/٦، الرقم/٣٣٦٧ـ

٣٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٣١/٣، الرقم/١٣٤٤٢، وابن أبي عاصم في السنة، ١٥٧/١، الرقم/٣٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٥/٥٠ـ

فرماتے: اگر وہ کام (ہمارے) نصیب میں ہوتا تو ضرور ہو جاتا۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١١٥/٣٢٣. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ. فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ذر غفاری ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارے غلام (خادم) بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، سو جس کا بھائی اُس کے ماتحت ہے اُسے چاہیے کہ جو وہ خود کھاتا ہے اُس میں سے اُسے بھی کھلائے اور جو خود پہنتا ہے اُس میں سے اُسے بھی پہنائے۔ اُنہیں اُن کی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا مکلّف نہ ٹھہراؤ اور اگر ایسا کوئی کام اُن کے ذمہ لگاؤ تو اُس کام میں خود بھی اُن کی مدد کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المعاصي من أمر الجاهلية، ١/٢٠، الرقم/٣٠، وأيضًا في كتاب العتق، باب قول النبي ﷺ: العبيد إخوانكم فأطعموهم مما تأكلون، ٢/٨٩٩، الرقم/٢٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه، ٣/١٢٨٣، الرقم/١٦٦١، والبزار في المسند، ٩/٤٠٢، الرقم/٣٩٩٦، وأبو عوانة في المسند، ٤/٧٣، الرقم/٦٠٧٢۔

١١٦/٣٢٤. عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ، وَأَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، وَكَانَ أَنْ أَعْطِيَتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو الیسر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہی چیز کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اُنہیں وہی کپڑا پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ میں اُسے دنیا کا سامان دے دوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔

اِسے امام مسلم نے جب کہ بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔

١١٧/٣٢٥. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيْقُ.

٣٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ٤/٢٣٠٣، الرقم/٣٠٠٧، والبخاري في الأدب المفرد/٧٥، الرقم/١٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٦٩، الرقم/٣٧٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٨٣، الرقم/٤٦٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٥٦۔

٣٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه، ٣/١٢٨٤، الرقم/ ١٦٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٧، الرقم/٧٣٥٨، ومالك في الموطأ، ٢/٩٨٠، الرقم/١٧٦٩، والشافعي في المسند، ١/٣٠٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٤٨، الرقم/١٧٩٦٧۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خادم کا کھانا اور کپڑا (اس کے مالک کے ذمہ) ہے اور اُس کو ایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

اِسے امام مسلم، احمد، مالک اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٦/١١٨. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرِقَّاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ، (وفي رواية: أَوْ فَأَصْلِحُوا إِلَيْهِمْ) وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلٰى مَا غَلَبَكُمْ، وَأَعِينُوهُمْ عَلٰى مَا غُلِبُوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت سلام بن عمرو، حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے غلام (خادم) تمہارے بھائی ہیں، اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔ (اور ایک روایت میں ہے: اُن کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔) جو کام تمہارے لیے مشکل ہوں اُس میں اُن کی مدد لو اور جو کام اُن کے لیے مشکل ہوں اُن (کاموں) میں اُن کی مدد کیا کرو۔

اِسے امام احمد نے، بخاری نے **الأدب المفرد** میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٥٨، ٣٧١، الرقم/٢٠٦٠٠، ٢٣١٩٦، والبخاري في الأدب المفرد/٧٦، الرقم/١٩٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٢١، الرقم/٩٢٠۔

١١٩/٣٢٧. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: اَلۡمَمۡلُوۡکُ أَخُوۡکَ، فَإِذَا صَنَعَ لَکَ طَعَامًا فَأَجۡلِسۡهُ مَعَکَ، فَإِنۡ أَبٰی فَأَطۡعِمۡهُ، وَلَا تَضۡرِبُوۡا وُجُوۡهَهُمۡ.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَاللَّفۡظُ لَهٗ وَالۡبَيۡهَقِيُّ بِإِسۡنَادٍ حَسَنٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام (خادم) بھی تمہارا بھائی ہے، جب وہ تمہارے لیے کھانا تیار کرے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھاؤ اگر وہ پاس بیٹھنے سے انکار کرے تو پھر بھی اُسے کھانا (ضرور) کھلاؤ اور (اگر اُن سے کوئی خطا بھی ہو جائے تو) اُن کے چہروں پر نہ مارو۔

اِسے امام احمد نے، طیالسی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٢٠/٣٢٨. عَنۡ أَبِي مُوۡسَى الۡأَشۡعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ

٣٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٥، الرقم/١٠٥٧٤، والطيالسي في المسند، ١/٣١٢، الرقم/٢٣٦٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٧٣، الرقم/٨٥٦٧۔

٣٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب تعليم الرجل أمته وأهله، ١/٤٨، الرقم/٩٧، وأيضًا في الأدب المفرد/٨٠، الرقم/٢٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، ١/١٣٤، الرقم/١٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، الرقم/١٩٥٥٠، والترمذي في السنن، كتاب النكاح، باب ما جاء في الفضل في ذلك، ٣/٤٢٤، الرقم/١١١٦، والنسائي في السنن، ←

لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو اجر ہیں: ایک وہ اہلِ کتاب جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ دوسرا وہ غلام (خادم) جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی بجا لائے اور اپنے آقا کے حقوق بھی پورے کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو، وہ اُسے بہترین ادب سکھائے اور اُسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اُس سے نکاح کر لے تو اُس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲۱/۳۲۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

.... كتاب النكاح، باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، ٦/١١٥، الرقم/٣٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، ١/٦٢٩، الرقم/١٩٥٦۔

٣٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم/٥٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٨، الرقم/ ١١٩٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٠٢، وذكره النووي في رياض الصالحين، ١/١٣٣، الرقم/٦٠٥۔

حضرت انس بن مالک ﷛ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی باندیوں میں سے اگر کوئی باندی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر (آپ ﷺ کو اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لیے) کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٢٢/٣٣٠. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷞ قَالَتْ: كَانَ مِنْ آخِرِ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةَ اَلصَّلَاةَ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. حَتّٰى جَعَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يُلَجْلِجُهَا فِي صَدْرِهٖ وَمَا يَفِيْضُ بِهَا لِسَانُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى.

ایک روایت میں حضرت اُم سلمہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت میں یہ بھی تھا: نماز، نماز اور جن کے تم مالک ہو (کے بارے میں تمہیں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں)۔ آپ ﷺ یہ مسلسل فرماتے رہے حتیٰ کہ (کمزوری کی وجہ سے) وہ آپ ﷺ کی زبان پر جاری نہ رہا تو آپ ﷺ دل میں اُسے دہراتے رہے۔

اِسے امام احمد اور ابن ماجہ نے اور نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں روایت کیا ہے۔

١٢٣/٣٣١. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ ﷛ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي

٣٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٠، الرقم/٢٦٥٢٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/٥١٩، الرقم/١٦٢٥، والنسائى في السنن الكبرى، ٤/٢٥٩، الرقم/٧١٠٠، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤١٤، الرقم/ ٦٩٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٧٩، الرقم/٨٩٧۔

٣٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك ←

بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ. فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ. قَالَ: فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي. فَقَالَ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْکَ مِنْکَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ. قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوْکًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو چابک سے مار رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: اے ابو مسعود! جان لو۔ میں غصے کی وجہ سے اُس آواز کو پہچان نہ سکا۔ جب وہ (آواز دینے والے) میرے قریب ہوئے تو میں نے پہچانا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں: اے ابو مسعود! جان لو؛ اے ابو مسعود! جان لو۔ (حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے چابک پھینک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو مسعود! جان لو کہ جتنا تم اِس غلام پر قادر ہو اللہ تعالیٰ تم پر اُس سے زیادہ قادر ہے۔ (حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

اِسے امام مسلم، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

.... وكفارة من لطم عبده، ٣/١٢٨١، الرقم/١٦٥٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب النهي عن ضرب الخدم وشتمهم، ٤/٣٣٥، الرقم/١٩٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٣٩، ٤٤٦، الرقم/١٧٩٣٣، ١٧٩٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٤٥، الرقم/٦٨٤.

١٢٤/٣٣٢. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰی. قَالَ: أَمَا إِنَّکَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ.

ابو داود کی روایت میں ہے (کہ حضرت ابو مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں): میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چمٹ جاتی - یا فرمایا: آگ تم سے لپٹ جاتی۔

١٢٥/٣٣٣. عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ ﷺ: عَجَزَ عَلَيْکَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا، لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ. مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ، لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا. فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ہلال بن یساف ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی میں اپنے غلام کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن ﷺ نے اُن سے کہا: تمہیں (تھپڑ مارنے کے

٣٣٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب حق المملوك، ٤/ ٣٤٠، الرقم/٥١٥٩۔

٣٣٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ٣/ ١٢٧٩، الرقم/١٦٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٤٤، الرقم/٢٣٧٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/ ٣٤٢، الرقم/٥١٦٦، والترمذي في السنن، كتاب النذور والأيمان، باب ما جاء في الرجل يلطم خادمه، ٤/ ١١٤، الرقم/١٥٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/ ١٩٤، الرقم/٥٠١٣۔

لیے) اِس کے چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ملی تھی؟ مجھے یاد ہے کہ میں بنو مقرن (کے سات بیٹوں میں سے) ساتواں بیٹا تھا اور ہمارے پاس ایک عورت کے سوا اور کوئی خادم نہیں تھا۔ ہم میں سب سے چھوٹے نے اُس کنیز (خادمہ) کو تھپڑ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اُس خادمہ کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٢٦/٣٣٤. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے غلام (خادم) کو تھپڑ مارے یا اُس کو پیٹے تو اُس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔

اِسے امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٢٧/٣٣٥. وَفِي رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ

٣٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ٣/١٢٩٨، الرقم/١٦٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤٢، الرقم/ ٥١٦٨، وأبو عوانة في المسند، ٤/٦٨، الرقم/٦٠٥٥۔

٣٣٥: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٣٧، الرقم/١٣٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٧٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٨، الرقم/٣٤٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٥٣۔

رَجُلٍ يَضْرِبُ عَبْدًا لَهُ إِلَّا أُقِيْدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھی اپنے غلام (خادم) کو مارا تو روزِ قیامت اُس سے اِس کا حساب لیا جائے گا۔

اِسے امام بزار اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا ہے: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٢٨/٣٣٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ، جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتٰى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا، فَرُبَّمَا جَاؤُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ، فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ منورہ کے خدام پانی سے بھرے اپنے اپنے برتن لے آتے، جو برتن بھی آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا، آپ ﷺ (اُنہیں برکت عطا کرنے کے لیے) اُس میں اپنا ہاتھ ڈبو

٣٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم/٢٣٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٧، الرقم/١٢٤٢٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨٠، الرقم/١٢٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥٤، الرقم/١٤٢٩۔

دیتے، بسا اوقات وہ (سخت) سردیوں کی صبح پانی لے آتے، آپ ﷺ پھر بھی اُس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

١٢٩/٣٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر روز ستر مرتبہ۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

١٣٠/٣٣٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا خَفَّفْتَ عَنْ

٣٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١١١، الرقم/٥٨٩٩، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤١، الرقم/٥١٦٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في العفو عن الخادم، ٤/٣٣٦، الرقم/١٩٤٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/١٣٣، الرقم/٥٧٦٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٥١، الرقم/٣٤٥٨۔

٣٣٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب العتق، باب صحبة المماليك، ←

خَادِمِکَ مِنْ عَمَلِهٖ، کَانَ لَکَ أَجْرًا فِي مَوَازِيْنِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت عمرو بن حریث ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے خادم کی ذمہ داریوں میں جتنی تخفیف کرو گے، اُس کے بدلہ میں تمہارے نامۂ اعمال کے پلڑے میں اتنا ہی اُس کا اجر ہوگا۔

اِسے امام ابن حبان، ابو یعلی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

.... ١٠/١٥٣، الرقم/٤٣١٤، وأبويعلى في المسند، ٣/٥٠، الرقم/ ١٤٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١١٩، الرقم/٢٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٧٨، الرقم/٨٥٨٩، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٩٣، الرقم/١٢٠٤۔

اَلتَّعَامُلُ مَعَ الْعُصَاةِ وَالْمُذْنِبِينَ بِالْبِرِّ وَالْمُلَاطَفَةِ وَالإِحْسَانِ

﴿خطا کاروں اور گناہ گاروں کے ساتھ شفقت اور حسنِ سلوک﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ○ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ○

(آل عمران، ٣/١٣٣-١٣٦)

اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے○ یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○ اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے○ یہ وہ لوگ

ہیں جن کی جزا ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صلہ ہےo

(٢) فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللهِ ؕ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَo (آل عمران، ٣/١٥٩)

(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo

اَلۡحَدِيۡث

٣٣٩/١٣١. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ قَالَ: بَيۡنَمَا نَحۡنُ جُلُوۡسٌ عِنۡدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذۡ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوۡلَ اللهِ، هَلَكۡتُ، قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعۡتُ عَلَى

٣٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ٢/٦٨٤، الرقم/١٨٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ٢/٧٨١، الرقم/١١١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم/٧٢٨٨، وأيضًا، ٦/٢٧٦، الرقم/٢٦٤٠٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب كفارة من أتى أهله في ←

امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ، أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ. قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا. قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ، ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟

.... رمضان، ٢/٣١٣، الرقم/٢٣٩٠، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان، ٣/١٠٢، الرقم/٧٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من أفطر يوما من رمضان، ١/٥٣٤، الرقم/١٦٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢١٢، الرقم/٣١١٧۔

اُس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک عرق (بورہ) پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنہیں لے جا کر خیرات کر دو (یہ تمہارا کفارہ ہے)۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! اِن دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ کی وادی میں) کوئی گھر ایسا نہیں جو میرے گھر سے زیادہ غریب ہو۔ اِس پر آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام ابو داود نے فرمایا: امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: 'یہ رخصت (آپ ﷺ کی طرف سے) اُس آدمی کے لیے خاص تھی، سو آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑ لے تو اُس کے لیے (شرعی) کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔'

١٣٢/٣٤٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

٣٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ١/٨٩، الرقم/٢١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول، ١/٢٣٦، الرقم/٢٨٤، والشافعي في المسند، ١/٢٠۔

بِذَنُوْبٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُهْرِيْقَ عَلَيْهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے ڈانٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی لانے کا حکم فرمایا جو اُس (پیشاب) پر بہا دیا گیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣٣/٣٤١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَهْ مَهْ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُزْرِمُوْهُ، دَعُوْهُ. فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ. إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ ﷻ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ؛ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ

٣٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول، ١/٢٣٦، الرقم/٢٨٥، وأبو عوانة في المسند، ١/١٨٢، الرقم/٥٦٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤١٢، الرقم/٣٩٤٥۔

کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اور اُس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے اُسے روکنے کے لیے کہا: ٹھہر جا، ٹھہر جا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے (پیشاب کرنے سے) مت روکو، اسے کرنے دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اُس نے پیشاب کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے اپنے پاس بلایا اور نصیحت فرمائی: یہ مساجد پیشاب اور دیگر نجاست سے آلودہ کرنے کے لیے نہیں ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہیں؛ یا جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ میں سے ایک صحابی کو حکم دیا تو وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور وہ پانی اُس پیشاب پر بہا دیا۔

اِسے امام مسلم اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

اِحْتَرَامُ الْجَنَائِزِ

﴿جنازہ کا احترام کرنا﴾

اَلْقُرْآن

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاًo (الاسراء، ١٧/ ٧٠)

اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری (یعنی شہروں اور صحراؤں اور سمندروں اور دریاؤں) میں (مختلف سواریوں پر) سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے فضیلت دے کر برتر بنا دیاo

اَلْحَدِيْث

٣٤٢/ ١٣٤. عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَآى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا، أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب متى يقعد إذا قام للجنازة، ١/ ٤٤١، الرقم/ ١٢٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/ ٦٦٠، الرقم/ ٩٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٢٣، الرقم/ ٣٩١۔

حضرت عامر بن ربیعہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور وہ اُس کے ساتھ نہ جا رہا ہو تو (اُس کے احترام میں) کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اُس سے آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣٥/٣٤٣. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنُ أَبِي سَعِيُدِ الْخُدُرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيُتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوُمُوُا، فَمَنُ تَبِعَهَا فَلَا يَقُعُدُ حَتّٰى تُوُضَعَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو (اُس کے احترام میں) کھڑے ہو جاؤ۔ جو جنازے کے ساتھ جا رہا ہو وہ جنازہ کے زمین پر رکھ دیے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣٦/٣٤٤. عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَرَّتُ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ

٣٤٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع، ١/٤٤١، الرقم/١٢٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦٠، الرقم/٩٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥، الرقم/١١٢١١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة، ٤/٤٣، الرقم/١٩١٤۔

٣٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم/١٢٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦٠، الرقم/٩٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٩، الرقم/١٤٤٦٧، والنسائي في السنن، كتاب ←

ﷺ وَقُمْنَا لَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ. قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو (کسی) یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣٧/٣٤٥. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ رضی اللہ عنہما قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ،

.... الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ٤/٤٥، الرقم/١٩٢٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٢٦، الرقم/٢٠٤٩۔

٣٤٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم/١٢٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦١، الرقم/٩٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦، الرقم/٢٣٨٩٣، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ٤/٤٥، الرقم/١٩٢١، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٢٦، الرقم/٢٠٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٩٠، الرقم/٥٦٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٩، الرقم/١١٩١٨، وابن الجعد في المسند/٢٧، الرقم/٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٧، الرقم/٦٦٧٢۔

فَقَامَا، فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَي مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ. فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ، فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ. فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حُنَیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے غیر مسلم شہری کا جنازہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا: یہ تو یہودی کا جنازہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ (انسانی) جان نہیں ہے؟

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ

خِدْمَةُ الْبَشَرِيَّةِ عَبْرَ نَشْرِ الْأَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ

﴿ اَخلاقِ حسنہ کی ترویج کے ذریعے

خدمتِ انسانیت ﴾

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ وَالْأَدَبُ الْجَمِيْلُ وَفَضْلُهُمَا

﴿حسنِ اخلاق اور حسنِ ادب کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَo (الأعراف، ٥٦/٧)

اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہےo

(۲) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَo (العنكبوت، ٦٩/٢٩)

اور جو لوگ ہمارے حق میں جہاد (اور مجاہدہ) کرتے ہیں تو ہم یقیناً انہیں اپنی (طرف سَیر اور وصول کی) راہیں دکھا دیتے ہیں، اور بے شک اللہ صاحبانِ احسان کو اپنی معیّت سے نوازتا ہےo

(۳) وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَی اللهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ط وَاِلَی اللهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِo (لقمان، ٢٢/٣١)

جو شخص اپنا رخِ اطاعت اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ (اپنے عمل اور حال میں) صاحبِ احسان بھی ہو تو اس نے مضبوط حلقہ کو پختگی سے تھام لیا، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی

کی طرف ہےo

(٤) لَقَدُ كَانَ لَكُمُ فِيُ رَسُوُلِ اللهِ اُسُوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنُ كَانَ يَرُجُو اللهَ وَالْيَوُمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيُرًاo (الأحزاب، ٣٣/ ٢١)

فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo

(٥) قُلُ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمُ ط لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ط وَاَرُضُ اللهِ وَاسِعَةٌ ط اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجُرَهُمُ بِغَيُرِ حِسَابٍo

(الزمر، ٣٩/ ١٠)

(محبوب میری طرف سے) فرما دیجیے: اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے جو اس دنیا میں صاحبانِ احسان ہوئے، بہترین صلہ ہے، اور اللہ کی سرزمین کشادہ ہے، بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب انداز سے پورا کیا جائے گاo

(٦) وَلَا تَسُتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدُفَعُ بِالَّتِيُ هِيَ اَحُسَنُ فَاِذَا الَّذِيُ بَيُنَكَ وَبَيُنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيُمٌo (فصلت، ٤١/ ٣٤)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمہارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گاo

(٧) وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيُمٍo (القلم، ٦٨/ ٤)

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور

اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)○

اَلْحَدِیْث

١/٣٤٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ **بد زبان اور** لڑنے جھگڑنے والے نہ تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: **تم میں سب سے** بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٤٧. عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٣٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٥،الرقم/٣٣٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب تبسمه ﷺ وحسن عشرته، ٤/١٨١٠، الرقم/٢٣٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦١، الرقم/٦٥٠٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الفحش والتفحش، ٤/٣٤٩، الرقم/١٩٧٥۔

٣٤٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تفسير البر والإثم، ٤/١٩٨٠، الرقم/٢٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨٢،الرقم/١٧٦٦٨، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في البر والإثم، ٤/٥٩٧، الرقم/٢٣٨٩۔

عَنِ الُبِرِّ وَالإِثُمِ، فَقَالَ: اَلُبِرُّ حُسُنُ الُخُلُقِ، وَالإِثُمُ مَا حَاکَ فِي صَدُرِکَ وَکَرِهُتَ أَنُ يَطَّلِعَ عَلَيُهِ النَّاسُ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ وَالتِّرُمِذِيُّ.

حضرت نواس بن سمعان ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اخلاق نیکی ہے اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اور جس عمل پر لوگوں کا مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٤٨ / ٣. عَنُ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتُ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنُ أَکُمَلِ الُمُؤُمِنِيُنَ إِيُمَانًا أَحُسَنَهُمُ خُلُقًا وَأَلُطَفَهُمُ بِأَهُلِهِ.

رَوَاهُ أَحُمَدُ وَالتِّرُمِذِيُّ وَالُحَاکِمُ. وَقَالَ التِّرُمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ.

حضرت عائشہ ﷺ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں سے سب سے زیادہ نرمی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٧، الرقم/٢٤٢٥٠، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٥/٩، الرقم/٢٦١٢، والحاكم في المستدرك، ١/١١٩، الرقم/١٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٠، الرقم/٢٥٣١٩۔

٤/٣٤٩. عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے قریب ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥/٣٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ. وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ

٣٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨٥/٢، الرقم/٦٧٣٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معالي الأخلاق، ٣٧٠/٤، الرقم/٢٠١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢٣٥/٢، الرقم/٤٨٥۔

٣٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٢/٢، الرقم/٩٠٨٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ٣٦٣/٤، الرقم/٢٠٠٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، ١٤١٨/٢، الرقم/٤٢٤٦۔

صَحِيحٌ غَرِيُبٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ اُن چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو لوگوں کو بکثرت جہنم میں لے جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: زبان اور شرمگاہ۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

٦/٣٥١. عَنُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدُرِکُ بِحُسُنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الُقَائِمِ.

رَوَاهُ أَحُمَدُ وَأَبُوُ دَاوُدَ وَالُحَاکِمُ وَابُنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الُحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ عَلٰی شَرُطِ مُسُلِمٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **روایت کرتی ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن حسنِ اَخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٣٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨٧، الرقم/٢٥٥٧٨، وأبوداود في السنن، کتاب الأدب، باب في حسن الخلق، ٤/٢٥٢، الرقم/٤٧٩٨، والحاکم في المستدرك، ١/١٢٨، الرقم/١٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٨-٢٢٩، الرقم/٤٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٣٦، الرقم/٧٩٩٧۔

٧/٣٥٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نیک (یعنی عمدہ) اَخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٥٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ان ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٥٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَاتَّبِعِ

٣٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨١، الرقم/٨٩٣٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٠، الرقم/٤٢٢١۔

٣٥٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٩١، الرقم/٢٠٥٧١۔

٣٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٣، الرقم/٢١٣٩٢، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معاشرة الناس، ٤/٣٥٥، الرقم/١٩٨٧، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم/٢٧٩١، والبزار في المسند، ٩/٤١٦، والحاكم في المستدرك، ١/١٢١، الرقم/١٧٨۔

السَّيِّئَةَ الۡحَسَنَةَ تَمۡحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَالتِّرۡمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالۡبَزَّارُ وَالۡحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرۡمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اَخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اِسے امام احمد، ترمذی، دارمی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٥٥/ ١٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنۡهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: لَا عَقۡلَ كَالتَّدۡبِيۡرِ، وَلَا وَرَعَ كَالۡكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسۡنِ الۡخُلُقِ.

رَوَاهُ ابۡنُ مَاجَه وَابۡنُ حِبَّانَ.

اور حضرت ابوذر ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں، (معاصی سے) اجتناب جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور حسنِ اَخلاق جیسا کوئی حسب نسب نہیں۔

اِسے امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٥٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ١٤١٠/٢، الرقم/٤٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ٧٩/٢، الرقم/٣٦١، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١٦٨/١، والقضاعي في مسند الشهاب، ٣٩/٢، الرقم/٨٣٧۔

١١/٣٥٦. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ﷺ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت اُسامہ بن شریک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انسان کو سب سے بہتر کون سی چیز عطا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اَخلاق۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

١٢/٣٥٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.

٣٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧٨، الرقم/١٨٤٧٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، ٢/١١٣٧، الرقم/٣٤٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٠، الرقم/٢٥٣١٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٤٢، الرقم/٨٢٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٢٦، الرقم/٦٠٦١، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٨١، الرقم/٤٦٩ـ

٣٥٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، ٤/٢٥٣، الرقم/٤٨٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٨، الرقم/٧٤٨٨، وأيضا في المعجم الأوسط، ٥/٦٨، الرقم/٤٦٩٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٩، الرقم/٢٠٩٦٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٢٤٢، الرقم/٨٠١٧ـ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابواُمامہ ﷺ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے ابتدائی حصہ میں ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑنا چھوڑ دے، اُس شخص کے لیے جنت کے وسط میں گھر کا ضامن ہوں جو ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ کو ترک کر دے اور اُس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ درجے میں گھر کا ضامن ہوں جو لوگوں کے ساتھ ہمیشہ اچھے اَخلاق سے پیش آئے۔

اِسے امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٥٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوْحَى اللهُ ﷻ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ ﷺ: يَا خَلِيْلِي، حَسِّنْ خُلُقَکَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ، تَدْخُلْ مَدْخَلَ الْأَبْرَارِ. فَإِنَّ كَلِمَتِي سَبَقَتْ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ أَنْ أُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِي وَأَسْقِيَهُ مِنْ حَظِيْرَةِ قُدُسِي وَأَنْ أُدْنِيَهُ مِنْ جَوَارِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی: اے میرے دوست! اپنے اخلاق عمدہ رکھ اگرچہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہوں، تو نیکو کاروں کے داخل ہونے کی جگہ میں داخل ہو جائے گا۔ حسنِ اَخلاق کے مالک کے لیے میرا پیشگی وعدہ ہے کہ میں اُسے اپنے عرش کے سائے تلے رکھوں گا، اپنی جنت (کے چشموں) سے اسے سیراب کروں گا اور اُسے اپنے قریب کرلوں گا۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣١٥، الرقم/٦٥٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٠، الرقم/٤٩٤.

١٤/٣٥٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ يَعُوْدُوْنَهُ فِي مَرَضٍ لَهُ، فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي لِإِخْوَانِنَا وَلَوْ بَسَرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ مِنْ أَعْمَالِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ. وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ان کی بیماری میں عیادت کے لیے آئے۔ اُنہوں نے کہا: اے خادمہ! ہمارے بھائیوں کے کھانے کے لیے کچھ لاؤ، چاہے روٹی کا ٹکڑا ہی ہو۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اعلیٰ اَخلاقی خوبیاں، اَہلِ جنت کے اَعمال میں سے ہیں۔

اِسے امام طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے اسے ’الترغیب والترھیب‘ میں بیان کرتے ہوئے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٥/٣٦٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: حَقُّ الْوَلَدِ عَلٰى وَالِدِهِ أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ، وَيُحْسِنَ مِنْ مُرْضَعِهِ، وَيُحْسِنَ أَدَبَهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٣٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٣/٦، الرقم/٦٥٠١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١٠٨/٢، الرقم/٩٨٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٣/٣، الرقم/٣٩١٨۔

٣٦٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٠١/٦، الرقم/٨٦٦٧، والقشيري في الرسالة، ٤٠٥۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیٹے کا باپ پر حق یہ ہے کہ وہ اُس کا اچھا نام رکھے، اس کی رضاعت خوب کرے اور اُسے حسنِ اَدب سکھائے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣٦١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَدَّبَنِي وَأَحْسَنَ أَدَبِي ثُمَّ أَمَرَنِي بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَقَالَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الأعراف، ٧/١٩٩].

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ وَالْقُشَيْرِيُّ وَالسَّمْعَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے ادب سکھایا اور میرے ادب کو خوبصورت بنایا۔ پھر مجھے اخلاق حسنہ کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ.﴾ '(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں۔'

اِسے امام سلمی اور قشیری نے جب کہ سمعانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: حُسْنُ الْخُلُقِ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ، اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ، وَطَلَبِ الْحَلَالِ، وَالتَّوسِعَةِ عَلَى الْعِيَالِ.(١)

٣٦١: أخرجه السلمي في آداب الصحبة، ١/١٢٤، الرقم/٢٠٨، والقشيري في الرسالة، ٤٠٥، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/١۔

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٣/٥٣۔

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت علی ﷺ نے فرمایا: حسنِ اَخلاق تین چیزوں میں پایا جاتا ہے: حرام چیزوں سے اجتناب کرنا، حلال کی طلب کرنا اور اہل وعیال پر فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، فَقَالَ: الْكَرَمُ وَالْبَذْلَةُ وَالِاحْتِمَالُ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حسن بن صالح بیان کرتے ہیں کہ حسن اخلاق کے بارے میں حضرت حسن بصری ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: سخاوت کرنا، (مال) خرچ کرنا اور (دوسروں کی سختی و زیادتی کو) برداشت کرنا (حسنِ اَخلاق ہے)۔

اِسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْكَتَّانِيَ يَقُوْلُ: التَّصَوُّفُ خُلُقٌ، مَنْ زَادَ عَلَيْکَ بِالْخُلُقِ، فَقَدْ زَادَ عَلَيْکَ فِي التَّصَوُّفِ. (٢)

---

(١) ابن أبي الدنيا في مداراة الناس/٨٢، الرقم/٩٠، وأبو الشيخ البرجلاني في الكرم والجود وسخاء النفوس/٥٥، الرقم/٦٤۔

(٢) القشيري في الرسالة/٣٥٤۔

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

حضرت حسین بن احمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت الکتانی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تصوف اَخلاقِ حسنہ کا نام ہے، جو اَخلاق میں آپ سے بڑھ گیا پس وہ تصوف میں آپ سے سبقت لے گیا۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ شَاه الْكَرْمَانِيُّ: عَلَامَةُ حُسْنِ الْخُلُقِ: كَفُّ الْأَذٰى، وَاحْتِمَالُ الْمُؤَنِ.(١)

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام شاہ کرمانی فرماتے ہیں کہ (دوسروں سے) اذیت کو روکنا اور سختی و زیادتی کو برداشت کرنا حسن اخلاق کی علامت ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ وَهْبٌ: مَا تَخَلَّقَ عَبْدٌ بِخُلُقٍ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا إِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ طَبِيْعَةً فِيْهِ.(٢)

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام وہب فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھے اخلاق پر چالیس دن (مداومت) اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے اُس کی فطرت بنا دیتا ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں بیان کیا ہے۔

---

(١) القشيري في الرسالة/٣٥٥۔

(٢) المرجع نفسه/٣٥٥۔

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَثِيَابَکَ فَطَهِّرْ﴾، أَيْ: وَخُلُقَکَ فَحَسِّنْ.[1]

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ﴿وَثِيَابَکَ فَطَهِّرْ﴾ ’اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں‘ یعنی آپ اپنے اخلاق کو خوبصورت بنائیں۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ: سَمِعْتُ الْجَلَاجِلِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ: اَلتَّوْحِيْدُ مُوْجِبٌ يُوْجِبُ الْإِيْمَانَ، فَمَنْ لَا إِيْمَانَ لَهُ فَلَا تَوْحِيْدَ لَهُ، وَالْإِيْمَانُ مُوْجِبٌ يُوْجِبُ الشَّرِيْعَةَ، فَمَنْ لَا شَرِيْعَةَ لَهُ فَلَا إِيْمَانَ لَهُ وَلَا تَوْحِيْدَ، وَالشَّرِيْعَةُ مُوْجِبٌ يُوْجِبُ الْأَدَبَ، فَمَنْ لَا أَدَبَ لَهُ لَا شَرِيْعَةَ لَهُ وَلَا إِيْمَانَ وَلَا تَوْحِيْدَ.[2]

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام احمد بن محمد البصری فرماتے ہیں کہ انہوں نے جلاجلی بصری کو فرماتے ہوئے سنا: توحید ایسا سبب ہے جو ایمان لانے کو واجب کرتا ہے؛

---

(١) القشيري في الرسالة/٣٥٥۔

(٢) المرجع نفسه/٤٠٦۔

پس جس کا ایمان نہیں، اس کی توحید بھی نہیں۔ ایمان ایسا سبب ہے جو شریعت کو واجب کرتا ہے؛ جس کی شریعت نہیں، اس کا نہ ایمان ہے اور نہ توحید ہے۔ شریعت ایسا سبب ہے جو اچھے اَخلاق و آداب کو واجب قرار دیتا ہے۔ لہٰذا جس کے اخلاق و آداب اچھے نہیں، نہ اس کی شریعت ہے، نہ ایمان اور نہ ہی توحید۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ رَجَبٍ: حُسْنُ الْخُلُقِ قَدْ يُرَادُ بِهِ التَّخَلُّقُ بِأَخْلَاقِ الشَّرِيْعَةِ وَالتَّأَدُّبُ بِآدَابِ اللهِ الَّتِي أَدَّبَ بِهَا عِبَادَهُ فِي كِتَابِهٖ، كَمَا قَالَ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ: ﴿وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ﴾. [1]

امام ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں کہ حسنِ اَخلاق سے مراد شریعت کے اَخلاق اور اُن آداب کو اِختیار کرنا لیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے بندوں کو سکھائے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے بارے میں فرمایا: ﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ﴾ 'اور بے شک آپ عظیم الشان خُلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)'۔

(١) ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم/٢٥٣۔

بَشَاشَةُ الْوَجْهِ وَطَلَاقَتُهُ

﴿خندہ روئی اور کشادہ جبینی﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(آل عمران، ٣/ ١٣٤)

اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○

(۲) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ط اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○ (لقمان، ٣١/ ١٨)

اور لوگوں سے (غرور کے ساتھ) اپنا رخ نہ پھیر، اور زمین پر اکڑ کر مت چل، بے شک اللہ ہر متکبّر، اِترا کر چلنے والے کو ناپسند فرماتا ہے ○

(۳) تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ○ (المطففين، ٨٣/ ٢٤)

آپ ان کے چہروں سے ہی نعمت و راحت کی رونق اور شگفتگی معلوم کر لیں گے ○

(٤) اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○ (الإنشقاق، ٨٤/ ١٣)

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے اہلِ خانہ میں خوش وخرم رہتا تھا ○

اَلُحَدِيُث

١٧/٣٦٢. عَنُ كَعُبِ بُنِ مَالِكٍ ﷺ يُحَدِّثُ حِيُنَ تَخَلَّفَ عَنُ تَبُوُكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمُتُ عَلٰی رَسُوُلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبُرُقُ وَجُهُهُ مِنَ السُّرُوُرِ، وَكَانَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسُتَنَارَ وَجُهُهُ حَتّٰی كَأَنَّهُ قِطُعَةُ قَمَرٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت کعب بن مالک ﷺ جب غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے، اُس وقت (کے احوال بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: (توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ کا چہرۂ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ جب بھی مسرور ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/٣٦٣. عَنُ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَحُقِرَنَّ مِنَ الُمَعُرُوفِ

٣٦٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ١٣٠٥/٣، الرقم/٣٣٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ٢١٢٧/٤، الرقم/٢٧٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٨/٣، الرقم/١٥٨٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٥٩/٦-٣٦٠ الرقم/١١٢٣٢۔

٣٦٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، ٢٠٢٦/٤، الرقم/٢٦٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٣/٥، الرقم/٢١٥٥٩، والترمذي ـــــ

شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہرگز کسی نیکی کو حقیر نہ جانو خواہ اپنے بھائی کے ساتھ کشادہ روئی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٩/٣٦٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقٰى أَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِي إِنَاءِ أَخِيکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے اور یہ کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

.... في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في إكثار ماء المرقة، ٤/٢٧٤، الرقم/١٨٣٣۔

٣٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٠، الرقم/١٤٩٢٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في طلاقة الوجه، ٤/٣٤٧، الرقم/١٩٧٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٢٩، الرقم/١٠٩٠۔

٣٦٥/ ٢٠. عَنُ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُکَ فِي وَجُهِ أَخِيکَ لَکَ صَدَقَةٌ، وَأَمُرُکَ بِالْمَعُرُوفِ وَنَهُيُکَ عَنِ الْمُنُکَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرُشَادُکَ الرَّجُلَ فِي أَرُضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُکَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوُکَةَ وَالْعَظُمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَإِفُرَاغُکَ مِنُ دَلُوِکَ فِي دَلُوِ أَخِيکَ لَکَ صَدَقَةٌ.

قَالَ التِّرُمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابُنِ مَسُعُودٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيُفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيُرَةَ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَابُنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرُمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو ذر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کا تبسم کے ساتھ سامنا کرنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کسی کمزور بصارت والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) کو ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ ﷺ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اِسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ

٣٦٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، ٤/ ٣٣٩، الرقم/ ١٩٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٢٢١، الرقم/ ٤٧٤، والبزار في المسند، ٩/ ٤٥٧، الرقم/ ٤٠٧٠۔

حدیث حسن غریب ہے۔

٢١/٣٦٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلٰى.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہرگز اپنے مال کے ذریعے لوگوں کو گرویدہ نہیں کر سکتے مگر خندہ پیشانی کے ذریعے انہیں گرویدہ کر سکتے ہو۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الضَّحِكَ، فَذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ سَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَضْحَكُ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ ہنستا رہتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! وہ شخص ہنستے مسکراتے جنت میں داخل ہوگا۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

٣٦٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/٤٢٨، الرقم/٦٥٥٠، وابن راهويه في المسند، ١/٤٦١، الرقم/٥٣٦، والحاكم في المستدرك، ١/٢١٢، الرقم/٤٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٥٤، الرقم/٨٠٥٤۔

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الإخوان، ١/١٨٩، الرقم/١٣٥۔

عَنُ عِكُرِمَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَرَآى فِي وَجُهِهِ الْبِشُرَ صَافَحَهُ. (١)

رَوَاهُ ابُنُ أَبِي الدُّنُيَا.

حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کسی شخص سے ملتے اور اس کے چہرے پر خوشی و فرحت (کے آثار) دیکھتے تو (اس کی تحسین و تبریک کے لیے) اس سے مصافحہ فرماتے۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيُنَ

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مِنَ الصَّدَقَةِ أَنُ تَلُقٰى أَخَاکَ وَوَجُهُکَ إِلَيُهِ مُنُطَلِقٌ. (٢)

رَوَاهُ ابُنُ أَبِي الدُّنُيَا.

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ اگر تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے تو یہ صدقہ ہے۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنُ عَبُدِ اللهِ بُنِ الْمُبَارَکِ، أَنَّهُ وَصَفَ حُسُنَ الْخُلُقِ فَقَالَ: هُوَ بَسُطُ الْوَجُهِ، وَبَذُلُ الْمَعُرُوفِ، وَكَفُّ الْأَذٰى. (٣)

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الإخوان، ١/ ١٩٠، الرقم/١٣٦۔

(٢) المرجع نفسه/١٨٥، الرقم/١٣٢۔

(٣) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حسن ←

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مبارک ﷺ **سے مروی ہے** کہ انہوں نے خوش اخلاقی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: کشادہ روئی، بھلائی کرنا اور ایذاء رسانی سے باز رہنا خوش اخلاقی ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: أَوَّلُ الْمَوَدَّةِ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَالثَّانِيَةُ التَّوَدُّدُ، وَالثَّالِثَةُ قَضَاءُ حَوَائِجِ النَّاسِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت عمر ابو جعفر فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ محبت کی ابتداء خندہ روئی ہے، دوسرا درجہ اُلفت ہے اور تیسرا (و اعلیٰ ترین) درجہ لوگوں کی حاجت روائی کرنا ہے۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

.... الخلق، ٤/٣٦٣، الرقم/٢٠٠٥۔

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الإخوان، ١/١٩١، الرقم/١٣٨۔

طِيْبُ الْكَلَامِ

﴿حسنِ کلام﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ○

(البقرة، ۲/ ۸۳)

اور (یاد کرو) جب ہم نے اولادِ یعقوب سے پختہ وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی (بھلائی کرنا) اور عام لوگوں سے (بھی نرمی اور خوش خُلقی کے ساتھ) نیکی کی بات کہنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا، پھر تم میں سے چند لوگوں کے سوا سارے (اس عہد سے) رُوگرداں ہوگئے اور تم (حق سے) گریز ہی کرنے والے ہو○

(۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ○

(البقرة، ۲/ ۲۶۳)

(سائل سے) نرمی کے ساتھ گفتگو کرنا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (اس کی) دل آزاری ہو، اور اللہ بے نیاز بڑا حلم والا ہے○

(۳) وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ط اِنَّ

الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا۝ (الاسراء، ١٧/ ٥٣)

اور آپ میرے بندوں سے فرما دیں کہ وہ ایسی باتیں کیا کریں جو بہتر ہوں، بے شک شیطان لوگوں کے درمیان فساد بپا کرتا ہے، یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۝

(٤) وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ۝

(الحج، ٢٢/ ٢٤)

اور انہیں (دنیا میں) پاکیزہ قول کی ہدایت کی گئی اور انہیں (اسلام کے) پسندیدہ راستہ کی طرف رہنمائی کی گئی۝

اَلْحَدِيْث

٢٢/٣٦٧. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ.

قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ.

ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتم ﷺ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دوزخ کا ذکر فرمایا اور

٣٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب طيب الكلام، ٥/ ٢٢٤١، الرقم/ ٥٦٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة، ٢/ ٧٠٤، الرقم/ ١٠١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٥٦، الرقم/ ١٨٢٧٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب القليل في الصدقة، ٥/ ٧٥، الرقم/ ٢٥٥٣۔

اس سے پناہ مانگی اور چہرۂ اقدس سے ناگواری کا اظہار فرمایا۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی اور ناگواری کا اظہار فرمایا۔

شعبہ کا بیان ہے کہ دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے جہنم سے پناہ مانگنے کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ آدھی کھجور ہی (کسی کو) صدقہ کر کے ہو سکے۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہنے کے ذریعے ہی (دوزخ سے بچو)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣/٣٦٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ. يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر روز آدمی کے ہر جوڑ کا صدقہ ضروری ہے۔ جو کسی کو سوار ہونے میں مدد دے یا اُس کا سامان اُٹھوا کر سواری پر رکھوا دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ نیز اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے

٣٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، ١٠٥٩/٣، الرقم/٢٧٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٦٩٩/٢، الرقم/١٠٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٠/٢، الرقم/٨٥٩٣۔

وہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤/٣٦٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا. فَقَالَ أَبُوْمَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رضی الله عنه: لِمَنْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے بھی ہوں گے جن کا باہر اندر سے دکھائی دے گا اور اندر باہر سے دکھائی دے گا۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے اور رات کو اُس وقت قیام کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔

اِسے امام احمد نے، حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٣٧٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ هَانِئٍ رضی الله عنه أَنَّ هَانِئًا لَمَّا وَفَدَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

٣٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٣، الرقم/٢٢٩٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/١٥٣، الرقم/٢٧٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٦٢، الرقم/٥٠٩۔

٣٧٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٢٥٧، الرقم/٥٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١١، الرقم/٢٥٣٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٨٠، الرقم/٤٦٧۔

ﷺ مَعَ قَوْمِهٖ فَسَمِعَهُمْ. ...... قَالَ أَبُوْ شُرَيْحٍ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِشَيءٍ يُوْجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ. قَالَ: طِيْبُ الْكَلَامِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابن ہانی ﷺ سے مروی ہے کہ جب ہانی اپنی قوم کے ایک وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کی گزارشات سماعت فرمائیں۔ ...... ابو شریح ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جس سے جنت میرا مقدر بن جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی گفتگو کرنا، سلام کو عام کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا۔

اِسے امام ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٣٧١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ. قَالَ: وَمَا بِرُّهٗ؟ قَالَ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَطِيْبُ الْكَلَامِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: کسی شخص کی نیکی کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: (لوگوں کو) کھانا کھلانا اور (ان سے) اچھی گفتگو کرنا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَسِيْرَ فِي

٣٧١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٣/٨، الرقم/٨٤٠٥، والفاكهي في أخبار مكة، ٤٠٨/١، الرقم/٨٧٩

سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ أَضَعَ جَنْبِيَ لِلّٰهِ فِي التُّرَابِ، أَوْ أُجَالِسَ قَوْمًا يَلْتَقِطُونَ طِيْبَ الْكَلَامِ كَمَا يُلْتَقَطُ طِيْبُ التَّمْرِ، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ لَحِقْتُ بِاللهِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ کی راہ کا مسافر نہ ہوتا، یا اللہ کے لیے اپنے پہلو کو خاک آلود نہ کرتا یا ایسے لوگوں کے ساتھ ہم مجلسی میسر نہ ہوتی جو خوش گوار اندازِ گفتگو کو ایسے منتخب کرتے ہیں جیسے اچھی کھجور کو منتخب کیا جاتا ہے، تو میں یقیناً پسند کرتا کہ (دنیا چھوڑ کر) خالقِ حقیقی سے جا ملوں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ: لَوْلَا ثَلَاثٌ مَا أَحْبَبْتُ الْعَيْشَ يَوْمًا وَاحِدًا: الظَّمَأُ لِلّٰهِ بِالْهَوَاجِرِ، وَالسُّجُوْدُ لِلّٰهِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَمُجَالَسَةُ أَقْوَامٍ يَنْتَقُونَ أَطَايِبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِي أَطَايِبَ الثَّمَرِ.(۲)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں: اگر تین چیزیں (دنیا میں) نہ ہوں تو میں ایک دن بھی زندہ رہنا پسند نہ کرتا: (۱) اللہ تعالیٰ کی خاطر (حالتِ روزہ میں) دوپہر کے وقت کی شدید پیاس، (۲) رات کے وسط

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢١٤، الرقم/١٩٤١٩۔

(۲) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٤٠٩۔

میں بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریزی اور (۳) ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا جو (گفتگو میں) اچھے کلام کو ایسے منتخب کرتے ہیں جیسے کوئی نفیس اور پاکیزہ پھل کو چنتا ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: ثَـلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ أَصَابَ الْبِرَّ: سَخَاوَةُ النَّفْسِ، وَالصَّبْرُ عَلَى الْأَذٰى، وَطِيْبُ الْكَلَامِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

امام وہب بن منبہ فرماتے ہیں: جس کے اندر تین خوبیاں پائی جائیں اس نے نیکی کو پا لیا: جود و سخا، مصیبت پر صبر و استقامت اور خوش گوار اندازِ گفتگو۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنْ كَعْبٍ قَالَ: قِلَّةُ الْمَنْطِقِ حُكْمٌ عَظِيْمٌ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ، فَإِنَّهُ رُعَةٌ حَسَنَةٌ، وَقِلَّةُ وِزْرٍ، وَخِفَّةٌ مِنَ الذُّنُوْبِ. (٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت کعب بیان کرتے ہیں: کم بولنا بہت بڑی بات ہے۔ پس تم پر خاموش رہنا لازم ہے۔ بے شک یہ مہذب انداز ہے اور یہ بوجھ میں

---

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت وآداب اللسان/١٨٠، الرقم/٣١٥۔

(٢) المرجع نفسه/٢٢١، الرقم/٤٢٦۔

کمی اور گناہوں میں تخفیف (کا سبب) ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

حِفْظُ اللِّسَانِ عَنْ ذِكْرِ سُوْءِ النَّاسِ

﴿لوگوں کی برائی بیان کرنے سے زبان کی حفاظت کرنا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا. (البقرة، ٢/٨٣)

اور عام لوگوں سے (بھی نرمی اور خوش خُلقی کے ساتھ) نیکی کی بات کہنا۔

(۲) وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ○ (النحل، ١٦/٦٢)

اور وہ اللہ کے لیے وہ کچھ مقرر کرتے ہیں جو (اپنے لیے) ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے، (ہرگز نہیں!) حقیقت یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ ہے اور یہ (دوزخ میں) سب سے پہلے بھیجے جائیں گے (اور اس میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیے جائیں گے)○

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (النور، ٢٤/٢٣-٢٤)

بے شک جو لوگ ان پارسا مومن عورتوں پر جو (برائی کے تصور سے بھی) بے خبر اور ناآشنا ہیں (ایسی) تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت (دونوں جہانوں) میں ملعون ہیں اور ان کے لیے زبردست عذاب ہے○ جس دن (خود) ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے

پاؤں انہی کے خلاف گواہی دیں گے کہ جو کچھ وہ کرتے رہے تھے○

(٤) وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا○ (الأحزاب، ٥٨/٣٣)

اور جو لوگ مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں بغیر اِس کے کہ انہوں نے کچھ (خطا) کی ہو تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ (اپنے سَر) لے لیا○

(٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا○ (الأحزاب، ٧٠/٣٣)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو اور صحیح اور سیدھی بات کہا کرو○

(٦) وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللهَ ؕ اِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ○ (الحجرات، ١٢/٤٩)

اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بے شک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے) اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (اِن تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(٧) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ○ (قٓ، ١٨/٥٠)

وہ مُنہ سے کوئی بات نہیں کہنے پاتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے○

اَلْحَدِيْث

٢٧/٣٧٢. عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو موسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا (مسلمان ہے جس کا) اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٨/٣٧٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ

٣٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أي الإسلام أفضل، ١/١٣، الرقم/١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم/٤٢، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ٥/١٧، الرقم/ ٢٦٢٨، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب أي الإسلام أفضل، ٨/١٠٦، الرقم/٤٩٩٩۔

٣٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه، ١/١٣، الرقم/١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تفاضل الإسلام وأي أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم/٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٩، الرقم/٦٩٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت، ←

سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا ہو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩/٣٧٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی (جھوٹ، ظلم، منافقت، دھوکہ دہی یا برائی کی) بات کہتا ہے (اور اس کے انجام پر غور نہیں کرتا) تو اس کی وجہ سے وہ جہنم میں اتنا دور جا گرتا ہے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ 'صحیح مسلم' کے ہیں۔

.... ٣/٤، الرقم/٢٤٨١، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب صفة المسلم، ١٠٥/٨، الرقم/٤٩٩٦۔

٣٧٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ٢٣٧٧/٥، الرقم/٦١١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حفظ اللسان، ٢٢٩٠/٤، الرقم/٢٩٨٨۔

٣٠/٣٧٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمَالِكُ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کوئی ایک بات زبان سے کہتا ہے ہر چند کہ وہ اسے کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا لیکن اسی کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے درجات بلند کر دیتا ہے؛ اور دوسرا بندہ کوئی ایسی بات زبان سے نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتی ہے حالانکہ اسے اس کی سنگینی کا بھی ادراک نہیں ہوتا لیکن اُسی کے باعث وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ترمذی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٣١/٣٧٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.

٣٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ٥/٢٣٧٧، الرقم/٦١١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٤، الرقم/٨٣٩٢، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في قلة الكلام، ٤/٥٥٩، الرقم/٢٣١٩، ومالك في الموطأ، ٢/٩٨٥، الرقم/١٧٨١۔

٣٧٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ٥/٢٣٧٦، الرقم/٦١٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، الرقم/٢٢٨٧٤، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٦، الرقم/٢٤٠٨۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت سہل بن سعد ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی اپنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (یعنی اپنی شرم گاہ کی حفاظت) کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٣٧٧. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوسٰى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فُقْمَيْهِ وَفَرْجَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے دونوں جبڑوں کی درمیانی شے (یعنی زبان) اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

اِسے امام احمد، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٣٧٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ:

٣٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل، في المسند، ٤/٣٩٨، الرقم/١٩٥٧٧، وأبويعلى في المسند، ١٣/٢٥٩، الرقم/٧٢٧٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٩٩، الرقم/٨٠٦٣۔

٣٧٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٩، الرقم/٢٢٢٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٥، الرقم/٢٤٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٠، الرقم/٧٤١۔

أَمْلِکْ عَلَيْکَ لِسَانَکَ، وَلْيَسَعْکَ بَيْتُکَ، وَابْکِ عَلٰی خَطِيْئَتِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو (بُری باتوں سے) روکے رکھو، اپنا گھر خود پر کشادہ رکھو (یعنی گھر میں وقت گزارو اور بلاضرورت گھر سے باہر نہ رہو) اور اپنے گناہوں پر رویا کر۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٤/٣٧٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: طُوْبٰی لِمَنْ مَلَکَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ، وَبَکٰی عَلٰی خَطِيْئَتِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنی زبان پر گرفت رکھی (تاکہ کسی کے لیے بدگوئی نہ کرے)، (دوسرا وہ) جس کا گھر اس کے لیے کشادہ ہو گیا اور (تیسرا وہ) جو اپنے گناہوں پر روتا رہا۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٣٨٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ

٣٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢١، الرقم/٢٣٤٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١٤٠، الرقم/٢١٢، والديلمي في المسند، ٢/٤٤٧، الرقم/٣٩٣٠۔

٣٨٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٥، الرقم/١١٩٢٧، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ←

الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُوْلُ: اتَّقِ اللهَ فِيْنَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِکَ. فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٣٦/٣٨١. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ. قَالَ: كُفَّ عَلَيْکَ هٰذَا. فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْکَ أُمُّکَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ

.... ٦٠٥/٤، الرقم/٢٤٠٧، وأبو يعلى في المسند، ٤٠٣/٢، الرقم/١١٨٥، والطيالسي في المسند، ٢٩٣/١، الرقم/٢٢٠٩، وعبد بن حميد في المسند، ٣٠٢/١، الرقم/٩٧٩۔

٣٨١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٣١/٥، الرقم/٢٢٠٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ١١/٥، الرقم/٢٦١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ١٣١٤/٢، الرقم/٣٩٧٣، والمستدرك في الحاكم، ٤٤٧/٢، الرقم/٣٥٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١٩٤/١١، الرقم/٢٠٣٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣١/٢٠، الرقم/٢٦٦۔

فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: اسے بدگوئی سے روکے رکھو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے پیارے نبی! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تجھے تیری ماں روئے، لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل یا گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (یعنی گفتگو) ہی ہوگی۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں، اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٧/٣٨٢. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو، دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک

٣٨٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٨، الرقم/١٣٠٧١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١، الرقم/٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٦٢، الرقم/٨٨٧۔

جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔

اِسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٣٨٣. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے اسلام کی عمدگی اس بات میں ہے کہ وہ فضول باتوں کو ترک کر دے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ ﷺ آخِذًا بِطَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت قیس کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر ﷺ کو اپنی زبان کا کنارہ پکڑے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے: یہی (زبان) ہے جو مجھے ہلاکتوں کے گھاٹ اُتار سکتی ہے۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

٣٨٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب منه، ٤/٥٥٨، الرقم/٢٣١٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٥، الرقم/٣٩٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١١٥، الرقم/٣٥٩۔

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت وآداب اللسان /٥٥، الرقم/١٩۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: اللِّسَانُ قِوَامُ الْبَدَنِ. فَإِذَا اسْتَقَامَ اللِّسَانُ اسْتَقَامَتِ الْجَوَارِحُ، وَإِذَا اضْطَرَبَ اللِّسَانُ لَمْ يَقُمْ لَهُ جَارِحَةٌ.[1]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت عمران بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے ارشاد فرمایا: زبان بدن کا اہم حصہ ہے، اگر زبان درست ہے تو (جسم کے سارے) اعضاء درست ہیں، اگر زبان لڑکھڑا جائے تو اس (بدن) کا کوئی عضو بھی درستگی پر قائم نہیں رہتا۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بنُ عَمْرٍو ﷺ يَقُوْلُ: دَعْ مَا لَسْتَ مِنْهُ فِي شَيْءٍ، وَلَا تَنْطِقْ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ، وَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ نَفَقَتَكَ.[2]

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السِّرِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ فرمایا کرتے تھے: اس چیز کو چھوڑ دو جس کے ساتھ آپ کا تعلق نہیں اور اس

---

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت وآداب اللسان/٦٩، الرقم/٥٨۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٢٨، الرقم/٣٤٧١٣، وابن السري في الزهد، ٢/٥٣٤، الرقم/١١٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٢٦٠، الرقم/٥٠٠٧، وابن أبي الدنيا في الصمت وآداب اللسان/٥٧، الرقم/٢٤۔

چیز کے بارے میں گفتگو نہ کرو جو آپ سے متعلق نہیں۔ اپنی زبان کو اس طرح سنبھالو جیسے تم اپنا خرچہ (یعنی مالی وسائل کو) سنبھالتے ہو۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ، ابن سری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلصِّدْقُ وَالْأَمَانَةُ

﴿سچائی اور امانت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرة، ۲/ ۱۷۷)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں○

(۲) اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ○

(آل عمران، ٣/١٦-١٧)

(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لےo (یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول و عمل میں سچائی والے ہیں اور ادب و اطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیںo

(٣) قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُo (المائدة، ٥/١١٩)

اللہ فرمائے گا: یہ ایسا دن ہے (جس میں) سچے لوگوں کو ان کا سچ فائدہ دے گا۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے، یہی (رضائے الٰہی) سب سے بڑی کامیابی ہےo

(٤) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَo (التوبة، ٩/١١٩)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہوo

(٥) وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًاo (الإسراء، ١٧/٨٠)

اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی (وخوش نودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (وخوش نودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مدد گار غلبہ و قوت عطا

فرمادے○

(٦) وَالَّذِيُنَ هُمُ لِاَمٰنٰتِهِمُ وَعَهُدِهِمُ رٰعُوُنَ○ (المؤمنون، ٢٣/ ٨)

اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں○

اَلُحَدِيُث

٣٩/٣٨٤. عَنِ ابُنِ مَسُعُوُدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصِّدُقَ يَهُدِي إِلَى الُبِرِّ، وَإِنَّ الُبِرَّ يَهُدِي إِلَى الُجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصُدُقُ حَتّٰى يَكُوُنَ صِدِّيُقًا، وَإِنَّ الُكَذِبَ يَهُدِي إِلَى الُفُجُورِ، وَإِنَّ الُفُجُوُرَ يَهُدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُذِبُ حَتّٰى يُكُتَبَ عِنُدَ اللهِ كَذَّابًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک سچائی آدمی کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

٣٨٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب قول الله تعالىٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيُنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوُنُوُا مَعَ الصّٰدِقِيُنَ ○﴾، [التوبة، ٩/ ١١٩]، وما ينهى عَنِ الكَذِبِ، ٥/ ٢٢٦١، الرقم/ ٥٧٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ٤/ ٢٠١٣، الرقم/ ٢٦٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٣٢، الرقم/ ٤١٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ٤/ ٢٩٧، الرقم/ ٤٩٨٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الصدق والكَذِبِ، ٤/ ٣٤٧، الرقم ١٩٧١۔

آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ بلاشبہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتے ہیں۔ آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨٥ / ٤٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ أَمِنَ، وَإِذَا أَمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: جنتی عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچائی، جب بندہ نے سچ بولا تو اس نے نیکی کی، جب نیکی کی تو (گناہ سے) محفوظ ہو گیا اور جب (گناہوں سے) محفوظ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٨٦ / ٤١. عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتّٰى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا

٣٨٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٦، الرقم/٦٦٤١۔

٣٨٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب إذ بين البيعان ولم يكتما ونصحا، ٢/٧٣٢، الرقم/١٩٧٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البيوع، باب الصدق في البيع والبيان، ٣/١١٦٤، الرقم/١٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٢، الرقم/١٥٣٥٧، وأبوداود ←

فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت حکیم بن حزام ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو جدا ہونے تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہے۔ اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی سے کام لیا تو اُن کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولا تو اُن کے سودے سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢/٣٨٧. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ.

.... في السنن، كتاب الإجارة، باب في خيار المتبايعين، ٣/٢٧٣، الرقم/ ٣٤٥٩، والترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في البيعين بالخيار ما لم يتفرقا، ٣/٥٤٨-٥٤٩، الرقم/١٢٤٦، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب ما يجب على التجار من التوقية في مبايعتهم، ٧/٢٤٤، الرقم/٤٤٥٧۔

٣٨٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ٣/١٥١٧، الرقم/١٩٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم/١٥٢٠، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن سأل الشهادة، ٤/١٨٣، الرقم/٢٦٥٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب مسألة الشهادة، ٦/٣٦، الرقم/٣١٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب القتال في سبيل الله سبحانه وتعالى، ٢/٩٣٥، الرقم/٢٧٩٧۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

سہل بن حنیف روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دل کی سچائی کے ساتھ شہادت کی طلب کرے اس کو اللہ تعالیٰ شہادت کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو جائے۔

اِسے امام مسلم، ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٣/٣٨٨. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنہما قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: دَعْ مَا يُرِيْبُکَ إِلٰی مَا لَا يُرِيْبُکَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَأْنِيْنَةٌ، وَالْکَذِبَ رِيْبَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی آج بھی یاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر شک سے پاک چیز کو اختیار کرو، بے شک صِدق میں ہی اطمینان ہے اور جھوٹ سراسر شک و شبہ ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٨٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٠، الرقم/١٧٢٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٦٠)، ٤/٦٦٨، الرقم/٢٥١٨، والنسائي في السنن، كتاب الأشربة، باب الحث على ترك الشبهات، ٨/٣٢٧، الرقم/٥٧١١، والدارمي في السنن، ٢/٣١٩، الرقم/٢٥٣٢۔

٤٤/٣٨٩. عَنْ عُبَادَةَ بُنِ الصَّامِتِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اضُمَنُوا لِي سِتًّا مِنُ أَنُفُسِكُمُ، أَضُمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصُدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمُ، وَأَوُفُوا إِذَا وَعَدُتُمُ، وَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمُ، وَاحُفَظُوا فُرُوجَكُمُ، وَغُضُّوا أَبُصَارَكُمُ، وَكُفُّوا أَيُدِيَكُمُ.

رَوَاهُ أَحُمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابُنُ حِبَّانَ وَالْبَيُهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسُنَادِ.

حضرت عبادہ بن صامت ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: (۱) جب تم گفتگو کرو تو سچ بولو، (۲) جب تم وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو (۶) اور اپنے ہاتھوں کو (برائی کی طرف بڑھنے سے) روکو۔

اِسے امام احمد، حاکم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٥/٣٩٠. عَنْ عَبُدِ اللهِ بُنِ عَمُرٍو ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَرُبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيُكَ فَلَا عَلَيُكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنُيَا: حِفُظُ أَمَانَةٍ، وَصِدُقُ حَدِيُثٍ،

٣٨٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٣/٥، الرقم/٢٢٨٠٩، والحاكم في المستدرك، ٣٩٩/٤، الرقم/٨٠٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٥٠٦/١، الرقم/٢٧١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٨/٦، الرقم/١٢٤٧١، وأيضا في شعب الإيمان، ٣٢٠/٤، الرقم/٥٢٥٦۔

٣٩٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٧/٢، الرقم/٦٦٥٢، والحاكم في المستدرك، ٣٤٩/٤، الرقم/٧٨٧٦، والبخاري في ←

وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے اندر چار چیزیں ہوں تو تمہیں دنیا سے کسی بھی شے کے کھو جانے کا نقصان نہیں ہوگا۔ (وہ یہ ہیں:) (۱) امانت کی حفاظت، (۲) گفتگو میں سچائی، (۳) اچھے اخلاق اور (۴) کھانے میں پاکیزگی۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے اور بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

٣٩١/٤٦. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ. قَالُوا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ایک اور روایت میں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: کون سا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: صاف دل اور زبان کا سچا شخص۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ زبان کا سچا کون ہوتا ہے لیکن صاف دل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو پاک باز اور پرہیزگار ہو؛ اس میں نہ گناہ

.... الأدب المفرد/١٠٨، الرقم/٢٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٢١/٤، الرقم/٥٢٥٧۔

٣٩١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ١٤٠٩/٢، الرقم/٤٢١٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢١٧/٢، ١٢١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٦٤/٥، الرقم/٦٦٠٤۔

ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حسد ہو (یعنی اس کا دل ان تمام برائیوں سے پاک ہو کر قلب سلیم بن گیا ہو)۔

اِسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٣٩٢. عَنُ إِسُمٰعِيلَ بُنِ عُبَيُدِ بُنِ رِفَاعَةَ عَنُ أَبِيهِ عَنُ جَدِّهٖ أَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الُمُصَلّٰى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ، فَقَالَ: يَا مَعُشَرَ التُّجَّارِ، فَاسُتَجَابُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَفَعُوا أَعُنَاقَهُمُ وَأَبُصَارَهُمُ إِلَيُهِ. فَقَالَ: إِنَّ التُّجَّارَ يُبُعَثُونَ يَوُمَ الُقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ، وَبَرَّ، وَصَدَقَ.

رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَابُنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَالُحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرُمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ عید گاہ کی طرف نکلے، آپ ﷺ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! انہوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنی گردنیں اور نگاہیں آپ ﷺ کی طرف اُٹھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تاجر، قیامت کے دن نافرمان اُٹھائے جائیں گے، سوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا، نیک کام کیا اور سچ بولا۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في التجار وتسمية النبي ﷺ إيّاهم، ٣/٥١٥، الرقم/١٢١٠، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب التوقي في التجارة، ٢/٧٢٦، الرقم/٢١٤٦، والدارمي في السنن، ٢/٣٢٢، الرقم/٢٥٣٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٨، الرقم/٢١٤٤۔

٣٩٣/٤٨. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَّا قَالَ: لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات ہم سے خطاب میں یہ بات فرماتے تھے: اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو، اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو اپنے وعدے کا پاس دار نہ ہو۔

اِسے امام احمد، ابو یعلی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٩٤/٤٩. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تمہارے پاس امانت رکھی اسے امانت واپس کردو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تم (جواباً) اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

٣٩٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٤، الرقم/١٢٥٨٩، وأبويعلى في المسند، ٥/٢٤٦، الرقم/٢٨٦٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٥١، الرقم ٢٣٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٢٢، الرقم/١٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٨، الرقم/٢٦٠٦۔

٣٩٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الإجارة، باب في قبول الهدايا، ٣/٢٩٠، الرقم/٣٥٣٥، والترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب: (٣٨)، ٣/٥٦٤، الرقم/١٢٦٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٣، الرقم/٢٢٩٦۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ خِضْرَوَيْهِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُوْنَ اللهُ تَعَالٰى مَعَهُ، فَلْيَلْزَمِ الصِّدْقَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّادِقِيْنَ. [1]

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام احمد بن خضرویہ نے فرمایا ہے: جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو تو اسے چاہیے کہ صدق وسچائی کو اپنے اوپر لازم کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: 'بے شک اللہ تعالیٰ اَہلِ صدق کے ساتھ ہے'۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) القشيري في الرسالة/ ٣١٨۔

اَلْوَسَطِيَّةُ وَالِاعْتِدَالُ

﴿میانہ روی اور اعتدال﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(البقرة، ٢/١٤٣)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو، اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کردے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہے ۝

(۲) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ (الإسراء، ١٧/٢٩)

اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو (کہ کسی کو کچھ نہ دو) اور نہ ہی اسے سارا

کا سارا کھول دو (کہ سب کچھ ہی دے ڈالو) کہ پھر تمہیں خود ملامت زدہ (اور) تھکا ہارا بن کر بیٹھنا پڑےo

(۳) وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًاo

(الفرقان، ۲۵/٦٧)

اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا (زیادتی اور کمی کی) ان دو حدوں کے درمیان اعتدال پر (مبنی) ہوتا ہےo

اَلْحَدِيْث

٣٩٥/٥٠. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھی راہ پر چلو اور (اپنے اعمال میں) میانہ روی اختیار کرو اور یہ ذہن نشین کر لو کہ تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہی ہو۔

٣٩٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٣، الرقم/٦٠٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى، ٤/٢١٧١، الرقم/٢٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٧٣، الرقم/٢٦٣٨٦۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥١/٣٩٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ. قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ. سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ فرمایا: ہاں، مجھے بھی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ سیدھی راہ پر چلو، میانہ روی اختیار کرو اور صبح و شام کے اوقات میں اور کچھ رات کی تاریکی میں بھی (نیک اعمال) کرتے رہو۔ نیز اعتدال اختیار کرو، اعتدال اختیار کرو، اسی سے (منزلِ مقصود تک) جا پہنچو گے۔

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٣٩٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ؛ قَالَهَا

٣٩٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٣، الرقم/٦٠٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم/١٠٦٨٨۔

٣٩٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب هلك المتنطعون، ٤/٢٠٥٥، الرقم/٢٦٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٦، الرقم/٣٦٥٥، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠١، الرقم/٤٦٠٨۔

ثَـلاثًا.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: انتہا پسندی اختیار کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٣٩٨. وَفِي رِوَايَةِ ابُنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: مَا عَالَ مُقُتَصِدٌ قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالُبَيُهَقِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی مفلس اور محتاج نہیں ہوتا۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيُنَ

عَنُ زُبَيُدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: خَيُرُ النَّاسِ هٰذَا النَّمَطُ الْأَوُسَطُ، يَلُحَقُ بِهِمُ التَّالِي وَيَرُجِعُ إِلَيُهِمُ الُغَالِي.(١)

رَوَاهُ ابُنُ أَبِي شَيُبَةَ.

٣٩٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢٣/١٢، الرقم/١٢٦٥٦، وأيضا في الأوسط، ١٥٢/٨، الرقم/١٢٦٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٥٥/٥، الرقم/٦٥٧٠۔

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٠٠/٧، الرقم/٣٤٤٩٨۔

حضرت زُبَید نے فرمایا: اعتدال اور میانہ روی کا طریقہ اختیار کرنے والی جماعت لوگوں میں بہترین ہے (کیونکہ) اس سے نیچے والے اس سے ملتے ہیں اور اوپر والے اس کی طرف لوٹتے ہیں۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ وَهْبٍ يَقُوْلُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيءٍ طَرَفَيْنِ وَوَسَطًا، فَإِذَا أَمْسَکَ بِأَحَدِ الطَّرَفَيْنِ مَالَ الآخَرُ، وَإِذَا أَمْسَکْتَ بِالْوَسَطِ اعْتَدَلَ الطَّرَفَانِ. وَقَالَ: عَلَيْکَ بِالْأَوْسَاطِ مِنَ الْأَشْيَاءِ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی.

حضرت وہب فرماتے ہیں: ہر شے کے دو کنارے اور ایک وسط ہوتا ہے۔ اگر کسی نے دو کناروں میں سے ایک کنارہ تھام لیا تو دوسرا کنارہ جھک جائے گا۔ اگر آپ نے درمیان سے پکڑ لیا تو دونوں کنارے برابر رہیں گے۔ نیز فرمایا: تمام اُمور میں اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کیا کرو۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَاطُهَا. (٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت مطرف نے فرمایا: اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا بہترین اُمور میں سے ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(١) أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٠/ ٥٠١، الرقم/ ٦١١٥۔

(٢) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٢٦١، الرقم/ ٦٦٠١۔

اَلْحِلْمُ وَالرِّفْقُ

﴿حلم و رِفق﴾

اَلْقُرْآن

(۱) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌo (البقرة، ٢/٢٦٣)

(سائل سے) نرمی کے ساتھ گفتگو کرنا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (اس کی) دل آزاری ہو، اور اللہ بے نیاز بڑا حلم والا ہےo

(۲) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَo (آل عمران، ٣/١٥٩)

(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo

(۳) وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًاo (الفرقان، ٢٥/٦٣)

اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیںo

اَلْحَدِيْث

٥٤/٣٩٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْأَشَجِّ – أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ –: إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ تَعَالٰى: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اَشج عبد القیس سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں: (ایک) حلم و بردباری اور (دوسری) وقار و تمکنت۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٩٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله ﷺ، ١/٤٨، الرقم/١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢، الرقم/١١١٩١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في التأني والعجلة، ٤/٣٦٦، الرقم/٢٠١١، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٢٤٢، الرقم/٤٨٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٠، الرقم/٢٣٧٤، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٦٧، الرقم/٧٩٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢/٢٣٠، الرقم/١٢٩٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٠٤، الرقم/٢٠٠٦٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/١٤١، الرقم/٧٧٢٩۔

٤٠٠/٥٥. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ......

الحديث

مُتَّفقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک اپنانے کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے آسان کام کو ہی اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس میں گناہ (کا شائبہ بھی) ہوتا تو آپ ﷺ دوسروں کی نسبت اُس کام سے بہت زیادہ دور رہنے والے ہوتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠١/٥٦. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ﵂: قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ

٤٠٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٦، الرقم/٣٣٦٧، وأيضًا في كتاب الأدب، باب قول النبي ﷺ: يسروا ولا تعسروا وكان يجب التخفيف واليسر على الناس، ٥/٢٢٦٩، الرقم/٥٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب مباعدته بلآثام، ٤/١٨١٣، الرقم/٢٣٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٤، الرقم/٢٤٨٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التجاوز في الأمر، ٤/٢٥٠، الرقم/٤٧٨٥۔

٤٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الرفق في الأمر كله، ٥/٢٢٤٢، الرقم/٥٦٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ←

السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

آپ رضی اللہ عنہا ایک اور روایت میں فرماتی ہیں: یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: السام علیکم (تمہیں موت آئے)۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اُن کی گفتگو کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! شاید کہ آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ تم پر ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٢/ ٥٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ

.... ٤/ ١٧٠٦، الرقم/ ٥ ٢١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٥٣، الرقم/ ٦٤٤١.

٤٠٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ١/ ٨٩، الرقم/ ٢١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٨٢، الرقم/ ٧٧٨٦، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الأرض يصيبها البول، ١/ ١٠٣، الرقم/ ٣٨٠، والترمذي في السنن، كتاب أبواب الطهارة، باب ما جاء في البول يصيبها الأرض، ١/ ٢٧٥، الرقم/ ١٤٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب ترك التوقيت في الماء، ١/ ٤٨، الرقم/ ٥٦۔

النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر جھپٹنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دینا کیونکہ تم آسانی مہیا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو سختی کرنے کے لیے نہیں۔

اِسے امام بخاری، احمد، ابو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٠٣ /٥٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسا آدمی نہ بتاؤں جسے (جلانا) آگ پر حرام ہے یا جس پر آگ حرام ہوتی ہے؟ (یہ وہ شخص ہے) جو (خوش اخلاقی کے باعث) لوگوں کے قریب تر ہوتا ہے، (مزاج اور طبیعت میں) نرم ہوتا ہے اور (برتاؤ کے لحاظ سے) بہت آسان سمجھا جاتا ہے۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں، اور وہ

٤٠٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤١٥، الرقم/٣٩٣٨، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٤٥)، ٤/٦٥٤، الرقم/٢٤٨٨، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٦٧، الرقم/ ٥٠٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢١٥، الرقم/٤٦٩۔

فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٠٤ /٥٩. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو الدرداء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص (کی طبیعت) کو نرمی میں سے حصۂ وافر دیا گیا اسے بھلائی میں سے بڑا حصہ دیا گیا اور جس شخص (کی طبیعت) کو نرمی کے حصہ سے محروم کر دیا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے بھی محروم کر دیا گیا۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں، اور انہوں نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٠٥ /٦٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ رِفْقُهُ فِي مَعِيْشَتِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٤٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٥١، الرقم/٢٧٥٩٣، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الرفق، ٤/٣٦٧، الرقم/٢٠١٣، وإسحاق بن راهويه في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم/٢٤١٧، والحميدي في المسند، ١/١٩٣، الرقم/٣٩٣۔

٤٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٤، الرقم/٢١٧٤٢، والطبراني في مسند الشاميين،٢/٣٥٢، الرقم/١٤٨٢ وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٢٤الرقم/٣٤٦٨٨۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی سمجھ داری کی علامت اس کی دنیا داری میں نرم روش ہے۔

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٠٦/٦١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِکُ بِالْحِلْمِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُكْتَبُ جَبَّارًا وَمَا يَمْلِکُ إِلَّا أَهْلَ بَيْتِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص محض حلم اور بردباری کے ذریعے حالت روزہ میں قیام کرنے والے عبادت گزار کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور کوئی شخص محض اپنی بدخُوئی اور سخت مزاجی کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) جبار لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ اس کا اپنے گھر والوں کے سوا کسی پر بھی بس نہیں چلتا۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: أَوَّلُ مَا عُوِّضَ الْحَلِيْمُ مِنْ حِلْمِهٖ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَعْوَانُهٗ عَلَى الْجَاهِلِ.(١)

٤٠٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٢، الرقم/٦٢٧٣، والديلمي في المسند، ١/١٩٤، الرقم/٧٣٢، وابن أبي الدنيا في الحلم/٢٤، الرقم/٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٨٩۔

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الحلم/٢٧، الرقم/١٢۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: بردبار شخص کو اس کے حلم اور بردباری کا سب سے پہلا بدلہ یہ ملتا ہے کہ تمام لوگ جاہل شخص کے مقابلے میں اس کے مددگار بن جاتے ہیں۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

قَالَ مُعَاوِيَةُ ﷺ: لَا يَبْلُغُ الرَّجُلُ مَبْلَغَ الرَّأْيِ حَتّٰى يَغْلِبَ حِلْمُهٗ جَهْلَهٗ، وَصَبْرُهٗ شَهْوَتَهٗ، وَلَا يَبْلُغُ ذٰلِكَ إِلَّا بِقُوَّةِ الْحِلْمِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت معاویہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی رائے کے اعتبار سے پختہ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا حلم اور بردباری اس کی جہالت پر غالب نہ آجائے، اس کا صبر اس کی خواہشِ (نفس) پر غالب نہ آ جائے، اور یہ صرف بردباری کی طاقت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

قَالَ حَبِيْبُ بْنُ حَجَرٍ الْقَيْسِيُّ: كَانَ يُقَالُ مَا أُضِيْفَ شَيْءٌ إِلٰى شَيْءٍ مِثْلُ حِلْمٍ إِلٰى عِلْمٍ.(۲)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حبیب بن حجر قیسی نے کہا ہے: کہا جاتا تھا کہ کوئی چیز کسی چیز کے

(۱) أخرجه ابن أبي الدنيا في الحلم/۲۷، الرقم/۱۳۔

(۲) المرجع نفسه/۲۸، الرقم/۱٤۔

ساتھ اس طرح مربوط نہیں جس طرح حلم، علم کے ساتھ مربوط ہے (یعنی کوئی شے دوسری شے کے ساتھ ملنے سے اُسے اس قدر زینت نہیں دیتی جس قدر حلم، علم کو زینت دیتا ہے)۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سِنَانٍ أَنَّ أَكْثَمَ بْنَ صَيْفِيٍّ قَالَ: دِعَامَةُ الْعَقْلِ: الْحِلْمُ. وَجِمَاعُ الْأَمْرِ: الصَّبْرُ. وَخَيْرُ الْأُمُوْرِ: مَغَبَّةُ الْعَقْلِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

عقبہ بن سنان سے روایت ہے کہ اَکثم بن صیفی نے کہا: عقل کا سب سے مضبوط سہارا حلم (اور تحمل) ہے، کسی بھی اَمر کی مضبوطی صبر ہے اور بہترین اَمر وہ ہے جسے عقل و تدبر سے انجام دیا جائے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِابْنِهِ عَبْدِ اللهِ ﷺ: مَا الرِّفْقُ؟ قَالَ: أَنْ تَكُوْنَ ذَا أَنَاةٍ وَتَلَايُنٍ. قَالَ: فَمَا الْخُرْقُ؟ قَالَ: مُعَادَاةُ إِمَامِكَ وَمُنَاوَأَةُ مَنْ يَقْدِرُ عَلٰى ضَرِّكَ.(٢)

ذَكَرَهُ الْمُنَاوِيُّ.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رِفق کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (اپنے ماتحتوں کے ساتھ) نرمی اور بردباری سے پیش آنا۔ انہوں نے پوچھا: بیوقوفی کیا ہے؟ انہوں نے

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في العقل وفضله/٥٥، الرقم/٥٠۔

(٢) المناوي في فيض القدير، ٤/٥٧۔

جواب دیا: اپنے سربراہ اور ان لوگوں سے عداوت اور دشمنی رکھنا جو تجھے نقصان پہنچانے پر قادر ہوں۔

اِسے امام مناوی نے بیان کیا ہے۔

كَظۡمُ الۡغَيۡظِ وَتَرۡكُ الۡغَضَبِ

﴿غیظ وغضب سے اِجتناب﴾

اَلۡقُرۡآن

(١) اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكَاظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ (آل عمران، ٣/ ١٣٤)

یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ۝

(٢) فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ۝ (آل عمران، ٣/ ١٥٩)

(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہے ۝

(٣) وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ

يَغْفِرُوْنَo (الشورى، ٤٢/٣٧)

اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیںo

اَلْحَدِيْث

٦٢/٤٠٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقت وَر (پہلوان) وہ نہیں ہے جو (کُشتی میں) کسی کو پچھاڑ دے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پا سکے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٣/٤٠٨. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ﷺ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

٤٠٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، ٥/٢٢٦٧، الرقم/٥٧٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والأداب، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب الغضب، ٤/٢٠١٤، الرقم/٢٦٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٨، الرقم/٧٦٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٥، الرقم/١٠٢٢٦۔

٤٠٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، ٥/٢٢٦٧، الرقم/٥٧٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب البر ــــ

وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ **نے بیان کیا** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں نے جھگڑا کیا اور ہم بھی بارگاہِ نبوت میں حاضر تھے۔ ان میں سے ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اُس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اُسے کہہ لے تو اس (کے غصہ) کی یہ کیفیت دور ہو جائے۔ (فرمایا:) کاش کہ وہ **أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھ لے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا: تو نے سنا نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں کوئی پاگل نہیں ہوں (کہ نہ سنوں)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٤/٤٠٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي. قَالَ: لَا

.... يذهب الغضب، ٤/٢٠١٥، الرقم/٢٦١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٩٤، الرقم/٢٧٢٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الآدب، باب ما يقال عند الغضب، ٤/٢٤٩، الرقم/٤٧٨١۔

٤٠٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، ٥/٢٦٦٧، الرقم/٥٧٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٢، الرقم/٨٧٢٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، ــــ

تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ ہوا کر۔ اس نے کئی مرتبہ یہی سوال کیا اور آپ ﷺ نے (ہر بار یہی) فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر (یعنی غصہ کی حالت میں خود پر قابو رکھو)۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦٥/٤١٠. وَفِي رِوَايَةِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: لَا تَغْضَبْ.

قَالَ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ، فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حُمَید بن عبد الرحمٰن حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ ہوا کر۔

.... باب ما جاء في كثرة الغضب، ٣٧١/٤، الرقم/٢٠٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢١٦/٥، الرقم/٢٥٣٨٠۔

٤١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٣/٥، الرقم/٢٣٢١٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١٨٧/١١، الرقم/٢٠٢٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠٥/١، الرقم/٢٠٠٦٥۔

(راوی) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بارے میں غور کیا (تو اس نتیجے پر پہنچا) کہ غصہ ہی تمام برائیوں کو جمع کرنے والا ہے۔

اِسے امام احمد، عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٦/٤١١. عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: مَا يُبَاعِدُنِي مِنْ غَضَبِ اللهِ؟ قَالَ: لَا تَغْضَبْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سی چیز مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے دور کر سکتی ہے (یعنی بچا سکتی ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ ہوا کر (اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچے رہو گے)۔

اِسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦٧/٤١٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا: إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

٤١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٥، الرقم/٦٦٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٣١، الرقم/٢٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٠٨، الرقم/٨٢٨١۔

٤١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٢، الرقم/٢١٣٨٦، أبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند الغضب، ٤/٢٤٩، الرقم/٤٧٨٢، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٥٠١، الرقم/٥٦٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٠، الرقم/٨٢٨۔

حضرت ابو ذر ﷛ **روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھڑے کھڑے غصہ آ جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر پھر بھی غصہ ختم نہ ہو تو لیٹ جائے۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤١٣/ ٦٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهٖ. حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ، وَكَانَ فِيمَا قَالَ ...... أَلَا! وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ. أَلَا! وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ، أَلَا! وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ، أَلَا! وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو سعید خدری ﷛ **فرماتے ہیں:** ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لیے قیام فرما ہوئے اور ہمیں قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی خبر دے دی۔ جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے بھلا دیا وہ بھول گیا۔ آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی تھا: ......سُن لو! بعض وہ ہیں جو دیر سے غصہ ہوتے ہیں اور

٤١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٩، الرقم/ ١١١٥٩، وأيضًا ٣/ ٦١، الرقم/ ١١٦٠٤، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء ما أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن، ٤/ ٤٨٤، الرقم/ ٢١٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/ ١٣٢٨، الرقم/ ٤٠٠٧۔

اسے ختم کرنے میں جلدی کرتے ہیں، بعض جلدی غصہ ہوتے ہیں اور ختم کرنے میں بھی جلدی کرتے ہیں تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جو جلدی غصہ ہوتے ہیں اور ختم کرنے میں دیر کرتے ہیں۔ سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے ختم ہو۔

اِسے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٩/٤١٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی گھونٹ اَجر و ثواب میں اس غصہ کے گھونٹ سے بڑھ کر نہیں جسے کسی بندے نے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے پی لیا ہو۔

اِسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

٧٠/٤١٥. عَنْ أَبِي وَائِلٍ الْقَاصِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ

٤١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٢٨، الرقم/٦١١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الحلم، ٢/١٤٠١، الرقم/ ٤١٨٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٠٥، الرقم/٧٢٨٢۔

٤١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٤/٢٢٦، الرقم/١٨٠١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند الغضب، ٤/٢٤٩، الرقم/٤٧٨٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٦٧، الرقم/٤٤٣۔

السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ؛ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ابو وائل القاص کا بیان ہے کہ وہ عروہ بن محمد السعدی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی نے ان سے ایسی بات کی جس نے انہیں غصہ دلایا۔ وہ اُٹھے اور وضو کیا، پھر واپس آئے تو اُنہوں نے وضو کیا ہوا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے والد ماجد نے میرے جد امجد حضرت عطیہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے آتا ہے، شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اُسے چاہیے کہ وضو کر لے۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ النَّضْرِ السُّلَمِيِّ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ: جَاءَ غُلَامٌ لِأَبِي ذَرٍّ ﷺ قَدْ كَسَرَ رِجْلَ شَاةٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ ذَرٍّ: مَنْ كَسَرَ رِجْلَ هٰذِهِ الشَّاةِ؟ قَالَ: أَنَا. قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: لِأَغِيْظَكَ فَتَضْرِبَنِي فَتَأْثَمَ. فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ ﷺ: لَأَغِيْظَنَّ مَنْ حَرَّضَكَ عَلٰى غَيْظِي. قَالَ: فَأَعْتَقَهُ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٦/٢١١۔

حضرت عبد الجبار بن نضر السلمی نے کسی راوی سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا غلام ان کے پاس آیا جس نے اُن کی بکری کی ٹانگ توڑ دی تھی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: اس بکری کی ٹانگ کس نے توڑی ہے؟ اس غلام نے جواب دیا: میں نے۔ انہوں نے پوچھا: ایسا کیوں کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: تاکہ میں آپ کو غصہ دلاؤں اور آپ مجھے مار پیٹ کریں اور گناہ گار ہوں۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس پر غصہ نکالوں گا جس نے تجھ کو مجھے غصہ دلانے پر اُکسایا ہے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر آپ نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

اِسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَرْوَزِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: إِنَّ فُلَانًا شَتَمَكَ. قَالَ: أَمَا وَجَدَ الشَّيْطَانُ بَرِيْدًا غَيْرَكَ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

حضرت محمد بن یحییٰ المروزی نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت وہب بن منبہ سے شکایت کی کہ فلاں شخص نے آپ کو گالی دی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا شیطان کو تیرے علاوہ کوئی قاصد نہیں ملا۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

أَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِضَرْبِ رَجُلٍ، ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَهُ تَعَالٰى ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ﴾ فَقَالَ لِغُلَامِهِ: خَلِّ عَنْهُ. (۲)

(۱) ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف /۱۵۱، الرقم/۹۷۔

(۲) الغزالي في إحياء علوم الدين، ۳/۱۷۳۔

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو سزا دینے کا حکم دیا، پھر یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ﴾ 'اور (پرہیزگار) غصہ ضبط کرنے والے ہوتے ہیں'۔ اس کے بعد آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس شخص کو چھوڑ دو۔

اِسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

اَلْمَحَبَّةُ وَالرَّحْمَةُ

﴿محبت ومودّت اور رحم دلی﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ○ (الأعراف، ٧/٥٦)

بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے○

(۲) وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰـكِنَّ اللهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ○ (الأنفال، ٨/٦٣)

اور (اسی نے) ان (مسلمانوں) کے دلوں میں باہمی الفت پیدا فرما دی۔ اگر آپ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے خرچ کر ڈالتے تو (ان تمام مادی وسائل سے) بھی آپ ان کے دلوں میں (یہ) الفت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان (ایک روحانی رشتے سے) محبت پیدا فرما دی۔ بے شک وہ بڑے غلبہ والا حکمت والا ہے○

(۳) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا○ (الإسراء، ١٧/٢٤)

اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز وانکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے رہو: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت وشفقت سے) پالا تھا○

(٤) وَمَآ اَرْسَلْنٰـكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○ (الأنبياء، ٢١/١٠٧)

اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo

(۵) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَo

(الروم، ۳۰/ ۲۱)

اور یہ (بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تا کہ تم ان کی طرف سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بے شک اس (نظامِ تخلیق) میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیںo

اَلْحَدِيْث

۷۱/۴۱۶. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿قل ادعو الله أو ادعوا الرحمٰن﴾ ، ۲۶۸۶/۶، الرقم/۶۹۴۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ۱۸۰۹/۴، الرقم/۲۳۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۸/۴، الرقم/۱۹۱۸۹، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة المسلمين، ۳۲۳/۴، الرقم/۱۹۲۲۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١٧/٧٢. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا. فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ. مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اور اس وقت اَقرع بن حابس آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اَقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١٨/٧٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٤١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم/٥٦٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم/٢٣١٨۔

٤١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٠، الرقم/٦٤٩٤، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في الرحمة، ٤/٢٨٥، ←

اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ. ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (خدا) تم پر رحمت فرمائے گا۔ رَحِم بھی رحمٰن سے مشتق ہے، جو اسے (یعنی رشتوں کو) جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو (اپنی رحمت سے) جوڑ لیتا ہے اور جو کوئی اسے توڑتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے (اپنا تعلق) توڑ لیتا ہے۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور انہوں نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١٩/٧٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا. فَقَالَ:

.... الرقم/٤٩٤١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة المسلمين، ٤/٣٢٣، الرقم/١٩٢٤۔

٤١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٦، الرقم/١٥٦٣٠، والبزار في المسند، ٨/٢٥٧، الرقم/٣٣٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم/٢٥٣٦١، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٥٧، الرقم/٧٥٦٢، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٦، الرقم/٣٧٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٣، الرقم/٤٥۔

وَالشَّاةُ، إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَکَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اُس پر رحم آتا ہے، یا یہ کہا کہ مجھے بکری کو ذبح کرنے سے اُس پر رحم آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر رحم فرمائے گا۔

اِسے امام احمد، بزار، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے جب کہ بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٢٠/٧٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: أَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَقَالُوْا: لٰكِنَّا، وَاللهِ، مَا نُقَبِّلُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَمْلِکُ إِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (ملاقات کے

٤٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم/٥٦٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم/٢٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٦، الرقم/٢٤٣٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، ٢/١٢٠٩، الرقم/٣٦٦٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٦٦، الرقم/١١٠١٣۔

لیے) کچھ دیہاتی لوگ آئے، اور اُنہوں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا: کیا آپ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں! (ہم تو چومتے ہیں)۔ اُنہوں (یعنی دیہاتیوں) نے کہا: بخدا ہم تو (اپنے بچوں کو) نہیں چومتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤٢١-٧٦/٤٢٢. وَفِي رِوَايَةِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اُٹھا لیتے اور اپنی ایک ران پر بٹھا لیا کرتے تھے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر بٹھا لیا کرتے تھے، پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا فرماتے: اے اللہ! اِن دونوں پر رحمت فرما کیونکہ میں بھی اِن پر رحم کرتا ہوں۔

اِسے امام بخاری، احمد، اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٤٢٢) وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ: اَللّٰهُمَّ، أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا.

٤٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب وضع الصبي على الفخذ، ٢٢٣٦/٥، الرقم/٥٦٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٥/٥، الرقم/٢١٨٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٤١٥/١٥، الرقم/٦٩٦١۔

٤٢٢: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥٣/٥، الرقم/٨١٨٤۔

امام نسائی کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِن دونوں سے محبت فرما کیونکہ میں بھی اِن سے محبت کرتا ہوں۔

٤٢٣-٤٢٤/٧٧. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اِسے امام مسلم نے اور بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

(٤٢٤) وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ عذاب بنا کر۔

٤٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٤/٢٠٠٦، الرقم/٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١١٩، الرقم/٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥، الرقم/٦١٧٤۔

٤٢٤: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٠، الرقم/٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٤، الرقم/١٤٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٩٢۔

اِسے امام ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٧٨/٤٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ. ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي. فَنَزَلَ الْبِئْرَ، فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ. فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی راستے میں سفر کر رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی تو اسے (راستے میں) ایک کنواں ملا، وہ اس میں اتر گیا اور پانی پیا، جب باہر نکل آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اتنی ہی پیاس ہو گی جیسے مجھے تھی۔ لہٰذا وہ کنوئیں میں اُترا، اپنے موزے میں پانی بھرا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا اور اسے بخش دیا۔

٤٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب الآبار على الطريق إذا لم يتأذ بها، ٢/٨٧٠، الرقم/٢٣٣٤، وأيضًا في كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، ٥/٢٢٣٨، الرقم/٥٦٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب فضل ساقي البهائم المحترمة وإطعامها، ٤/١٧٦١، الرقم/٢٢٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٧، الرقم/١٠٧١٠، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٤، الرقم/٢٥٥٠۔

لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک پر بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جان دار کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے پر اجر ملتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧٩/٤٢٦. وَفِي رِوَايَةِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ. إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ ایمان باہم دوستی و محبت کرنے، ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور لطف و نرم خوئی کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب جسم کا کوئی بھی حصہ تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رَحْمَةِ النَّاسِ وَ البَهَائِمِ، ٥/٢٢٣٨، الرقم، ٥٦٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤/١٩٩٩، الرقم/٢٥٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧٠، الرقم/١٨٣٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٣، الرقم/ ٦٢٢٣، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٤٨١، الرقم/٨٩٨٥، والبزار في المسند، ٨/٢٣٨، الرقم/٣٢٩٩، وابن منده في الإيمان، ١/٤٥٥، ٤٥٦ الرقم/٣١٩، ٣٢٢ وابن سليمان القرشي في 'من حديث خيثمة' /٧٤۔

٤٢٧ / ٨٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار کے لیے بھیج دیا، جب وہ اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا آپ نے اس پر کوئی احسان کیا ہے کہ جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہے۔ تب اُس فرشتے نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم محض اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٢٨ / ٨١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

٤٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ٤/١٩٨٨، الرقم/٢٥٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم/٩٢٨٠۔

٤٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام ـــــ

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَ لَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوْا السَّـلَامَ بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے **مروی** ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایمان نہ لاؤ، اورتم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کروتو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کوسلام کیا کرو)۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی اللہ عنہ: **اَللّٰهُمَّ، إِنْ لَمْ أَكُنْ أَهْلًا أَنْ أَبْلُغَ رَحْمَتَكَ، فَإِنَّ رَحْمَتَكَ أَهْلٌ أَنْ تَبْلُغَنِي، رَحْمَتُكَ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَأَنَا شَيْءٌ. فَلْتَسَعْنِي رَحْمَتُكَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ خَلَقْتَ قَوْمًا فَأَطَاعُوْكَ فِيْمَا**

.... سبب لحصولها، ١/٧٤، الرقم/٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٢، الرقم/١٠٦٥٨، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم/٥١٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في إفشاء السلام، ٥/٥٢، الرقم/٢٦٨٨، وابن ماجه في السنن في كتاب الأدب، باب إفشاء السلام، ٢/١٢١٧، الرقم/٣٦٩٢۔

أَمَرْتَهُمْ، وَعَمِلُوْا فِي الَّذِي خَلَقْتَهُمْ لَهُ، فَرَحْمَتُکَ إِيَّاهُمْ كَانَتْ قَبْلَ طَاعَتِهِمْ لَکَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.(۱)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت عمر بن عبد العزیز نے دعا کی: اے اللہ! اگر میں تیری رحمت تک پہنچنے کا اہل نہیں تو تیری رحمت تو مجھ تک پہنچ سکتی ہے، تیری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور میں بھی اُن میں سے ایک چیز ہوں؛ لہٰذا تو مجھے اپنی رحمت کے گھیرے میں لے لے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات! اے اللہ! تو نے ایک قوم کو تخلیق فرمایا، انہوں نے تیری اطاعت کی جس کا تو نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے وہ اعمال کیے جن کے لیے تو نے انہیں پیدا فرمایا تھا۔ سو اُن پر تیری رحمت تیری اطاعت کرنے سے پہلے نازل ہوئی، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے!

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْفَيْرُوْزَآبَادِيُّ: اَلرَّحْمَةُ سَبَبٌ وَاصِلٌ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ، بِهَا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ رُسُلَهُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِمْ كُتُبَهُ، وَبِهَا هَدَاهُمْ، وَبِهَا أَسْكَنَهُمْ دَارَ ثَوَابِهِ، وَبِهَا رَزَقَهُمْ وَعَافَاهُمْ.(۲)

علامہ فیروز آبادی نے کہا: رحمت ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کو باہم ملانے کا سبب ہے۔ اسی لیے رُسلِ عظام علیہم السلام کو ان (بندوں) کی

---

(۱) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢٩٩۔

(۲) الفيروزآبادي في بصائر ذوي التمييز في لطائف الكتاب العزيز، ٣/٥٥۔

طرف مبعوث فرمایا اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں، اور انہی کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دی، اِسی واسطہ سے انہیں جنت میں ٹھہرائے گا اور اُنہی کے وسیلہ سے اُنہیں رزق عطا کیا اور اُن کی بخشش فرمائی۔

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ تَعْلِيْقًا عَلٰى حَدِيْثِ (مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ):

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ: فِيْهِ الْحَضُّ عَلَى اسْتِعْمَالِ الرَّحْمَةِ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ فَيَدْخُلُ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ وَالْبَهَائِمُ الْمَمْلُوْكُ مِنْهَا وَغَيْرُ الْمَمْلُوْكِ، وَيَدْخُلُ فِي الرَّحْمَةِ التَّعَاهُدُ بِالإِطْعَامِ، وَالسَّعْيِ، وَالتَّخْفِيْفِ فِي الْحَمْلِ، وَتَرْكِ التَّعَدِّيِّ بِالضَّرْبِ. (1)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے حدیثِ مبارکہ 'جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا' کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے: ابن بطال فرماتے ہیں: اس حدیث میں تمام مخلوقات کو رحمت میں شامل کرنے کی ترغیب ہے۔ اس میں مسلمان، کافر، چوپائے خواہ اپنے ہوں یا دوسروں کے، سب شامل ہیں۔ اسی طرح رحمت میں (کسی محتاج کو) کھانا کھلانے کی ذمہ داری لینا، (اس کی محتاجی دور کرنے کی) کوشش کرنا، (کسی کے) بوجھ کو ہلکا کرنا اور سزا میں زیادتی کو ترک کرنا سب اعمال شامل ہیں۔

(١) العسقلاني في فتح الباري، ١٠/ ٤٤٠۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

١. **القرآن الحکیم۔**

(۲)تفسیر القرآن

٢. **ابوحفص الحنبلی**، سراج الدین عمر بن علی بن عادل دمشقی۔ **اللباب في علوم الکتاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٣. **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣-٦٠٦ھ/ ١١٤٩-١٢١٠ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٤. **سُلَمی**، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی نیشاپوری (٣٢٥-٤١٢ھ/ ٩٣٦-١٠٢١ء)۔ **حقائق التفسیر (تفسیر السلمي)**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٥. **سیوطی، محلی**، جلال الدین محمد بن احمد المحلی (م٨٦٤ھ) جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تفسیر الجلالین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٦. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٧. **فیروز آبادی**، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود (٧٢٩-٨١٧ھ/١٣٢٩-١٤١٤ء)۔ **بصائر ذوي التمییز في لطائف الکتاب**

العزیز۔ قاہرہ، مصر: مجلس الأعلی للشئون الإسلامیة۔

٨. **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (م ٦٧١ھ)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(٣) الحدیث

٩. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء) ۔**المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

١٠. **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان: دارالحکمة، ١٤١٥ھ۔

١١. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٢. ـــ۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٣. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٤. **بغوی**، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦ھ/ ١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

١٥. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٦. ـــــ۔ **شعب الإيمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٧. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٨. **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ١٤١٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٩. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠-٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٢٠. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی، ١٣٩٨ھ

٢١. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٢٢. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

٢٣. ـــــ۔ **الدرایة في تخریج أحادیث الهدایة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

٢٤. ـــــ۔ **المطالب العالیة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٢٥. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م٩٧٥ھ)۔ **کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩م۔

٢٦. **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م٢١٩ھ/ ٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المتنبی۔

٢٧. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٢٨. **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٢٩. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/ ٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٣٠. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٣١. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٣٢. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ہمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٣٣. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٣٤. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٣٥. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٣٦. **سخاوی**، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد

(٨٣١-٩٠٢ھ/١٤٢٨-١٤٩٧ء)۔ **المقاصد الحسنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٣٧. **سعید بن منصور**، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ بھارت: الدار السّلفیہ، ١٩٨٢ء۔

٣٨. ـــ۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٣٩. **ابن سلیمان**، خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (٢٥٠-٣٤٣ھ)۔ **من حدیث خیثمة بن سلیمان القرشي الطرابلسي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٤٠. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٦ھ۔

٤١. ـــ۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٢. **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٤٣. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٤٤. **صیداوی**، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ٣٠٥-٤٠٢ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ دار الایمان، ١٤٠٥ھ۔

٤٥. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٤٦. ـــــ۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٤٧. ـــــ۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دارالحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

٤٨. ـــــ۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٤٩. ـــــ۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٥٠. ـــــ۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٥١. طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٥٢. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٥٣. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٥٤. عبد بن حمید، ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

٥٥. عبد الرزاق صنعانی، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٥٦. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٥٧. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم (م ۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

١٤٠٧ھ/ ١٩٨٦ء۔

٥٨. **كنانى**، احمد بن ابى بكر بن إسماعيل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بيروت، لبنان، دارالعربية، ١٤٠٣ھ۔

٥٩. **ابن ماجه**، ابوعبد الله محمد بن يزيد قزوينى (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بيروت، لبنان: داراحياء التراث العربى، ١٣٩٥ھ/ ١٩٧٥ء۔

٦٠. **مالك**، ابن انس بن مالك بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبحى (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٦١. **ابن مبارك**، ابو عبد الرحمٰن عبد الله بن واضح مروزى (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **المسند**۔ رياض، سعودى عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٧ھ۔

٦٢. **مروزى**، ابو بكر احمد بن على بن سعيد اموى (٢٠٢-٢٩٢ھ)۔ **مسند أبي بكر**۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى۔

٦٣. **مسلم**، ابو الحسين ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشيرى نيشاپورى (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان: داراحياء التراث العربى۔

٦٤. **مقدسى**، ضياء الدين ابوعبد الله محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعيل بن منصورى سعدى حنبلى (٥٦٩-٦٤٣ھ/ ١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحاديث المختاره**۔ مكه مكرمه، سعودى عرب: مكتبة النهضة الحديثه، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٦٥. **منذرى**، ابومحمد عبد العظيم بن عبد القوى بن عبد الله بن سلامه بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغيب والترهيب**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٧ھ۔

٦٦. **نسائی**، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

٦٧. ـــ۔ **السنن**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٦٨. ـــ۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٦٩. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبهانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **مسند الإمام أبي حنيفة**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

٧٠. ـــ۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٧١. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوئد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٧٢. ـــ۔ **موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٧٣. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٧٤. ـــ۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

(۴) شروحات الحدیث

۷۵. **انور شاہ کشمیری،** محمد انور بن مولانا محمد معظم شاہ کشمیری (۱۲۹۲-۱۳۵۲ھ)۔ **فیض الباري علی صحیح البخاري۔ بیروت، لبنان:** دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۷٦. **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحیح البخاري۔ بیروت، لبنان:** دار المعرفہ + لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۷۷. **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷٦۰-۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان:** دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۷۸. **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-۴٦۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهید۔** مغرب (مراکش): وزارت عموم الاوقاف و الشؤون الاسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۷۹. **ملا علی قاری،** نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱٦۰٦ء)۔ **مرقاة المفاتیح۔ بیروت، لبنان:** دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۸۰. **مناوی،** عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱٦۲۱ء)۔ **التیسیر بشرح الجامع الصغیر۔** الریاض، سعودی عرب: مکتبہ الامام الشافعی، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۸۱. ـــــ۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵٦ھ۔

۸۲. **نووی،** ابو زکریا، یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦۳۱-٦۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵٦ء + **بیروت، لبنان:** دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ۔

(٥) أسماء الرجال

٨٣. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٤. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ/ ١٩٧٥ء۔

٨٥. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٨٦. **شعرانی**، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (٨٩٨-٩٧٣ھ/ ١٤٩٣-١٦٦٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٨٧. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/ ١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

(٦) علوم الحديث

٨٨. **سمعانی**، ابو سعید عبدالکریم بن محمد بن منصور تمیمی (م٥٦٢ھ)۔ **أدب الإملاء والاستملاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨٩. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/ ١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي**۔

ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

(۷) الفقہ

۹۰. **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم أندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ **المحلیٰ۔** بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۹۱. **حصکفی،** علاء الدین محمد بن علی بن محمد حنفی (۱۰۸۸ھ/۱۶۷۷ء)۔ **الدر المختار علی هامش الرد۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۸۶ھ۔

۹۲. **ابن رُشد،** ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (۵۹۵ھ)۔ **بدایة المجتهد ونهایة المقتصد۔** بیروت، لبنان: دارالفکر۔

۹۳. **ابن زنجویہ،** حمید (م ۲۵۱ھ)۔ **کتاب الأموال۔** ریاض، سعودی عرب: مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۹۴. **ابن عابدین شامی،** محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز دمشقی (۱۲۴۴-۱۳۰۶ھ)۔ **رد المحتار علی الدر المختار۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء+ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ ماجدیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۹۵. **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الدیات۔** کراچی، پاکستان: ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۹۶. **ابن قدامہ،** ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (م ۶۲۰ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیباني۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۹۷. **قرافی،** ابو العباس شهاب الدین احمد بن ادریس مالکی (م ۶۸۴ھ)۔ **الفروق/أنوار البروق في أنواع الفروق۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ،

١٤١٨ھ/١٩٩٨ء۔

٩٨. **ابو یوسف**، یعقوب بن ابراہیم انصاری (م١٨٢ھ)۔ **كتاب الخراج**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

(٨) السيرة

٩٩. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الشمائل الشريفة**۔ دار طائر العلم للنشر والتوزیع۔

١٠٠. **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

١٠١. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفیﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١٠٢. ——۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفیﷺ**۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

(٩) العقائد

١٠٣. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق، ١٤٠١ھ۔

١٠٤. **ابن منده**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥ھ/٩٢٢-١٠٠٥ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

۱۰۵. **ابومنصور ماتریدی**، محمد بن محمد بن منصور الحنفی (م۳۳۳ھ)۔ **تأویلات أهل السنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

(۱۰) التصوف والزهد

۱۰۶. **تمام الرازی**، ابو قاسم تمام بن محمد الرازی (۳۳۰-۴۱۴ھ)۔ **الفوائد**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۱۲ھ۔

۱۰۷. **ابن حجر ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ **الزواجر**۔ صیدا، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۰۸. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ **التوبیخ والتنبیه**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ الفرقان۔

۱۰۹. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **الإشراف في منازل الأشراف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الرشید، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۱۰. ــــ۔ **الأهوال**۔ مصر: مکتبۃ آل یاسر، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱۱. ــــ۔ **المرض والكفارات**۔ بمبائی، ہندوستان: دار السّلفیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۱۲. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **الكبائر**۔ بیروت، لبنان: دار الندوۃ الجدیدۃ۔

۱۱۳. **ابن سرایا**، محمد بن محمد بن علی بن ہمام بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (۶۷۷-۷۴۵ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

١١٤. **ابن سری،** ہناد بن سری کوفی (١٥٢-٢٤٣ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ١٤٠٦ھ۔

١١٥. **ابن السنّی،** احمد بن محمد دینوری (٢٨٤-٣٦٤ھ)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

١١٦. **ابو الشیخ،** محمد بن حسین البرجلانی (٢٣٨ھ)۔ **الكرم والجود وسخاء النفوس**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٢ھ۔

١١٧. **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **كتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

١١٨. **قشیری،** ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦-٤٦٥ھ/٩٨٦-١٠٧٣ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

١١٩. ـــــ۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

١٢٠. **ابن القیم،** ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب زرعی الجوزیۃ (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والإرادة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

١٢١. **ابن مبارک،** ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

١٢٢. **مروزی،** ابوعبداللہ حسین بن حسن بن حرب (٢٤٦ھ)۔ **البر والصلة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٩ھ۔

١٢٣. **مقدسی،** ضیاء الدین ابوعبداللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **فضائل الأعمال**۔

قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

١٢٤. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٢٥. ——۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

١٢٦. ——۔ **کتاب الأربعین علی مذهب المتحققین من الصوفیة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٢٧. **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **الأذکار من کلام سید الأبرار**۔ بیروت، لبنان: المکتبة العصریہ، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٣ء۔

١٢٨. ——۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٢٩. **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (١٥٢-٢٤٣ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ١٤٠٦ھ۔

(١١) الآداب والأخلاق

١٣٠. **خرائطی**، ابو بکر محمد بن جعفر بن سہل (م٣٢٧ھ)۔ **مکارم الأخلاق ومعالیها**۔ دمشق، سوریہ: دار الفکر، ١٩٨٦ء۔

١٣١. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **الإخوان**۔ بیروت،

لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۳۲. —۔ **الحلم**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱٤۱۳ھ۔

۱۳۳. —۔ **الصمت**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۱۰ھ۔

۱۳٤. —۔ **العقل وفضله**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱٤۰۹ھ۔

۱۳۵. —۔ **العيال**۔ سعودی عرب: دار ابن القیم، ۱٤۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۳٦. —۔ **قضاء الحوائج**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن۔

۱۳۷. —۔ **مداراة الناس**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۱۲ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۳۸. —۔ **مكارم الأخلاق**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن ۱٤۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۳۹. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳٦-۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۸ھ۔

۱٤۰. **سلمی**، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵-٤۱۲ھ/ ۹۳٦-۱۰۲۱ء)۔ **آداب الصحبة وحسن العشيرة**۔ طنطا، مصر: دار الصحابہ للتراث، ۱٤۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱٤۱. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-٤٦۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱٤۲. **غزالی**، ابو حامد محمد بن محمد (٤۵۰-۵۰۵ھ)۔ **إحياء علوم الدين**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۱٤۳. **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (م ٦۲۰ھ)۔ **المتحابين في الله**۔

دمشق، شام: دار الطباع، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١٤٤. **ماوردی**، ابوالحسین علی بن محمد بن حبیب (٣٦٤-٤٥٠ھ)۔ **أدب الدنيا والدين**۔ قاہرہ، مصر: دار المصریہ اللبنانیہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٤٥. **مقدسی**، شمس الدین، ابوعبداللہ محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج دمشقی (٧٦٣ھ)۔ **الآداب الشرعية**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٦ء۔

(١٢) التاريخ

١٤٦. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٤٧. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/ ١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

١٤٨. **فاکہی**، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة**۔ بیروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤ھ۔

١٤٩. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٥٠. **نمیری**، ابو زید عمر بن شیبہ بصری (م٢٦٢ھ)۔ **أخبار المدينه**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٦ء۔

(١٣) الأدب واللغة

١٥١. **شافعی**، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/

٧٦٧-٨١٩ء)۔ دیوان الشافعی۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن سینا۔

١٥٢. **ابن منظور**، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (٦٣٠-٧١١ھ/ ١٢٣٢-١٣١١ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿جون 2015ء تک﴾

A. القرآن وعلوم القرآن

01. عرفانُ القرآن (اُردو ترجمہ قرآنِ حکیم)
02. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
04. مَناهِجُ الْعِرْفَان فِي لَفْظِ الْقُرْآن (لفظِ قرآن کے معانی و معارف)
05. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
06. اَسمائے سورۂ فاتحہ
07. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
08. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
09. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
10. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
11. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
12. اَوّلیتِ سورہ فاتحہ اور اَوّلیتِ نورِ محمدی
13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ عبادت
14. حکمتِ اِستعاذہ (تفسیر اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)
15. تَسْمِيَةُ الْقُرْآن (تفسیر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ)
16. فلسفۂ تسمیہ
17. معارفِ اِسمِ اَللّٰہ
18. لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
19. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
20. معارِفِ آیۃ الکرسی
21. معارِفُ الکوثر
22. كَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰى ﷺ
23. العِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ ﴿قرآن حکیم اور تلاوتِ قرآن کے فضائل﴾
24. اَلتِّبْيَان فِي فَضْلِ بَعْضِ سُوَرِ الْقُرْآن ﴿قرآن حکیم کی منتخب سورتوں کے فضائل﴾
25. زُبْدَةُ الْعِرْفَان فِي فَضَائِلِ الْقُرْآن ﴿فضائلِ قرآن پر چالیس اَحادیثِ مبارکہ﴾
26. 'کنز الایمان' کی فنی حیثیت

B. الحدیث

27. اَلْمِنْهَاجُ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ ﴿فہمِ دین اور اِصلاحِ اَحوال و عقائد پر مجموعہ اَحادیث مع اُردو ترجمہ﴾
28. هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلٰى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأوّل): اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن و حدیث سے ضابطہ رُشد و ہدایت
29. مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ (المجلد الأول)
30. مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ (المجلد الثاني)
31. مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ (المجلد الثالث)
32. مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ (المجلد الرابع)
33. مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ (المجلد الخامس)
34. جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخرُ الْأُمَّة ﴿كِتَابُ الْمَنَاقِبِ﴾ (اَنبیاء کرام، اَہل بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق و تخریج)
35. اَلْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة

الحدیث: عرفانِ باری تعالیٰ

36. اَلْعَبْدِيَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّة ﴿بارگاہِ اِلٰہی سے تعلقِ بندگی﴾

37. اَلْبَيَان فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﴿رحمتِ اِلٰہی پر اِیمان اَفروز احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ﴾

الحدیث: فضائل و خصائلِ نبوی

38. اَلْمَكَانَةُ الْعَلِيَّة فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے نبوی خصائص مبارکہ﴾

39. اَلْمِيزَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے دُنیوی خصائص مبارکہ﴾

40. اَلْعَظَمَةُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْبَرْزَخِيَّة ﴿حضور ﷺ کے برزخی خصائص مبارکہ﴾

41. اَلْفُتُوحَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الأُخْرَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے اُخروی خصائص مبارکہ﴾

42. اَلْجَوَاهِرُ النَّقِيَّة فِي الشَّمَائِلِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے شمائلِ مبارکہ﴾

43. اَلْمَطَالِبُ السَّنِيَّة فِي الْخَصَائِلِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے خصائلِ مبارکہ﴾

44. اَلْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ﷺ ﴿جمیع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت﴾

45. بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي شَفَاعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ﷺ ﴿شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب اَحادیثِ مبارکہ﴾

46. اَلْبَدْرُ التَّمَام فِي الصَّلَاةِ عَلٰى صَاحِبِ الدُّنُوِّ وَالْمَقَام ﷺ ﴿درود شریف کے فضائل و برکات﴾

47. كَشْفُ الْأَسْرَار فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَار ﷺ ﴿حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت﴾

48. عُمْدَةُ الْبَيَان فِي عَظَمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَان ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اِختیارات﴾

49. النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلٰى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاء ﷺ ﴿حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اوّلیتِ خلقت﴾

50. رَاحَةُ الْقُلُوْب فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْبِ ﷺ ﴿مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث﴾

الحدیث: فضائل و مناقب

51. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل علیہم السلام ﴿اَنبیاء و رُسل علیہم السلام کے فضائل و مناقب﴾

52. اَلنَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ رضی اللہ عنہم ﴿صحابہ کرام و اَہلِ بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

53. اَلْإِجَابَة فِي مَنَاقِبِ الْقَرَابَة رضی اللہ عنہم ﴿اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب﴾

54. اَلْإِنَابَة فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَة رضی اللہ عنہم ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

55. اَلْقَوْلُ الْوَثِيْق فِي مَنَاقِبِ الصِّدِّيْق رضی اللہ عنہ ﴿سیدنا صدیق اَکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب﴾

56. اَلْقَوْلُ الصَّوَاب فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ ﴿سیدنا فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب﴾

57. رَوْضُ الجنَان فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رضی اللہ عنہ ﴿سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب﴾

58. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب رضی اللہ عنہ ﴿سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب﴾

59. اَلْعِقْدُ الثَّمِيْن فِي مَنَاقِبِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْن ﴿اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب﴾

60. اَلدُّرَّةُ الْبَيْضَاء فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاء علیہا السلام ﴿سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے فضائل و مناقب﴾

61. مَرَجَ الْبَحْرَيْن فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنَيْن علیہما السلام ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب﴾

62. اَلسَّيْفُ الْجَلِي عَلٰى مُنْكِرِ وِلَايَةِ عَلِيٍّ علیہ السلام ﴿اعلانِ غدیر﴾

63. اَلْقَوْلُ الْمُعْتَبَر فِي الْإِمَامِ الْمُنْتَظَر علیہ السلام ﴿اِمام مہدی علیہ السلام﴾

64. رَوْضَةُ السَّالِكِيْن فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْن ﴿اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾

65. البَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و

کرامات ...... اَحادیثِ نبوی کی روشنی میں﴾

66. اَلْمَنَاهِلُ الصَّفِيَّة فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّة ﴿اُمتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت﴾

الحديث: عقائد و عبادات

67. أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة ﴿عقیدۂ شفاعت: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں﴾

68. اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تبرک﴾

69. الصَّلَاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقۂ نماز﴾

70. التَّصْرِيْحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ ﴿بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت﴾

71. النَّجَاة فِي إِقَامَةِ الصَّلَاة ﴿فضائلِ نماز پر منتخب آیات و احادیث اور آثار و اَقوال﴾

72. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے اور ذکر بالجہر کرنے پر مجموعہ آیات و اَحادیث﴾

73. الإِنْعَام فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَام ﴿روزہ اور قیام اللیل کی فضیلت پر منتخب آیات و احادیث﴾

74. الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ ﴿گستاخانِ رسول ...... اَحادیثِ نبوی کی روشنی میں﴾

75. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوْقِ وَالآدَابِ ﴿اِنسانی حقوق و آداب ...... اَحادیثِ نبوی کی روشنی میں﴾

76. مِنْهَاجُ السَّلَامَة فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَة ﴿اِقامتِ دین اور اَمن و سلامتی کی راہ﴾

77. تُحْفَةُ النُّقَبَاء فِي فَضِيْلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء ﴿فروغِ علم و شعور کی اَہمیت و فضیلت﴾

78. اَلْكَنْزُ الثَّمِيْن فِي فَضِيْلَةِ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِيْن ﴿ذِکرِ اِلٰہی اور ذاکرین کے فضائل﴾

79. اَلْأَحْكَامُ الشَّرْعِيَّة فِي كَوْنِ الْإِسْلَامِ دِيْنًا لِخِدْمَةِ الْإِنْسَانِيَّة ﴿اِسلام اور خدمتِ اِنسانیت﴾

الحديث: شخصيات و مرويات صوفياء

80. الْقَولُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ رضی اللہ عنہ (عربی مع اُردو ترجمہ)

81. تَكْمِيْلُ الصَّحِيْفَة بِأَسَانِيْدِ الْحَدِيْث فِي الْإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَة رضی اللہ عنہ

82. الأنوارُ النَّبَوِيَّة فِي الأسانيدِ الْحَنَفِيَّة (مَعَ أُحَادِيَاتِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ رضی اللہ عنہ)

83. سلسلہ مروياتِ صوفیاء (۱): اَلْمَرْوِيَّاتُ السُّلَمِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﴿امام ابوعبد الرحمان محمد السلمیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

84. سلسلہ مروياتِ صوفیاء (۲): اَلْمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﴿امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

85. سلسلہ مروياتِ صوفیاء (۳): اَلْمَرْوِيَّاتُ السُّهْرَوَرْدِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﴿شیخ شہاب الدین السہروردیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

86. سلسلہ مروياتِ صوفیاء (۴): مَرْوِيَّاتُ الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيِّ الْأَطْهَر ﷺ ﴿شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

87. اَلْمُنْتَقَى لِأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

88. کتبِ حدیث میں مروياتِ اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ

الحديث: اَربعينات

89. اَلْأَرْبَعِيْن فِي فَضَائِلِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب﴾

90. سلسلۂ اَربعینات: اَلْعَسَلُ النَّقِيّ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيّ ﴿اَسماے مصطفیٰ ﷺ﴾

91. سلسلۂ اَربعینات: فَرْحَةُ الْقُلُوْب فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْب ﷺ (میلاد النبی ﷺ: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

92. سلسلۂ اربعینات: تُحْفَةُ النُّبَلاء فِي فَضْلِ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاء ﷺ (انبیاء و رُسل ﷺ کی فضیلت)

93. سلسلۂ اربعینات: أَطْيَبُ الطِّيْب فِي حُبِّ النَّبِيِّ الْحَبِيْبِ ﷺ ﴿محبتِ رسول ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ کی وارفتگی﴾

94. سلسلۂ اربعینات: نُوْرُ الْعَيْنَيْن فِي طَاعَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْن ﷺ ﴿اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ کے ایمان افروز واقعات﴾

95. سلسلۂ اربعینات: حُسْنُ الْكَلَام مِنْ مَدَائِحِ صَحَابَةِ خَيْرِ الْأَنَام ﷺ (صحابہ کرام ﷺ کے نعتیہ کلام سے انتخاب)

96. سلسلۂ اربعینات: اَلْمَدَائِحُ الْحِسَان مِنْ كَلَامِ سَيِّدِنَا حَسَّان ﷺ (سیدنا حسان بن ثابت ﷺ کا نعتیہ کلام)

97. سلسلۂ اربعینات: تُحْفَةُ الأنَام في فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَام ﴿فضیلتِ درود وسلام﴾

98. سلسلۂ اربعینات: اَلْعَطَاءُ الْعَمِيْم فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْعَظِيْمِ ﷺ ﴿رحمتِ مصطفیٰ ﷺ﴾

99. سلسلۂ اربعینات: اَلْمَنْهَلُ الصَّفِيّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کی فضیلت﴾

100. سلسلۂ اربعینات: اَلنُّوْرُ الْمُبِيْن فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ ﴿حیات النبی ﷺ﴾

101. سلسلۂ اربعینات: اَلْفَوْزُ الْجَلِيّ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور ﷺ سے توسل﴾

102. سلسلۂ اربعینات: اَلشَّرَفُ الْعَلِيّ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ﴿ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سے حصولِ برکت﴾

103. سلسلۂ اربعینات: اَلتَّصَرُّفَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْأُمُوْرِ التَّشْرِيْعِيَّة ﴿تشریعی اُمور میں تصرفاتِ مصطفیٰ ﷺ﴾

104. سلسلۂ اربعینات: اَلْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّة فِي الْعُلُوْمِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کا علم غیب﴾

105. سلسلۂ اربعینات: اَلرَّحَمَات فِي إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَات ﴿ایصالِ ثواب﴾

106. سلسلۂ اربعینات: جَلَاءُ الصُّدُوْر فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْر ﴿فضیلتِ زیارتِ قبور﴾

107. سلسلۂ اربعینات: هِدَايَةُ الطَّالِبِيْن فِي فَضَائِلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْن ﷺ ﴿خلفاء راشدین ﷺ کے فضائل ومناقب﴾

108. سلسلۂ اربعینات: اَلْقَوْلُ الْمَقْبُوْل فِي ذِكْرِ أَصْحَابِ الرَّسُوْل ﷺ ﴿صحابہ کرام ﷺ کا ذکرِ جمیل﴾

109. سلسلۂ اربعینات: حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب ﷺ ﴿سیدنا علی ﷺ کا ذکرِ جمیل﴾

110. سلسلۂ اربعینات: اَلْفُتُوْحَات فِي الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَات ﴿نمازِ پنج گانہ کے بعد کے اذکار﴾

111. سلسلۂ اربعینات: اَلْإِكْرَام فِي فَضْلِ شَهْرِ الصِّيَام (ماہِ رمضان کے فضائل)

112. سلسلۂ اربعینات: اَلتَّوَرُّع فِي صِيَامِ التَّطَوُّع (نفلی روزوں کے فضائل)

113. سلسلۂ اربعینات: اَلْكَشَّاف فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْإِعْتِكَاف (شبِ قدر اور اعتکاف کے فضائل)

114. سلسلۂ اربعینات: نُوْرُ الْمِشْكَاة فِي فَضْلِ الزَّكَاة (فضائلِ زکوٰۃ)

115. سلسلۂ اربعینات: اَلثَّمَرَاتُ فِي فَضَائِلِ الصَّدَقَات (فضائلِ صدقات وخیرات)

116. سلسلۂ اربعینات: اَلْإِدْرَاك فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ وَذَمِّ الْإِمْسَاكِ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت)

117. سلسلۂ اربعینات: اَلنَّضْرَة فِي فَضِيْلَةِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَة (فضائلِ حج وعمرہ)

118. سلسلۂ اربعینات: اَللَّوَامِع فِي فَضْلِ الْجَوَامِع (فضیلتِ مساجد)

C. اِیمانیات وعبادات

D. اِعتقادیات (اُصول وفروع)

169. سُنیّت کیا ہے؟
170. منہاجُ العقائد
171. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان (سورۂ اخلاص کی روشنی میں)
172. مبادیاتِ عقیدۂ توحید
173. عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصوّر
174. عقیدۂ توحید اور اِشتراکِ صفات
175. عقائد میں اِحتیاط کے تقاضے
176. تعظیم اور عبادت
177. توحيد جي عقيدي جا ست رُکن (سورت اخلاص جي روشني ۾) - (سندھی ترجمہ)

E. سیرت و فضائلِ نبوی

178. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ اَوّل)
179. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ دُوُم)
180. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دُوُم: قبل اَز بعثت حالتِ عرب اور نسبِ نبوی)
181. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد سوُم: معصوم لڑکپن سے نزولِ وحی تک)
182. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد چہارُم: فلسفہ ہجرت)
183. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد پنجم: سفر ہجرت)
184. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ششم: دس سالہ مدنی دور)
185. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہفتم: فلسفہ جنگ و اَمن)
186. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہشتم: غزوات و سرایا)
187. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد نہم: معجزات)
188. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دہم: شمائل و خصائص)
189. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
190. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
191. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ
192. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
193. نورِ محمدی: خِلقت سے وِلادت تک (میلاد نامہ)
194. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
195. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
196. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
197. معارفِ اِسمِ محمد ﷺ
198. قرآن اور شمائلِ نبوی
199. نُورُ الْأَبْصَار بِذِكْرِ النَّبِيِّ الْمُخْتَار ﷺ (سیرت و فضائلِ نبوی کا مختصر تذکرہ)
200. مَعَارِفُ الشِّفَاء بِتَعْرِيْفِ حُقُوقِ الْمُصْطَفٰی ﷺ
201. تُحْفَةُ السُّرُورِ فِي تَفْسِيْرِ آيَةِ النُّوْر
202. مقامِ محمود
203. عالم اَرواح کا میثاق اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
204. روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ
205. تذکارِ رِسالت
206. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
207. صلوۃ و سلام سنتِ اِلٰہیہ ہے
208. فضیلتِ درود و سلام
209. فضیلتِ درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
210. اِیمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
211. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت
212. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ
213. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس
214. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
215. تعلق بالرّسالت: آشنائی سے وفا تک
216. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول
217. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)
218. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت
219. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت
220. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت
221. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت
222. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اَہمیت

223. سیرۃُ الرسول ﷺ کی شخصی و رِسالتی اَہمیت
224. سیرۃُ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اَہمیت
225. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِقتصادی اَہمیت
226. سیرتِ نبوی کی تاریخی اَہمیت
227. سیرۃُ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت
228. قرآن اور سیرتِ نبوی کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ

F. ختمِ نبوت و تقابلِ اَدیان

229. عقیدۂ ختمِ نبوت
230. حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور وِلادتِ اِمام مہدی علیہ السلام (عقیدۂ ختمِ نبوت کے تناظر میں)
231. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
232. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ
233. مرزائے قادیان کی دِماغی کیفیت
234. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف
235. اِسلام اور اَہلِ کتاب (تعلیماتِ قرآن و سُنّت اور تصریحاتِ اَئمہ دین)
236. مناظرۂ ڈنمارک

G. فقہیات

237. دہشت گردی اور فتنۂ خوارِج (مبسوط تاریخی فتویٰ)
238. الحکم الشرعی
239. خونِ مسلم کی حرمت
240. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد
241. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار
242. نص اور تعبیرِ نص
243. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب
244. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام
245. منہاج المسائل
246. **لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ** کا قرآنی فلسفہ
247. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
248. نصابِ تربیت (حصہ اَوّل)
249. **مِنهَاجُ الْخُطْبَات لِلْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَات**
250. **اَلتَّصَوُّرُ التَّشْرِيْعِيّ لِلْحُكْمِ الْإِسْلَامِيّ**
251. **فَلْسَفَةُ الْإِجْتِهَاد وَالْعَالَمُ الْمُعَاصِر**
252. **اَلْجَرِيْمَةُ فِي الْفِقْهِ الْإِسْلَامِيّ**

H. اَخلاق و تصوف

253. حسنِ اَعمال
254. حسنِ اَحوال
255. حسنِ اَخلاق
256. حقیقتِ تصوّف
257. سلوک و تصوف کا عملی دستور
258. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اَوّل)
259. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوم)
260. اِطاعتِ الٰہی
261. ذکرِ الٰہی
262. محبتِ الٰہی
263. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے
264. تذکرے اور صحبتیں
265. اَخلاقُ الانبیاء
266. صفائے قلب و باطن
267. فسادِ قلب اور اُس کا علاج
268. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے
269. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے
270. ہمارا اَصلی وطن
271. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال
272. طبقاتُ العباد (اللہ تعالیٰ کے محبوب و مغضوب بندوں کا بیان)
273. فطرت کا قرآنی تصوّر
274. تربیت کا قرآنی منہاج
275. دل جي صفائي (سندھی ترجمہ)

I. اَوراد و وظائف

276. اَلْفُيُوضَاتُ الْمُحَمَّدِيَّة
277. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (بارگاہِ رِسالت مآب ﷺ میں اَڑھائی ہزار درود و سلام کا ہدیہ عقیدت و محبت: عربی مع اُردو ترجمہ)
278. اَلدَّعَوَاتُ وَالْأَذْكَارُ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ الْمُخْتَار ﷺ ﴿مسنون دعاؤں اور اَذکار پر مشتمل مجموعہ آیات و اَحادیث﴾
279. اَلْأَذْكَارُ الْإِلٰهِيَّة
280. اَلدَّعَوَاتُ الْقُدْسِيَّة
281. أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِدِ
282. صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰى سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ ﷺ
283. أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰى حُرُوْفِ الْهِجَاءِ
284. صَلَاةُ الْأَكْوَان (درودِ کائنات)
285. صَلَاةُ الْمِيْلَادِ (درودِ میلاد)
286. صَلَاةُ الشَّمَائِل (درودِ شمائل)
287. صَلَاةُ الْفَضَائِل (درودِ فضائل)
288. صَلَاةُ الْمِعْرَاج (درودِ معراج)
289. صَلَاةُ السِّيَادَة (درودِ سیادت)
290. مناجاتِ اِمام زینُ العابدین علیہ السلام

J. اِقتصادیات

291. اِقتصادیاتِ اِسلام ﴿تشکیل جدید﴾
292. اِسلام کا تصورِ ملکیت
293. اِسلام اور کفالتِ عامہ
294. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ
295. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت
296. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل
297. اِسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اُصول
298. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟
299. قَوَاعِدُ الإِقْتِصَادِ فِي الإِسْلاَمِ
300. اَلْإِقْتِصَادُ اللَّارِبَوِيُّ وَالنِّظَامُ الْمَصْرَفِيُّ الإِسْلاَمِيُّ

K. فکریات

301. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)
302. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)
303. اِسلامی فلسفۂ زِندگی
304. منہاجُ الافکار (جلد اَوّل)
305. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)
306. منہاجُ الافکار (جلد سُوم)
307. تحریکِ منہاج القرآن: ''اَفکار و ہدایات''
308. تحریکِ منہاج القرآن: اِنٹرویوز کی روشنی میں
309. تحریکِ منہاج القرآن کا تصورِ دین
310. خدمتِ دین کی توفیق
311. قرآنی فلسفۂ تبلیغ
312. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام
313. ہمارا دینی زوال اور اُس کے تدارک کا سہ جہتی منہاج
314. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارُک
315. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ
316. اِسلام کا تصورِ اِعتدال وتوازُن
317. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟
318. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر
319. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب ...... !
320. بیداریِ شعور (ضرورت و اَہمیت)
321. پاکستان میں حقیقی تبدیلی - کیوں اور کیسے؟
322. سیاست نہیں - ریاست بچاؤ! پاکستان میں حقیقی تبدیلی (ضرورت و اَہمیت اور ممکنہ راستہ)
323. صدائے اِنقلاب (مجموعہ خطابات)
324. ڈاکٹر طاہر القادری کا پاکستان کیسا ہوگا؟
325. قیامِ پاکستان کی فکری ونظریاتی اَساس
326. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

L. دستوریات و قانونیات

M. شخصیات

382. حضرت مولانا شاہ اَحمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم
383. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان
384. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ
385. اِقبال اور تصوّرِ عشق
386. اِقبال کا مردِ مومن
387. تذکرۂ فرید ملّتؒ (مجموعہ مضامین)

N. اِسلام اور سائنس

388. اِسلام اور جدید سائنس
389. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)
390. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء
391. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر
392. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

O. حقوقِ اِنسانی اور عصریّات

393. اِسلام میں اِنسانی حقوق
394. حقوقِ والدین
395. اِسلام میں خواتین کے حقوق
396. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا کردار
397. اِسلام میں اَقلیتوں کے حقوق
398. اِسلام میں بچوں کے حقوق
399. اِسلام میں عمر رسیدہ اور معذور اَفراد کے حقوق
400. فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب: ریاستی سکیورٹی اِداروں کے افسروں اور جوانوں کے لیے
401. فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب: اَئمہ، خطباء اور علماء کرام کے لیے
402. فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب: اَساتذہ، وکلاء اور دیگر دانشور طبقات کے لیے
403. فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب: طلبہ و طالبات کے لیے
404. فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب: سول سوسائٹی کے جملہ طبقات کے لیے
405. اِسلام میں محبت اور عدمِ تشدد

P. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام

406. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 1: تعلیماتِ اِسلام (ہدایاتِ زندگی کا مختصر نصاب)
407. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 2: اِسلام
408. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 3: اِیمان
409. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 4: اِحسان
410. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 5: طہارت اور نماز
411. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 6: روزہ اور اِعتکاف
412. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 7: حج اور عمرہ
413. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 8: زکوٰۃ اور صدقات

Q. English Books

414. The Glorious Qur'an (English Translation of Irfan-ul-Qur'an)
415. The Glorious Qur'an (English Translation of Irfan-ul-Qur'an without Arabic Text)
416. Qur'anic Concept of Human Guidance
417. Islamic Concept of Human Nature
418. Islam on Mercy & Compassion
419. Muhammad ﷺ: The Merciful
420. Prophetic Virtues & Miracles (*al-Minhaj al-Sawi* [Part I])
421. Righteous Character & Social Interactions (*al-Minhaj al-Sawi* [Part II])
422. *Mawlid al-Nabi* ﷺ: Celebration and Permissibility
423. The Ghadir Declaration
424. Fatima ؑ: The Great Daughter of Prophet Muhammad ﷺ
425. The Awaited Imam

426. Pearls of Remembrance
427. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
428. Beseeching for Help (*Istighathah*)
429. Real Islamic Faith and the Prophet's Status
430. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
431. Greetings and Salutations on the Prophet ﷺ
432. Islam and Christianity
433. Introduction to the Fatwa on Suicide Bombings and Terrorism
434. Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings
435. Relations of Muslims and Non-Muslims
436. The Supreme Jihad
437. Islam on Serving Humanity
438. Islam on Love & non-Violence
439. Islamic Curriculum on Peace & Counter-Terrorism: For Clerics, Imams and Teachers
440. Islamic Curriculum on Peace & Counter-Terrorism: For Young People and Students
441. The Vision for Green Revolution in Pakistan
442. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
443. Ijtihad (meanings, application and scope)
444. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)
445. Qur'anic Philosophy of Benevolence (Ihsan)
446. Islamic Philosophy of Human Life
447. Islam in Various Perspectives
448. Islamic Concept of Knowledge
449. Islamic Penal System and its Philosophy
450. Islam and Criminality
451. Islamic Concept of Law
452. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
453. Legal Character of Islamic Punishments
454. Legal Structure of Islamic Punishments
455. Classification of Islamic Punishments
456. Islamic Philosophy of Punishments
457. Islamic Concept of Crime
458. The Islamic State
459. Islam - The State Religion
460. Imam Bukhari and the Love of the Prophet ﷺ (Al-Hidayah Series: Volume 1)
461. Creation of Man
462. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
463. Creation and Evolution of the Universe
464. Islam on Prevention of Heart Diseases
465. Islamic Spirituality & Modern Science (The Scientific Bases of Sufism)
466. Peace, Integration & Human Rights
467. Clarity Amidst Confusion: Imam Mahdi and End of Time
468. Islam and Freedom of Human Will
469. Teachings of Islam Series: Peace and Submission
470. Teachings of Islam Series: Faith
471. Teachings of Islam Series: Spiritual & Moral Excellence
472. Teachings of Islam Series: Purification & Prayer
473. Teachings of Islam Series: Fasting and Spiritual Retreat
474. Teachings of Islam Series: Hajj and Umra
475. Teachings of Islam Series: Zakah and Charity